قیامت سے پہلے کیا ہوگا؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیلات

المیزان

Marfat.com

Marfat.com

قیامت سے پہلے

کیا ہوگا؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیلات

مجموعہ افادات

زبدۃ المحدثین حضرت مولانا شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ

از شیخ الاسلام حضرۃ مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ

زبدۃ المحدثین حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی رحمہ اللہ

مفتی اعظم مولانا محمد شفیع رحمہ اللہ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

علامہ محمد عبداللہ مدظلہ تلمیذ رشید حضرۃ مولانا احمد علی لاہوری

علامہ ابن عربی و نعمت اللہ شاہ کی پیشگوئیاں

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۲, ۷۱۲۲۹۸۱-۰۴۲

Marfat.com

المیزان

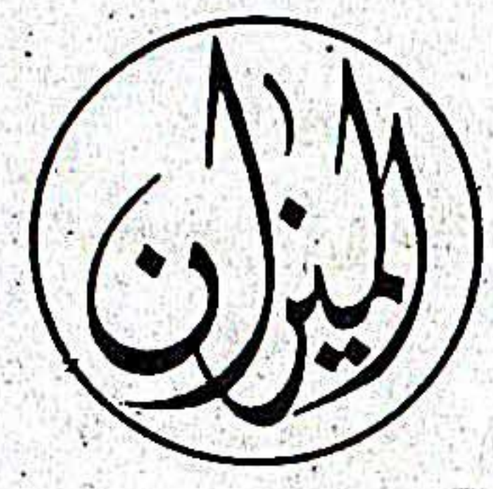

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

۲۹۷ ۶۸۴۳
ق 288
۱۱۹۴۲۳
ک ۱ ۱۱۹۴۲۳ ۱۱۹۴۲۳
رئیس
محمد احمد، حافظ (مرتب)
ANEES

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات - ۲۶۱

سن اشاعت ۲۰۰۶ء

محمد شاہد عادل نے

حاجی حنیف پرنٹرز سے چھپوا کر

المیزان اُردو بازار، لاہور سے شائع کی۔

Marfat.com

حرفے چند

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُھُمْ وَھُمْ فِیْ غَفْلَۃٍ مُّعْرِضُوْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چھ چیزوں سے پہلے اعمال کرلو۔ الدخان والدجال ودابة الارض وطلوع الشمس من مغربها وامر العامة وخويصة احدكم۔ (رواہ مسلم)

قیامت آنے والی ہے، دنیا ختم ہونے والی ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ہر شئے کو فنا ہونا ہے لیکن ایسا کب ہونا اس کا علم صرف اور صرف اس ذات بابرکات کو ہی ہے جس نے اس کائنات کو بنایا ہے اور پھر فنا کر کے انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا البتہ اس کی نشانیاں بتائی گئی ہیں۔ قیامت کی نشانیاں دو قسم کی ہیں۔

ایک وہ جو چھوٹی چھوٹی نشانیاں ہیں جن کو علامات صغریٰ کہا جاتا ہے اور دوسری وہ جو بڑی بڑی نشانیاں ہیں جن کو علامات کبریٰ کہتے ہیں۔

علامات صغریٰ وہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ظہور مہدی وعیسیٰ کے زمانہ تک ظاہر ہوں گی اور علامت کبریٰ وہ ہیں جو ظہور امام مہدی کے زمانہ سے صور اسرافیل تک ظاہر ہوں گی۔

علامات صغریٰ:

علامات قیامت کا ذکر قرآن واحادیث میں بکثرت موجود ہے۔ علامات صغریٰ کے ضمن جن امور کو متعدد احادیث میں بیان کیا گیا ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

حاکم وقت ملکی آمدنی کو اپنی ذاتی ملکیت بنالیں گے، زکوٰۃ کو تاوان تصور کیا جائے گا، امانت کو مال غنیمت کی طرح حلال سمجھا جائے گا، شوہر اپنی بیوی کی بے جا اطاعت کرے گا، اولاد والدین کی نافرمان ہوگی، تحصیل علم کی غرض محض حصول دنیا ہوگا، قوم کے سردار کمینے بداخلاق اور لالچی لوگ ہوں گے، حکومتی انتظامات نااہلوں کے سپرد ہوں گے، عزت وتکریم محض خوف کی وجہ سے

Marfat.com

ہوگی' شراب خوری عام ہوگی' کھیل کود ناچ گانے کا رواج عام ہوگا' زنا کاری کی زیادتی ہوگی' امت کے پچھلے لوگ اگلوں پر لعنت وطعنہ زنی کریں گے' ہم جنسی پرستی عام ہوگی' ملاقات کے وقت بجائے سلام کے لوگ گالی گلوچ کریں گے' جھوٹ کو ہنر سمجھا جائے گا' شرم وحیا کا فقدان ہوگا' عورتیں زیادہ ہوں گی' بے پردہ اور باریک لباس پہن کر بازاروں میں پھریں گی اور لوگوں کو اپنے اوپر فریفتہ کریں گی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب کفار آپس میں ایک دوسرے کو ممالک اسلامیہ پر قابض ہونے کے لئے ایسے بلائیں گے جیسے دسترخوان پر کھانے کے لئے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس وقت ہماری تعداد بہت کم ہوگی فرمایا نہیں بلکہ تم اس وقت بہت ہوں گے لیکن ایسے جیسے پانی کے سامنے خش وخاشاک اور تمہارا رعب دشمنوں کے دلوں سے اٹھ جائے گا اور تمہارے دلوں میں سستی پڑ جائے گی۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ سستی کیا چیز ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم دنیا سے محبت اور موت سے نفرت کرو گے۔ (احمد' ابوداؤد)

ان علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب یہ سب علامتیں جمع ہو جائیں گی تو عیسائیوں کا بہت سے اسلامی ممالک پر قبضہ ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ ان کی حکومت عرب میں خیبر تک ہو جائے گی تب مسلمان پریشان ہو کر امام مہدی کو تلاش کریں گے تو اللہ تعالیٰ حضرت امام مہدی کو ظاہر فرمائیں گے۔ (علامات قیامت۔ شاہ رفیع الدین)

علامات کبریٰ:

علامات کبریٰ یعنی وہ بڑی نشانیاں جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گی ان کا اجمالی ذکر مسلم کی اس روایت میں ہے جو حضرت حذیفہ بن اسد غفاریؓ کی روایت سے مروی ہے حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ برآمد ہوئے اور فرمایا کیا تذکرہ کر رہے ہو۔ لوگوں نے کہا قیامت کا ذکر کر رہے ہیں فرمایا لن تقوم حتی تروا قبلها عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من

Marfat.com

مغربها و نزول عیسی بن مریم و یاجوج و ثلاث خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرة العرب وآخر ذلك نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرهم۔

''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب اس سے پہلے دس نشانیاں تم نہ دیکھ لوگے پھر آپؐ نے ان دس نشانیوں کا ذکر فرمایا۔ دھواں' دجال کا خروج' دابۃ الارض' مغرب سے آفتاب کا طلوع' عیسیٰ بن مریم کا نزول' یاجوج ماجوج کا خروج' تین مقامات سے زمین کا دھنسا جانا ایک مشرق میں ایک مغرب میں ایک جزیرۃ العرب میں اور آخر میں ایک آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو میدان حشر کی طرف کی ہنکا کر لے جائے گی۔''

یہ علامات تو وہ ہیں جو اس عالم دنیا کے فنا ہونے کے وقت کی ایک حد تک نشاندہی کرتی ہیں کہ یہ ہوگا' یہ ہوگا..... سب کچھ ہوتا چلا جائے گا کہ بالآخر قیامت قائم ہو جائے گی لیکن کیا یہ کوئی بہت لمبی مدت ہے کہ غفلت کی چادر تان لی جائے ہرگز نہیں قرآن تو کہتا ہے اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج ڈوبنے کے وقت جب کہ وہ تھوڑا سا باقی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو خطبہ دیا جس میں آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے دنیا کے گزرے ہوئے حصے میں اور باقی ماندہ حصے میں وہی نسبت ہے جو اس دن کے گزرے ہوئے حصے اور باقی ماندہ حصے میں ہے۔ ایک اور مقام پر فرمایا میں اور قیامت ان دو انگلیوں (شہادت کی اور درمیانی) کی طرح ہیں۔

اور اگر فرد کی حیثیت سے دیکھا جائے تو جو بھی مر جاتا ہے اس کے لئے تو یہ دنیا ختم ہوگئی ہے۔ یہ موت ہی اس کے لئے قیامت ہے کیونکہ اس کے لئے تو ایک طرح کا عذاب وثواب قبر ہی میں شروع ہو گیا ہے۔ اسی لئے تو حضورؐ نے فرد کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: کن فی الدنیا کانك غریب او عابر سبیل۔

بہرحال آج کی اس مادی دوڑ میں انسان عاقبت سے غافل ہو چکا ہے۔ اسی احساس سے خالی الذہن ہے کہ آج کے کئے کا کل حساب بھی دینا ہے اور اس حساب فہمی کے لئے اپنے اس

Marfat.com

رب کے روبرو کھڑے ہونا ہے جس رب نے یہ وجود وجود کی تمام توانیاں اور وجود پروری کے ذرائع عطا فرمائے ہیں۔اس احساس کی نہ درستی ہی کل انسانی مسائل ومشکلات کی بنیادی جڑ ہے اس لئے یہ کہنا بیجانہ ہوگا کہ اس حساب فہمی کے احساس کی بیداری ہی ہمارے بگڑے ہوئے حالات کا واحد علاج ہے۔

یہ کتاب جو آپ کے ہاتھ میں ایسے اکابرین امت کے علمی افادات کا مجموعہ ہے جو نہ صرف اپنے وقت میں بلکہ بعد کے ہر دور کے لئے امت اسلامیہ کے لئے منارۂ نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس کتاب کی ترتیب واشاعت مقاصد میں دو امور بنیادی طور پر شامل ہیں۔

اول یہ کہ آج کے اس مادی دور میں انسانیت میں فکر آخرت اور حساب فہمی کا احساس بیدار کر کے انسانیت کو اعلیٰ انسانی اخلاق واقدار کی طرف راغب کیا جائے جو کہ اپنے کمال اور جامعیت کے اعتبار سے صرف اسلام کا طرۂ امتیاز ہیں۔

ثانی مقصد یہ ہے قیامت کی علامات کبریٰ کے طور پر جن علامات کا ذکر قرآن واحادیث میں آیا ہے ان کی تفصیل وتفسیر ایک مستند طریقہ سے امت اسلامیہ کے عوام تک پہنچا جائے تا کہ من گھڑت اور غیر مستند قصے کہانیوں اور اسرائیلی خرافات سے عوامی ذہن کو بچایا جاسکے۔

یہ کتاب خود بھی پڑھیئے اور اصلاح احوال واعمال کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اپنے حلقہ احباب میں اس کو پھیلایئے۔اللہ مجھے اور آپ سب کو ایسے اعمال کی توفیق عطا فرمائے جو فلاح دارین کا ذریعہ ہوں۔

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَھُوَ الْمُسْتَعَانُ۔

حافظ محمد احمد

جھاوریاں (سرگودھا)

Marfat.com

فہرست مضامین

علامات قیامت

حرفے چند ---------- 9

فہرست ---------- 7

پیش لفظ ---------- 24

علامات قیامت ---------- 24

علامات صغریٰ ---------- 24

علامات کبریٰ ---------- 25

امام مہدی کی تلاش ---------- 27

امام مہدی پہچانے جائیں گے ---------- 28

امام مہدی کی افواج ---------- 28

اہل خراسان کا لشکر ---------- 28

عیسائیوں کی افواج کا اجتماع ---------- 29

امام مہدی کی عیسائیوں سے جنگ ---------- 29

امام مہدی کی فتح ---------- 30

قسطنطنیہ کی آزادی ---------- 30

ظہور دجال ---------- 31

دجال کی بدخلقی و بدخلقی ---------- 31

دجال کی جادوگریاں اور مومنوں کی آزمائش ---------- 31

دجال مکہ و مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا ---------- 32

مدینہ کے ایک بزرگ کے ہاتھوں دجال کی رسوائی ---------- 33

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ---------- 34

حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حضرت مہدی کی ملاقات ---------- 34

حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مل کر دجال کی فوج سے لڑنا اور دجال کو قتل کرنا ---------- 34

اور دجال کا فرار ---------- 35

دجالی فتنہ کے چالیس روز ---------- 36

دجالی شر انگیزیوں سے متاثرہ شہروں کی تعمیر نو اور روئے زمین پر انصاف کا قیام ---------- 36

امام مہدی کے وصال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی ---------- 37

یاجوج ماجوج کا خراج ---------- 38

یاجوج ماجوج کی تباہ کاریاں ---------- 38

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا اور یاجوج ماجوج کی ہلاکت ---------- 39

یاجوج ماجوج کی نعشوں سے نجات ---------- 39

امن و برکت کے سات سال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ---------- 40

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کے حالات ---------- 40

منکرین تقدیر کی ہلاکت اور بڑا دھواں ---------- 40

رات کا لمبا ہونا اور توبہ کے دروازہ کا بند ہو جانا ---------- 41

عجیب الخلقت جانور کا ظہور ---------- 42

اہل ایمان کی موت کی ہوا ---------- 42

حیوانات و جمادات کا بولنا ---------- 42

جاہل و بدکار حبشیوں کا غلبہ اور لوگوں کا شام میں اجتماع ---------- 43

ہوا جو لوگوں کو شام میں جمع کر دے گی ---------- 43

غفلت کا عام ہونا ---------- 43

صور کی آواز لوگوں کی موت، نظام کائنات کی ٹوٹ پھوٹ اور فنا ---------- 44

ابلیس۔ ملائکہ وغیرہ کی موت ----------

Marfat.com

آٹھ چیزیں جو فنا نہ ہوں گی ---------- 44

سوائے اللہ کے کوئی نہ رہے گا ---------- 44

ازسرنو پیدائش وتخلیق ---------- 45

صور کا دوسری دفعہ پھونکا جانا اور سب کا قبروں سے اٹھنا ---------- 45

میدان حشر میں جمع ہونا ---------- 46

محشر کی گرمی وتکلیف ---------- 46

شفاعت کبریٰ ---------- 47

شفاعت کی درخواست پر حضرت آدم علیہ السلام کا عذر ---------- 47

حضرت نوح علیہ السلام کی معذرت ---------- 48

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عذرخواہی ---------- 48

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جواب ---------- 51

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عذر ---------- 51

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شفاعت کے لئے حامی بھرنا ---------- 51

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام محمود پر ---------- 52

بارگاہ الٰہی میں شفاعت کی درخواست ---------- 52

شفاعت کی قبولیت ---------- 52

آسمان دنیا کے فرشتوں کا نزول ---------- 53

دوسرے آسمانوں کے فرشتوں کا اترنا ---------- 53

لوگوں کی بے ہوشی اور عرش الٰہی کا نزول ---------- 54

عرش الٰہی کے سایہ میں جگہ پانے والے ---------- 54

سب کا دوبارہ ہوش میں آنا ---------- 54

حساب کے آغاز کا اعلان ---------- 55

جنت اور دوزخ کی نمائش ---------- 55

Marfat.com

جنت کی راحت اور دوزخ کی سختی کا مظاہرہ ---------- 56

اعمال و اسلام کی موجودگی ---------- 56

اعمال ناموں کی تقسیم ---------- 56

جنتیوں کی دوزخیوں سے بات چیت ---------- 57

اہل جنت کے ساتھ ان کے اہل وعیال کا آملنا ---------- 57

حضور سے محبت کا اجر ---------- 58

مسلمانوں میں اعلیٰ مراتب کے لوگ ---------- 58

عام مسلمانوں کی جماعتیں ---------- 59

مختلف گناہوں کی مختلف سزائیں ---------- 59

مومنین پر اللہ تعالیٰ کی تجلی ---------- 60

نماز دیگر عبادات اور معاملات کا حساب ---------- 60

بلند ہمت جو اپنی نیکی ضرورت مند کو دیدیگا ---------- 61

نیکیوں کا وزن ---------- 61

اعمال کا ترازو ---------- 62

اہل ایمان کا نور ---------- 62

پل صراط سے گزرنے کا حکم ---------- 63

پل صراط پر اعمال کی دستگیری ---------- 63

منافقوں کا انجام ---------- 63

پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گزر جانے والے ---------- 64

امت کے گنہگاروں کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت ---------- 64

دوسری بار شفاعت اور رائی برابر ایمان والوں کی نجات ---------- 65

تیسری شفاعت اور آدھے ذرہ کے برابر ایمان والوں کی نجات ---------- 65

وہ موحدین جو انبیاء کی تعلیمات سے محروم رہے ---------- 66

Marfat.com

آخری شخص جو دوزخ سے نکلے گا ---------- 66

کافروں پر شرک کی فرد جرم ---------- 67

کافروں کا اعتراف جرم ---------- 67

کافروں کا عذر کہ ہم بے خبر تھے ---------- 68

حضرت نوح علیہ السلام کی گواہی ---------- 68

حضرت نوح علیہ السلام کے حق میں امت محمدیہ کی گواہی ---------- 69

کافروں کی معذرت کی ناکامی ---------- 69

امت آدم میں فی ہزار ایک جنتی ---------- 70

اپنے اپنے جھوٹے معبودوں سے اجر لے لو ---------- 70

کافروں کو پانی کی طلب جہنم میں جا دھکیلے گی ---------- 71

جہنم میں شیطان کی تقریر ---------- 71

ٹال مٹول کا کوئی حربہ کام نہ دے گا ---------- 71

جہنم، اس کے طبقات اور عذاب ---------- 72

جہنم کے عذاب کی نوعیتیں ---------- 73

بھوک کا عذاب ---------- 73

کافروں کی التجائیں جو کامیاب نہ ہوں گی ---------- 74

موت کو ذبح کرنا اور ہمیشہ رہنے کا اعلان ---------- 74

جنت کے در و دیوار اور باغات ---------- 75

جنت کی نہریں ---------- 76

جنت کے چشمے ---------- 76

جنت کے فرش و لباس ---------- 76

اندرون جنت کے موسم ---------- 77

جنت کا پاکیزہ ماحول ---------- 77

Marfat.com

اہل جنت کا عیش ونشاط میں رہنا ---------- 77

جنت کے آٹھ درجات ---------- 78

جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ اور اس کا مکین ---------- 79

جنت کے درجات وطبقات کی ترتیب ---------- 79

ایک جنتی کی ملکیت ---------- 79

اہل جنت کا ذاتی تشخص ---------- 80

جنت کی سب سے اعلیٰ نعمت.....دیدار الٰہی ---------- 80

جنت کے راگ رنگ ---------- 81

جنتیوں کے خادم ---------- 81

مومن وکافر جنوں کا کیا ہوگا؟ ---------- 82

پرندوں اور چوپایوں کا کیا ہوگا؟ ---------- 82

وہ چیزیں جو فنا نہ ہوں گی ---------- 32

حاصل کلام ---------- 83

قیامت سے پہلے کیا ہوگا؟

علامات قیامت کے بیان کا اہتمام ---------- 85

علامات قیامت کے علم کی اہمیت ---------- 86

فتنوں کا ظہور ---------- 86

قیامت کی سولہ علامتیں اور چار آفات ---------- 89

خروج دجال سے پہلے کے کچھ واقعات ---------- 91

عراق سے متعلق دو حدیثیں ---------- 94

علم اٹھالیا جائے گا ---------- 95

بائبل کی گواہی ---------- 96

Marfat.com

ہمارا دور اور فتنے ---------- 100
زمانے قریب ہو جائیں گے ---------- 103
عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی، جہالت زیادہ ہو جائے گی ---------- 104

الخلیفتہ المھدی فی الا حادیث الصحیحہ

امام مہدی کا نام نامی "محمد" ہوگا ---------- 112
امام مہدی سے لڑنے والے ہلاک ہوں گے ---------- 112
حضرت امام بے حساب مال لٹائیں گے ---------- 113
عدل وانصاف سے زمین کو بھر دیں گے ---------- 114
امام مہدی حضرت فاطمہ کی اولاد سے ہوں گے ---------- 114
امام مہدی کا حلیہ ---------- 114
امام مہدی کا ظہور اور خلافت ---------- 115
امام مہدی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہوں گے ---------- 116
امام مہدی کی برکت سے محروم رہنے والے ---------- 116
وہ لشکر جو دھنسا دیا جائے گا ---------- 117
امام مہدی کی بیعت کا مقام ---------- 118
اہل عراق واہل شام پر پابندیاں ---------- 118
امام مہدی کی بیعت کا حکم ---------- 119
سفیانی کی شکست ---------- 119
ظہور مہدی کے زمانہ کے حالات ---------- 120
ظہور مہدی سے پہلے قیامت نہیں آئے گی ---------- 121
خلافت کے بعد سات سال زندہ رہیں گے ---------- 121
دور مہدی میں برکات ---------- 121

Marfat.com

خلافت مہدی کا عرصہ ---------- 112
مال وعدل کی فراوانی کا زمانہ ---------- 122
فارغ البالی اور چین سکون کا زمانہ ---------- 123
خلافت مہدی کی زیادہ سے زیادہ مدت ---------- 123
بے مثال خوشحالی کا زمانہ ---------- 124
امام مہدی کا مقام ومرتبہ ---------- 124
ظہور مہدی سے پہلا بادشاہ ---------- 125
کعبہ کے مدفون خزانہ کو نکالیں گے ---------- 125
امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ---------- 126
خوشحالی کا زمانہ ---------- 128
ظہور مہدی کے وقت عربوں کی حالت ---------- 128
حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی کی اقتداء کریں گے ---------- 128
امام مہدی کا لشکر ---------- 129
مہدی کا ظہور حق ہے ---------- 130

یاجوج ماجوج اور سد ذوالقرنین

دجال اور یاجوج ماجوج کے متعلق ایک مفصل حدیث ---------- 132
یاجوج ماجوج کی سرکشی وحماقت ---------- 136
ایک نیک آدمی اور دجال ---------- 136
یاجوج ماجوج کی تعداد ---------- 136
یاجوج ماجوج اور سد ذوالقرنین ---------- 137
یاجوج ماجوج کا عقیدہ ---------- 139
یاجوج ماجوج کے متعلق قرآن وحدیث سے حاصل شدہ معلومات ---------- 139

Marfat.com

یاجوج ماجوج کے خروج کا مقدمہ ---------- 141
یاجوج ماجوج اور سدذوالقرنین کہاں ہے؟ ---------- 142
دنیا میں مختلف دیواریں ---------- 143
سدذوالقرنین اس وقت تک موجود ہے اور قیامت تک رہیگی یا وہ ٹوٹ چکی ہے ------ 145

عقیدہ نزول سیدنا مسیح علیہ السلام

ایک توجہ طلب سوال ---------- 155
عقیدہ نزول مسیح علیہ السلام کے سلسلہ میں قرآن پاک کا سرسری مطالعہ ---------- 157
ایک اور توجہ طلب نکتہ ---------- 162
حیات ونزول مسیح علیہ السلام کے سلسلہ میں قرآن کریم کا گہرا مطالعہ ---------- 164
اس مسئلہ میں حدیث کا سرسری مطالعہ ---------- 174
عقیدہ نزول مسیح علیہ السلام احادیث کی روشنی میں ---------- 176
حضرت ابی امامہ باہلی کی ایک جامع روایت ---------- 185
فھل من مدکر؟ ---------- 192
روایت حضرت ثوبانؓ ---------- 193
حضرات صوفیاء کرام اور عقیدہ نزول مسیح علیہ السلام ---------- 194
بحث کا دوسرا رخ ---------- 198
دروغ گوئی ---------- 224
فحش گوئی کا نمونہ ---------- 226
الہامات میں سرقہ ---------- 226
علماء امت، حضرات صحابہ کرام اور اہل بیت کے حق میں ---------- 227
حضرات انبیاء علیہم السلام کے حق میں بدزبانی ---------- 228
قرآن کریم کے بارے میں ---------- 229

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی شان میں ---------- 229

تضاد بیانی ---------- 230

بن باپ پیدائش ---------- 230

مسیح کی آمد ---------- 231

۳۔ مسیح کی آمد پر اجماع ---------- 231

حضرت عیسیٰ کا مدفن ---------- 231

دجالی فتنہ کی تفصیلات

سب سے بڑا فتنہ ---------- 238

دجال کا حلیہ ---------- 239

ہر نبی نے دجال سے ڈرایا ---------- 239

دجال مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا ---------- 239

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا عجیب وغریب واقعہ ---------- 240

ابن صیاد کا نام اسکا اور اسکے باپ کا حلیہ صفات ---------- 242

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ابن صیاد سے مڈبھیڑ ---------- 243

ابن صیاد کے تذکرہ کی وجہ ---------- 243

ابن صیاد اور دجال ---------- 244

ابن صیاد کی گمشدگی ---------- 247

ابن صیاد کی باتیں ---------- 247

کیا ابن صیاد ہی دجال ہے ---------- 248

دجال کے ظہور کی علامت ---------- 248

دجال کے پاس روٹیاں اور پانی ---------- 251

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ابن صیاد کی گفتگو ---------- 251

Marfat.com

ابن صیاد کی آواز ---------- 252

حضور ﷺ کا خواب ---------- 253

دجال کا ساتھی اور دجال کا قتل ---------- 253

آگ پانی اور پانی آگ ---------- 254

دجالی فتنہ اور دور جدید کی ترقیات ---------- 254

دجالی فتنہ اور سورۂ کہف ---------- 255

عصر حاضر حدیث کے آئینے میں

ہلاکت کا خطرہ کب؟ ---------- 259

مکر وفریب کا دور دورہ اور نا اہلوں کی نمائندگی ---------- 259

قاریوں کی بہتات ---------- 259

بدکاری عقلمندی کا نشان ---------- 259

انسانیت کی تلچھٹ ---------- 260

مردوں اور عورتوں کی آوارگی ---------- 260

قرب قیامت اور رویت ہلال ---------- 260

قیامت کی خاص نشانیاں ---------- 260

کرائے کے گواہ اور پیسوں کے حلف ---------- 261

دین کے لئے مشکلاتِ کا پیش آنا ---------- 261

نیک لوگوں سے محرومی کا نقصان ---------- 261

جاہل عابد اور فاسق قاری ---------- 261

مساجد پر فخر ---------- 261

دو جہنمی گروہ ---------- 261

عالم اسلام کی زبوں حالی اور اس کے اسباب ---------- 262

Marfat.com

ناخلف اور نالائق امتی ---------- 262

دجالی فتنہ اور نئے نئے نظریات ---------- 263

علمائے سوٗ کا فتنہ ---------- 263

اہل حق کا غیر منقطع سلسلہ ---------- 263

اہل حق اور علماء سوٗ کے درمیان حد فاصل ---------- 264

زمانہ بوڑھا ہو جائے گا ---------- 264

دنیا کے لئے دین فروشی ---------- 265

قیامت کب ہوگی؟ ---------- 265

ہم جنس پرستی کا رجحان ---------- 265

ناچ، گانے کی محفلیں، بندروں اور خنزیروں کا مجمع ---------- 265

حرام چیزوں میں خانہ ساز تاویلیں ---------- 266

بدکاری اور بے حیائی کا نام ثقافت اور فنون لطیفہ ---------- 266

بے حیائی کا انجام بد ---------- 266

اختلاف وانتشار ---------- 267

تین جرم اور تین سزائیں ---------- 267

قیامت کی واضح علامات ---------- 267

ایسی زندگی سے موت بہتر ---------- 269

آمریت اور جبر واستبداد کا دور ---------- 269

حلال وحرام کی تمیز اٹھ جانے کا دور ---------- 270

سود خوری کے سیلاب کا دور ---------- 270

ارباب اقتدار کی غلط روش کے خلاف جہاد کے تین درجے ---------- 270

دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا دور ---------- 271

اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے اٹھ جانے کا دور ---------- 271

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا دور ---------- 271

جیب اور پیٹ کا دور ---------- 272

ظاہرداری اور چاپلوسی کا دور ---------- 272

مالی فتنوں کا دور ---------- 272

انانیت اور خود پسندی کا دور ---------- 272

دور حاضر کے نمایاں خدوخال اور قرب قیامت کی ۷۲ علامتیں ---------- 273

عورت اور تجارت ---------- 274

بلند و بالا عمارتوں میں ڈینگیں مارنا ---------- 275

امت کے زوال کی علامتیں ---------- 275

عرب کی تباہی ---------- 275

عالمگیر اور واحد علاج فتنہ ---------- 276

آخری زمانہ کا سب سے بڑا فتنہ ---------- 276

حسن قرأت کے مقابلوں کا فتنہ ---------- 276

عذاب الٰہی کے اسباب ---------- 276

فتنہ و فساد کا دور ---------- 277

فتنہ کے دور میں عبادت کا اجر و ثواب ---------- 277

خیر سے بہرہ لوگوں کی بھیڑ ---------- 277

ترقی پسندانہ ٹھاٹ باٹ ---------- 277

خدا کی لعنت و غضب میں صبح و شام ---------- 278

حالات میں روز افزوں شدت ---------- 278

کیا ایسا بھی ہوگا؟ ---------- 278

عورتوں کی فرمانبرداری ---------- 278

زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دیا جائے گا ---------- 279

Marfat.com

مساجد کی بے حرمتی ---------- 279

جاہل مفتی ---------- 280

علماء اور حکام ---------- 280

دین کی باتوں کو الٹ دیا جائے گا ---------- 280

تباہی کی اصل بنیاد ---------- 280

یہود و نصاریٰ کی نقالی ---------- 281

اندھا دھند قتل ---------- 281

بد سے بدتر دور ---------- 281

تباہ کن گناہوں پر جرأت ---------- 281

لگاتار فتنے ---------- 282

خدا کی زمین تنگ ہو جائے گی ---------- 282

فتنہ زدہ قلوب ---------- 283

دلوں سے امانت نکل جائے گی ---------- 283

انسانی لباس میں شیطان ---------- 284

بدعملی کے نتائج ---------- 285

اختلاف کی نحوست ---------- 285

حکام کی غلط روی پر نہ ٹوکنا ---------- 286

نااہلوں کی حکومت ---------- 286

ظاہر و باطن کا اختلاف ---------- 287

دجالی فرقہ ---------- 289

ضروریات دین کا انکار ---------- 289

انقلاب زمانہ ---------- 289

قرآن سے شبہات ---------- 290

Marfat.com

قرآنی دعوت کا دعویٰ ---------- 290
سنت کے مفہوم میں مغالطہ اندازی ---------- 291
دینی مسائل میں غلط قیاس آرائی ---------- 291
جدت طرازی کا سبب شہرت طلبی ---------- 292
قرآن کے محکمات سے اعراض اور متشابہات کی تلاش ---------- 292
شکم سیری اور بغاوت کا نتیجہ انکار سنت ---------- 293
دین کے معاملے میں رشوت ---------- 294

علامہ ابن عربی کی پیشگوئیاں

پہلی پیشگوئی.....حسد کی کثرت ہوگی ---------- 297
دوسری پیشگوئی.....شراب نوشی کی کثرت ہوگی ---------- 298
تیسری پیشگوئی.....عورتوں کا مردوں پر غلبہ ہوگا ---------- 298
چوتھی پیشگوئی.....لوہے کی قدر بڑھ جائے گی ---------- 298
پانچویں پیشگوئی.....آخرت سے غفلت ہوگی ---------- 299
چھٹی پیشگوئی.....بازاروں میں کھانا فخر ہوگا ---------- 299
ساتویں پیشگوئی.....عریاں لباس ہوں گے ---------- 300
آٹھویں پیشگوئی.....والدین کی عزت میں کمی ہوگی ---------- 300
نویں پیشگوئی.....مذہب کا استحصال ہوگا ---------- 300
دسویں پیشگوئی.....استادوں کا احترام نہ رہے گا ---------- 301
گیارھویں پیشگوئی.....مغرور کرنے والی جوتیاں ہوں گی ---------- 302
بارھویں پیشگوئی.....روشنیوں کی کثرت اور بصیرت میں کمی ہوگی ---------- 303
تیرھویں پیشگوئی.....خیرات کے نئے نئے ڈھنگ ہوں گے ---------- 304
چودھویں پیشگوئی.....کتاب سازی میں لوہے کا دخل ہوگا اور پیغام رسانی کا نظام تیز تر ہوگا 304

Marfat.com

پندرھویں پیشگوئی.....امیری کا شوق عام ہوگا' ٹیکسوں کی بھرمار ہوگی---------- 305
سولہویں پیشگوئی.....آگ کی بارش ہوگی---------- 307
سترھویں پیشگوئی.....بچوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کرو گے---------- 307
آٹھارہویں پیشگوئی.....خونریزی عام ہوگی---------- 308
انیسویں پیشگوئی..... جہالت پھیل جائے گا' تیل اور خون پر لڑائیاں ہوں گی --------- 309
بیسویں پیشگوئی.....گھر گھر کی علیحدہ حکومت ہوگی ---------- 310
مولانا نعمت اللہ شاہ کی پیشگوئیاں ---------- 312

☆☆☆

۱۱۹۴۲۳

Marfat.com

علاماتِ قیامت

وقیام قیامت

عمدۃ المفسرین۔سند المحدثین

حضرت مولانا شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ

نے آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے مع اسناد بزبان فارسی تحریر
فرمایا تھا جو قیامت نامہ کے نام سے مشہور ہوا۔ بعد میں اس کے
اردو تراجم ہوئے اور شائع ہوتے رہے' اب ہم اس اردو ترجمہ کو
قدرے تسہیل اور مضامین پر عنوان کے ساتھ پیش کر رہے ہیں
تاکہ قارئین کو پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی رہے۔

Marfat.com

پیش لفظ

خدائے بزرگ و برتر کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنی ظاہری و باطنی بے شمار نعمتوں سے ہم کو سرفراز فرمایا کہ جن میں سب سے افضل حضور سرور کائنات محمد ﷺ کی رسالت ہے کہ آپ ہم کو قیامت اور اس کے احوال مثلاً حشر' حساب' جنت و دوزخ وغیرہ سے آگاہ کریں۔ پس آنحضرت ﷺ نے ہم کو وہاں کی شقاوت سے نجات اور تحصیل سعادت کے اسباب بتائے اور قیامت کو علامت صغریٰ و کبریٰ کے ذریعہ سے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرما کر ہم پر روشن کر دیا۔ یہ فقیر رفیع الدین تحریر کرتا ہے کہ ایک مرتبہ خاندان تیموریہ کے اولوالعزم وذی علم امرا کی مجلس میں قیامت کی بابت جو کچھ میرے دل میں حاضر تھا بیان کر رہا تھا اس پر انہوں نے کہا کہ اگر یہ مذکور قلمبند کر دیا جائے تو نہایت مفید ثابت ہوگا۔ پس حسب فرمائش میں نے اس کے متعلق کچھ لکھا تو دیگر اصحاب نے بھی اس مذکور کے مسطور ہونے میں تاکید کی لہٰذا تحریر کرتا ہوں۔

علاماتِ قیامت:

قیامت کی علامتوں میں سب سے پہلی علامت حضرت خاتم النبیین ﷺ کا وجود سرتاپا مسعود اور وفات ہے کیونکہ آپ کے پیدا ہونے کے بعد کمالات میں سے سب سے بہترین کمال جو نبوت و رسالت ہے دنیا سے منقطع ہوا اور آپ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے آسمانی وحی اور خبر کا سلسلہ دنیا سے موقوف ہوا آپ پر جہاد کے حکم کی تکمیل ❶ ہوئی تاکہ زمین کو مفسدوں سے پاک کر دیں یہ سب قیامت کی نشانیاں ہیں۔ حضور نے قیامت کی بہت سی علامتیں بیان فرمائی ہیں جو دو قسم پر منقسم ہیں۔

علاماتِ صغریٰ:

جو آپ کی وفات سے حضرت امام مہدی کے ظہور تک وجود میں آئیں گی۔

---

❶ اگرچہ جہاد کا حکم تمام پیغمبروں میں چلا آتا تھا لیکن اس کی پوری تکمیل اور اچھے اصول پر بنیاد آپ ہی کے زمانہ میں پڑی۔ ۱۲ مترجم

Marfat.com

علامات کبریٰ:

جو حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور سے نفخ صور تک وجود میں آتی رہیں گی اور آغاز قیامت یہیں سے ہوگا۔

(ا) علامات صغریٰ:

جو حضور ﷺ کی وفات سے لے کر امام مہدی علیہ السلام کے ظہور تک ظاہر ہوتی رہیں گی۔

علامات صغریٰ:

قیامت کی علامات صغریٰ کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ❶ ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا:

(ا) جب حکام زمین وملک کے ''لگان'' محصول کو اپنی ذاتی دولت بنائیں (یعنی اس کو مصرف شرعی میں خرچ نہ کریں (۲) زکوٰۃ بطور تاوان کے ادا کریں (۳) لوگ امانت کو مال غنیمت کی طرح (جو کفار سے جہاد میں حاصل کیا جاتا ہے) حلال وطیب سمجھیں (۴) شوہر اپنی بیوی کی بے جا اطاعت کرے (۵) اولاد والدین کی نافرمانی اور بدلوگوں سے دوستی کرے (۶) علم دین حصول دنیا کی غرض سے سیکھا جائے۔ (۷) ہر قبیلہ وقوم میں ایسے لوگ سردار بن جائیں جو ان میں سب سے زیادہ کمینے بدخلق لالچی ہوں (۸) انتظامات ایسے اشخاص کے سپرد کئے جائیں جو ان کے لائق نہ ہوں (۹) نقصان کے ڈر کی وجہ سے ایسے آدمیوں کی تعظیم وتکریم کی جائے جو خلاف شرع ہوں۔ (۱۰) شراب خوری کھلم کھلا ہونے لگے (۱۱) آلات لہو ولعب اور ناچ گانے کا رواج ہو جائے (۱۲) زنا کاری کی کثرت ہو (۱۳) امت کے پچھلے لوگ اگلوں ❷ پر

---

❶ یہ حدیث ترمذی صفحہ ۳۲۲ مطبوعہ اصح المطابع وغیرہ میں موجود ہے۔ ❷ افسوس آج کل جو لوگ مقتدا بننے کی کوشش کرتے ہیں اگرچہ وہ خود کیسے ہی گندے لالچی دنیا پرست بناوٹی اور مجموعہ اخلاق قبیحہ کیوں نہ ہوں مگر دنیاوی مفاد وعزت یا سرکشی نفس امارہ کی بدولت قرون اولیٰ کے مقبول وصادق مسلمانوں پر طعنہ زنی کو اپنی فضیلت اور ترفع خیال کرتے ہوئے عوام کے درمیان پھوٹ ڈال کر تبوابا ثمی واثمك فتكون من اصحاب النار کا مصداق بنتے ہیں اور الذین ضل سعیهم فی الحیاة الدنیا وهم یحسبون انهم یحسنون صنعا کے سچے مضمون کا اپنے تئیں نشانہ بناتے ہیں۔ افسوس ایسے بدبختوں کی حالت پر۔ ۱۲ مترجم

Marfat.com

لعنت وطعنہ زنی کرنے لگیں تو اس وقت جھکڑ ❶ نہایت سرخ رنگ کی آندھی اور دیگر علامات عذاب کے آنے کا انتظار کرو۔ جیسے زمین کا دھنسنا' آسمان سے پتھروں کا برسنا' صورتوں کا بدل جانا اس کے سوا اور علامات بھی اس طرح پے در پے ظہور پذیر ہونے لگیں گی۔ جیسے تسبیح کا ڈورا ٹوٹ کر اس کے دانے یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہیں۔

دیگر احادیث میں آیا ہے کہ (۱۴) قیامت کی علامتوں میں سے لونڈیوں کی اولاد کی کثرت (۱۵) بے علم و بے ادب ونو دولت لوگوں کی حکومت (۱۶) اغلام بازی' چپی بازی' (۱۷) مساجد میں کھیل کود (۱۸) ملاقات کے وقت بجائے سلام کے گالی گلوچ بکنا (۱۹) علوم (شرعیہ) کا کم ہونا (۲۰) جھوٹ کو ہنر سمجھنا (۲۱) دلوں سے امانت و دیانت کا اٹھنا (۲۲) فاسقوں کا علم سیکھنا (۲۳) شرم وحیا کا جاتا رہنا (۲۴) مسلمانوں پر کفار کا چاروں طرف سے ❷ ہجوم کرنا (۲۵) ظلم کا اس قدر بڑھ جانا کہ جس سے پناہ لینی مشکل ہو (۲۶) باطل مذاہب جھوٹی حدیثوں اور بدعتوں کا فروغ پانا ہے (۲۷) عیسائیوں کی حکومت کا خیبر تک پہنچ جانا۔ جب یہ تمام علامات وآثار نمایاں ہو جائیں تو عیسائی بہت سے ملکوں پر غلبہ کر کے قبضہ کر لیں گے۔ پھر ایک مدت کے بعد عرب اور شام کے ملک میں ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو سادات کو قتل کرے گا اس کا حکم ملک شام ومصر کے اطراف میں جاری ہو جائے گا۔ اسی اثناء میں بادشاہ روم

---

❶ دنیا میں آج کل جو ایک قوم دوسری قوم کی ہلاکت کی غرض سے سرخ رنگ کی آفتیں آندھیوں اور طوفانوں کو عمل میں لائی ہیں وہ تو ظاہر ہے اور ممکن ہے کہ آسمانی طوفان بھی آئیں گے۔

❷ حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں کفار ایک دوسرے کو ممالک اسلامیہ پر قابض ہونے کے لئے اس طرح مدعو کریں گے جیسے کہ دسترخوان پر کھانے کے لئے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس وقت ہماری تعداد قلیل ہوگی فرمایا نہیں بلکہ تم اس وقت کثرت سے ہوگے لیکن بالکل ایسے بے بنیاد جیسے رو کے سامنے خس وخاشاک اور تمہارا رعب وداب دشمنوں کے دل سے اٹھ جائے گا اور تمہارے دلوں میں سستی پڑ جائے گی۔ ایک صحابی نے عرض کیا حضور سستی کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم دنیا کو دوست رکھو گے اور موت سے خوف کرو گے۔ اس حدیث کو ابوداؤد امام احمد اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور صحیح ہے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو دینی ودنیوی واخلاقی امور میں قرون گزشتہ کے مسلمانوں کے قدم بقدم چل کر خدا اور رسول کے احکام کے نہایت ہی خلوص کے ساتھ پابند ہونا چاہیے تا کہ یہ وہ بدترین مسلمان ثابت نہ ہوں جو ان احادیث کے مصداق ہوں گے۔ ۱۲ مترجم

Marfat.com

کی عیسائیوں کے ایک فرقہ کے ساتھ جنگ اور دوسرے فرقہ سے صلح ہوگی۔ لڑنے والا فرقہ قسطنطنیہ پر قبضہ کر لے گا۔ بادشاہ روم دارالخلافہ کو چھوڑ کر ملک شام میں آجائے گا اور عیسائیوں ❶ کے مذکورہ فرقہ دوم کی اعانت سے اسلامی فوج ایک خونریز جنگ کے بعد فرقہ مخالف پر فتح مند ہوگی۔ دشمن کی شکست کے بعد فرقہ موافق میں سے ایک شخص بول اٹھے گا کہ صلیب غالب ہوئی اور اسی کی برکت کی وجہ سے فتح کی شکل دکھائی دی یہ سن کر اسلامی لشکر میں سے ایک شخص اس سے مار پیٹ کرے گا اور کہے گا کہ نہیں دین اسلام غالب ہوا اور اسی کی برکت سے فتح نصیب ہوئی۔ یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کے لئے پکاریں گے جس کی وجہ سے فوج میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ بادشاہ اسلام شہید ہو جائے گا۔ عیسائی ملک شام پر قبضہ کر لیں گے اور آپس میں ان دونوں عیسائی قوموں کی صلح ہو جائے گی۔

بقیۃ السیف مسلمان مدینہ منورہ چلے آئیں گے عیسائیوں کی حکومت خیبر تک (جو مدینہ منورہ سے قریب ہے) پھیل جائے گی۔

(۲) علامات کبریٰ:

جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے صور پھونکے جانے تک ظاہر ہوں گی۔

امام مہدی کی تلاش:

اس وقت مسلمان اس تجسس میں ہوں گے کہ حضرت امام مہدی کو تلاش کرنا چاہیے تا کہ ان مصائب کے دفعیہ کے موجب ہوں اور دشمن کے پنجہ سے نجات دلائیں۔ حضرت امام مہدی اس وقت مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوں گے مگر اس بات کے ڈر سے کہ مبادا لوگ مجھ جیسے ضعیف کو اس عظیم الشان کام کے انجام دہی کی تکلیف دیں مکہ معظمہ ❷ چلے جائیں گے۔ اس زمانے کے اولیاء کرام و ابدال عظام آپ کو تلاش کریں گے۔ بعض آدمی مہدیت کے جھوٹے دعوے کریں گے اور اس اثناء میں کہ مہدی رکن و مقام ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے۔

---

❶ یہ حدیث ابوداؤد میں موجود ہے۔ ❷ ابوداؤد میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

Marfat.com

امام مہدی پہچانے جائیں گے:

آدمیوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی۔ اور جبراً وکرہاً آپ سے بیعت کرلے گی اس واقعہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل گزشتہ ماہ رمضان میں چاند وسورج کو گرھن لگ چکے گا اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ ندا آئے گی۔ **ھذا خلیفة الله المھدی فاستمعوا له' واطیعوا** ❶ اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص وعام سن لیں گے۔

امام مہدی کا تعارف:

حضرت امام ❷ مہدی سید اور اولاد فاطمۃ الزہراؓ میں سے ہیں۔ آپ کا قد واقامت قدرے لانابدن' چست رنگ کھلا ہوا' اور چہرہ پیغمبر خدا ﷺ کے چہرے سے مشابہ ہوگا نیز آپ کے اخلاق پیغمبر خدا ﷺ سے پوری مشابہت رکھتے ہوں گے آپ کا اسم شریف محمد والد کا نام عبداللہ والدہ صاحبہ کا نام آمنہ ہوگا۔ زبان میں قدرے لکنت ہوگی جس کی وجہ سے تنگ دل ہوکر کبھی کبھی ران پر ہاتھ مارتے ہوں گے آپ کا علم لدنی (خداداد) ہوگا۔ بیعت کے وقت عمر چالیس سال کی ہوگی۔

امام مہدی کی افواج:

خلافت کے مشہور ہونے پر مدینہ کی فوجیں آپ کے پاس مکہ معظّمہ چلی آئیں گی۔ شام عراق اور یمن کے اولیائے کرام وابدال عظام آپ کی مصاحبت میں اور ملک عرب کے بے انتہا آدمی آپ کی افواج میں داخل ہو جائیں گے اور اس خزانہ کو جو کعبہ میں مدفون ہے جس کو تاج الکعبہ کہتے ہیں نکال کر مسلمانوں پر تقسیم فرمائیں گے۔

اہل خراسان کا لشکر:

جب یہ خبر اسلامی دنیا میں منتشر ہوگی تو خراسان ❸ سے ایک شخص کہ جس کے لشکر کا مقدمۃ الجیش منصور نامی کے زیر کمان ہوگا ایک بہت بڑی فوج لے کر آپ کی مدد کے لئے روانہ ہوگا جو

---

❶ ترجمہ: یہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے اس کا حکم سنو اور مانو۔ ۱۲

❷ یہ حدیث بہ روایت ابوداؤد مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۰ مطبوعہ نظامی میں موجود ہے اور صحیح ہے۔ ❸ ابوداؤد۔

Marfat.com

راستہ میں ہی بہت سے عیسائی اور بددینوں کا صفایا کر دے گا وہ سفیانی (کہ جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے) جو اہل بیت کا دشمن ہوگا جس کی ننھیال قوم بنو کلب ہوگی۔ حضرت امام مہدیؒ کے مقابلہ کے واسطے فوج بھیجے گا۔ جب یہ فوج مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں آ کر پہاڑ کے دامن میں مقیم ہوگی تو اسی جگہ اس فوج کے نیک و بد عقیدے والے سب کے سب دھنس جائیں گے اور قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس کے عقیدے و عمل کے موافق ہوگا مگر ان میں سے صرف دو آدمی بچ جائیں گے ایک حضرت امام مہدیؒ کو اس واقعہ سے مطلع کرے گا اور دوسرا سفیانی کو۔

عیسائیوں کی افواج کا اجتماع:

افواج عرب کے اجتماع کا حال سن کر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجوں کے جمع کرنے میں کوششیں کریں گے اور اپنے اور روم کے ممالک سے فوج کثیر لے کر امام مہدیؒ کے مقابلہ کے لئے شام ❶ میں مجتمع ہو جائیں گے ان کی فوج کے اس وقت ستر جھنڈے ❷ ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار فوجی ہوں گے یعنی آٹھ لاکھ چالیس ہزار فوجی ہوں گے۔

امام مہدی کی عیسائیوں سے جنگ:

حضرت امام مہدی مکہ سے کوچ فرما کر مدینہ منورہ پہنچیں گے اور پیغمبر خدا ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو کر شام کی جانب ❸ روانہ ہو جائیں گے۔ دمشق کے قرب و جوار میں عیسائیوں کی فوج سے آمنا سامنا ہوگا۔ اس وقت حضرت مہدی کی فوج کے تین گروہ ہو جائیں گے ایک گروہ نصاریٰ ❹ کے خوف سے بھاگ جائے گا خداوند کریم ان کی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائے گا باقی ماندہ فوج میں سے کچھ تو شہید ہو کر بدر و احد کے شہداء کے مراتب کو پہنچیں گے اور کچھ بتوفیق ایزدی فتح یاب ہو کر ہمیشہ کے لئے گمراہی اور انجام بد سے چھٹکارا پالیں گے۔ حضرت مہدیؒ پھر دوسرے روز نصاریٰ کے مقابلہ کے لئے نکلیں گے اس روز مسلمانوں کی ایک بڑی جمعیت عہد کر لے گی کہ بغیر فتح یا موت کے میدان جنگ سے نہ پلٹیں گے بس یہ کل کے کل شہید ہو جائیں گے حضرت امام مہدی باقی ماندہ قلیل جماعت کے ساتھ لشکر گاہ میں معاونت فرمائیں گے۔ دوسرے دن پھر ایک جمعیت ❺ کثیر عہد کر لے گی کہ موت یا فتح۔

---

❶ مسلم صفحہ ۳۹۳۔ ❷ صحیح بخاری ❸ صحیح مسلم۔ ❹ مسلم صفحہ ۳۱۰۔ ❺ مسلم صفحہ ۳۹۲۔

Marfat.com

پس حضرت امام کے ہمراہ میدان کارزار میں آ کر بڑی بہادری کے بعد جام شہادت نوش کریں گے شام کے وقت حضرت مہدیؑ تھوڑی سی جمیعت کے ساتھ مراجعت فرمائیں گے تیسرے روز اسی طرح ایک بڑی جماعت قسم کھا کر پھر شہید ہو جائے گی۔ حضرت امام مہدیؑ جماعت قلیل کے ساتھ اپنی قیام گاہ میں واپس تشریف لے آئیں گے۔

امام مہدی کی فتح:

چوتھے روز حضرت مہدیؑ رسدگاہ کی محافظ جماعت کو لے کر جو مقدار میں بہت کم ہوگی دشمن سے نبرد آزما ہوں گے۔ اس دن خداوند کریم ان کو فتح مبین ❶ عطا فرمائے گا۔ عیسائی اس قدر قتل و غارت ہوں گے کہ باقیوں کے دماغ سے حکومت کی بو جاتی رہے گی اور بے سروسامان ہو کر نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ بھاگیں گے مسلمان ان کا تعاقب کر کے بہتوں کو جہنم رسید کر دیں گے اس کے بعد حضرت مہدیؑ بے انتہا انعام و اکرام میں میدان کے شیروں جانبازوں پر تقسیم فرمائیں گے مگر اس مال سے کسی کو خوشی حاصل نہ ہوگی کیونکہ اس جنگ کی بدولت بہت سے خاندان و قبائل ایسے ہوں گے کہ جن میں فیصدی ایک ایک آدمی بچا ہوگا۔ بعد ازاں حضرت امام مہدیؑ بلاد اسلام کے نظم و نسق اور فرائض حقوق العباد کے انجام دہی میں مصروف ہوں گے۔ چاروں طرف اپنی فوجیں پھیلا دیں گے۔

قسطنطنیہ کی آزادی:

اور ان مہمات سے فارغ ہو کر فتح قسطنطنیہ کے لئے کوچ فرمائیں گے۔ بحیرہ روم کے ساحل پر پہنچ کر قبیلہ بنو اسحٰق ❷ کے ستر ہزار بہادروں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کی خلاصی کے لئے جس کو آج کل استنبول کہتے ہیں معین فرمائیں گے۔ جب یہ فصیل شہر کے نزدیک پہنچ کر نعرہ اللہ اکبر بلند کریں گے تو اس کی فصیل نام خدا کی برکت سے منہدم ❸ ہو جائے گی۔ مسلمان ہلا کر کے شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ سرکشوں کو قتل کر کے ملک کا انتظام نہایت عدل و انصاف کے

---

❶ مسلم صفحہ ۳۹۲۔ ❷ مسلم صفحہ ۳۹۶۔ ❸ مطلب یہ کہ اسلامی فوج کے مقابلہ میں وہ کچھ کام نہ دے سکے گی اور شہر کی حفاظت اس سے نہ ہوگی۔ تو گویا اس کا ہونا نہ ہونے کے برابر ہو جائے گا۔

Marfat.com

ساتھ کریں گے۔ ابتدائی بیعت سے اس وقت تک چھ سات ❶ سال کا عرصہ گزرے گا۔

ظہور دجال:

امام مہدیؒ ملک کے بندوبست ہی میں مصروف ہوں گے کہ افواہ اڑے گی کہ دجال نے مسلمانوں پر تباہی ڈالی ہے اس خبر کے سنتے ہی حضرت امام مہدیؑ ملک شام کی طرف مراجعت فرمائیں گے اور اس خبر کی تحقیق کے لئے پانچ یا نو سوار جن کے حق میں حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں ان کے ماں باپوں وقبائل کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں وہ اس زمانے کے روئے زمین کے آدمیوں سے بہتر ہوں گے لشکر کے آگے پیچھے بطور طلیعہ روانہ ہو کر معلوم کرلیں گے کہ یہ افواہ غلط ہے پس امام مہدی علیہ السلام عجلت وشتابی کو چھوڑ کر ملک کی خبر گیری کی غرض سے آہستگی اختیار فرمائیں گے اس میں کچھ عرصہ نہ گزرے گا کہ دجال ظاہر ہو جائے گا۔

سبحان اللہ

دجال کی بدخلقی وبدخُلقی:

دجال قوم یہود میں سے ہوگا عوام میں اس کا لقب مسیح ہوگا۔ ❷ دائیں آنکھ میں پھلی ہوگی۔ ❸ گھونگر دار بال ہوں گے۔ سواری میں ایک بڑا گدھا ہوگا۔ اولاً اس کا ظہور ملک عراق وشام کے درمیان ہوگا۔ جہاں نبوت ورسالت کا دعویٰ کرتا ہوگا پھر وہاں سے اصفہان ❹ چلا جائے گا یہاں اس کے ہمراہ ستر ہزار یہودی ہوں گے یہیں سے خدائی کا دعویٰ کر کے چاروں طرف فساد برپا کرے گا۔ اور زمین کے اکثر مقامات پر گشت کر کے لوگوں سے اپنے تئیں خدا کہلوائے گا۔ ❺

دجال کی جادوگریاں اور مومنوں کی آزمائش:

لوگوں کی آزمائش کے لئے خداوند کریم اس سے بڑے خرق عادات ظاہر ❻ کرائے گا۔ اس کی پیشانی پر لفظ (ک ف ر) ❼ لکھا ہوگا جس کی شناخت صرف اہل ایمان کرسکیں گے۔ اس کے ساتھ ایک آگ ہوگی جس کو دوزخ سے تعبیر کرے گا اور ایک باغ جو جنت کے نام سے

❶ صحیح مسلم ۳۹۶۔ ❷ صحیح بخاری صفحہ ۲۵۲ و مسلم شریف۔ ❸ صحیح بخاری صفحہ ۱۰۵۵ و مسلم صفحہ ۴۰۱۔
❹ صحیح مسلم۔ ❺ صحیح مسلم۔ ❻ صحیح مسلم ❼ بخاری صفحہ ۱۰۵۶ و مسلم صفحہ ۴۰۰

Marfat.com

موسوم ہوگا۔ مخالفین ❶ کو آگ میں، موافقین کو جنت میں ڈالے گا مگر وہ آگ درحقیقت باغ کے مانند ہوگی اور باغ آگ کی خاصیت رکھتا ہوگا۔ نیز اس کے پاس اشیائے ❷ خوردنی کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہوگا جس کو چاہے گا دے گا جب کوئی ❸ فرقہ اس کی الوہیت کو تسلیم کرے گا تو اس کے لئے اس کے حکم سے بارش ہوگی۔ اناج پیدا ہوگا درخت پھلدار، مویشی موٹے تازے اور شیر دار ہو جائیں گے۔ جو فرقہ اس کی مخالفت کرے گا تو اس سے اشیائے مذکورہ بند کر دے گا۔ اور اسی قسم کی بہت سی ایذائیں مسلمانوں کو پہنچائے گا۔ مگر خدا کے فضل سے مسلمانوں ❹ کو تسبیح وتہلیل کھانے پینے کا کام دے گی۔ اس کے خروج کے پیشتر دو سال تک قحط رہ چکا ہوگا۔ تیسرے ❺ سال دوران قحط ہی میں اس کا ظہور ہوگا۔ زمین کے مدفون ❻ خزانے اس کے حکم سے اس کے ہمراہ ہو جائیں گے۔ بعض آدمیوں سے کہے گا کہ میں تمہارے مردہ ماں باپوں کو زندہ کرتا ہوں تا کہ تم اس قدرت کو دیکھ کر میری خدائی کا یقین کر لو پس شیاطین کو حکم دے گا کہ زمین میں سے ان کے ماں باپوں کی ہم شکل ہو کر نکلو۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کریں گے۔

دجال مکہ و مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا:

اس کیفیت سے بہت سے ممالک پر اس کا گزر ہوگا یہاں تک کہ وہ جب سرحد یمن میں پہنچے گا اور بددین لوگ بکثرت اس کے ساتھ ہو جائیں گے تو وہاں سے لوٹ کر مکہ معظّمہ کے قریب مقیم ہو جائے گا۔ مگر بسبب محافظت فرشتوں کے مکہ معظّمہ ❼ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ پس وہاں سے مدینہ منورہ کا قصد کرے گا اس وقت مدینہ کے سات ❽ دروازے ہوں گے ہر دروازے کی محافظت کے لئے خداوند کریم دو دو فرشتے تعین فرمائے گا جن کے ڈر سے دجال کی فوج داخل شہر نہ ہو سکے گی۔ نیز مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا جس کی وجہ سے بدعقیدہ ومنافق لوگ خائف ہو کر شہر سے نکل کر دجال کے پھندے میں گرفتار ہو جائیں گے۔

---

❶ صحیح بخاری ❷ " صحیح بخاری و مسلم شریف ❸ مسلم صفحہ ۴۰۱

❹ یہ حدیث صحیح ہے مطلب یہ کہ صبر کریں گے، برداشت کریں گے اور خدا پر بھروسہ کریں گے۔

❺ امام احمد، ابوداؤد طیالسی ❻ صحیح مسلم صفحہ ۴۰۱

❼ صحیح مسلم و بخاری شریف ❽ صحیح بخاری صفحہ ۲۵۳

Marfat.com

مدینہ کے ایک بزرگ کے ہاتھوں دجال کی رسوائی:

اس وقت مدینہ منورہ میں ایک بزرگ ہوں گے جو دجال سے مناظرہ کرنے کے لئے نکلیں گے دجال کی فوج کے قریب پہنچ کر ان سے پوچھیں گے کہ دجال کہاں ہے وہ ان کی گفتگو کو خلاف ادب سمجھ کر قتل کرنے کا قصد کریں گے مگر بعض ان کے قتل سے مانع ہوں گے اور کہیں گے کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہمارے اور تمہارے خدا (دجال) نے منع کیا ہے کہ کسی کو بغیر اجازت کے قتل نہ کرنا۔

پس وہ دجال کے سامنے جا کر بیان کریں گے کہ ایک گستاخ شخص آیا ہے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہے۔ دجال ان کو اپنے پاس بلائے گا جب وہ بزرگ دجال کے چہرے کو دیکھیں گے تو فرمائیں گے میں نے تجھے پہچان لیا تو وہی دجال ملعون ہے جس کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی اور تیری گمراہی کی حقیقت بیان فرمائی تھی۔ دجال غصہ میں آ کر کہے گا کہ اس کو آرے سے چیر دو پس وہ آپ کے ٹکڑے کر کے دائیں بائیں جانب ڈال دیں گے پھر دجال خود ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان سے نکل کر لوگوں سے کہے گا اگر اب میں اس مردے کو زندہ کر دوں تو تم میری خدائی پر پورا یقین کرو گے وہ کہیں گے ہم تو پہلے ہی آپ کی الوہیت کا یقین کر چکے ہیں اور کسی قسم کا شک وشبہ دل میں نہیں رکھتے ہاں اگر ایسا ہو جائے تو ہم کو مزید اطمینان ہو جائے گا۔ پس وہ ان دونوں ٹکڑوں کو جمع کر کے زندہ ہونے کا حکم دے گا۔ چنانچہ وہ خدائے قدوس کی حکمت وارادے سے زندہ ہو کر کہے گا کہ اب تو مجھ کو پورا یقین ہو گیا تو وہی مردود دجال ہے کہ جس کی ملعونیت کی خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ دجال جھنجھلا کر اپنے معتقدین کو حکم دے گا کہ اس کو ذبح کر دو پس وہ آپ کے حلق پر چھری پھیریں گے مگر اس سے آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔ دجال شرمند ہو کر اس بزرگ کو اپنی دوزخ میں جس کا ذکر اوپر گزر چکا ڈال دے گا مگر خداوند کریم کی قدرت سے وہ آپ کے حق میں بردوسلام ہو جائے گی اس کے بعد دجال کسی مردہ کے زندہ کرنے پر قدرت نہ پائے گا اور یہاں سے ملک شام کی جانب روانہ ہو جائے گا۔

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول:

دجال کے دمشق پہنچنے سے پہلے حضرت امام مہدی دمشق آ چکے ہوں گے اور جنگ کی پوری تیاری و ترتیب فوج کر چکے ہوں گے۔ جنگ کا ساز و سامان و آلات تقسیم ہوں گے کہ موذن عصر کی اذان دے گا لوگ نماز کی تیاری ہی میں ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کاندھوں پر تکیہ کئے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر جلوہ افروز ہو کر آواز دیں گے کہ سیڑھی لے آؤ پس سیڑھی حاضر کر دی جائے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حضرت مہدی علیہ السلام کی ملاقات:

آپ اس کے ذریعہ سے نیچے اتر کر امام مہدی سے ملاقات فرمائیں گے۔ امام مہدیؑ نہایت تواضع و خوش خلقی کے ساتھ آپ سے ❶ پیش آئیں گے اور فرمائیں گے یا نبی اللہ امامت کیجئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے کہ امامت تم ہی کرو کیونکہ تمہارے بعض بعض کے لئے امام ہیں اور یہ عزت اسی امت کو خدا نے دی ہے۔ پس امام مہدی نماز پڑھائیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اقتدا کریں گے۔

حضرت مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مل کر دجال کی فوج سے لڑنا اور دجال کو قتل کرنا

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے یا نبی اللہ اب لشکر کا انتظام آپ کے سپرد ہے جس طرح چاہیں انجام دیں وہ فرمائیں گے نہیں یہ کام بدستور آپ ہی کے تحت میں رہے گا۔ میں تو صرف قتل دجال کے واسطے آیا ہوں جس کا مارا جانا میرے ہی ہاتھ سے مقدر ہے۔ رات امن وامان کے ساتھ بسر کر کے امام مہدیؑ فوج ظفر موج کو لے کر میدان کارزار میں تشریف لائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ میرے لئے گھوڑا و نیزہ لاؤ تا کہ اس ملعون کے شر سے زمین کو پاک کر دوں پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال پر اور اسلامی فوج اس کے لشکر پر حملہ

❶ مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری ۱۲۔

Marfat.com

آور ہوگی۔ نہایت خوفناک وگھمسان کی لڑائی شروع ہو جائے گی۔ اس وقت دم عیسوی ❶ کی یہ خاصیت ہوگی کہ جہاں تک آپ کی نظر کی رسائی ہوگی وہیں تک یہ بھی پہنچے گا اور جس کافر تک آپ کا سانس پہنچے گا تو وہ وہیں نیست ونابود ہو جایا کرے گا۔

دجال کا فرار:

دجال آپ کے مقابلہ سے بھاگے گا آپ اس کا تعاقب کرتے کرتے مقام لد ❷ میں جالیں گے۔ اور نیزہ اس کا کام تمام کر کے لوگوں پر اس کی ہلاکت کا اظہار کریں گے کہتے ہیں کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے قتل میں عجلت نہ کرتے تو بھی وہ آپ کے سانس سے اس طرح پگھل جاتا جیسے پانی میں نمک۔ ❸ اسلامی فوج دجال کے لشکر کے قتل وغارت کرنے میں مشغول ہو جائے گی۔ یہودیوں کو جو اس کے لشکر میں ہوں گے کوئی چیز پناہ نہ دے گی۔ یہاں تک کہ اگر بوقت شب ❹ کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں ان میں سے کوئی پناہ گزین ہو تو وہ بھی آواز دے گا کہ اے خدا کے بندے دیکھ اس یہودی کو پکڑ اور قتل کر۔ مگر درخت غرقد ان کو پناہ دے کر اخفائے حال کرے گا۔

دجالی فتنہ کے چالیس روز:

زمین ❺ پر دجال کے شر وفساد کا زمانہ چالیس روز تک رہے گا کہ جن میں سے ایک دن ایک سال کے ایک ایک مہینہ کے اور ایک ایک ہفتہ کے برابر ہوگا۔ باقی ماندہ ایام معمولی دنوں کے برابر ہوں گے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ دنوں کی درازی بھی دجال کے استدراج کی وجہ سے ہوگی کیونکہ وہ ملعون آفتاب کو حبس کرنا چاہے گا خداوند کریم اپنی قدرت کاملہ سے اس کی حسب مرضی آفتاب کو روکے دے گا۔ اصحاب کرامؓ نے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جو روز ایک سال کے برابر ہوگا اس میں ایک دن کی نماز پڑھنی چاہیے یا سال بھر کی؟ آپ نے فرمایا کہ اندازہ وتخمینہ کر کے ایک سال ہی کی نماز ادا کرنی چاہیے۔ شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ جو ارباب

---

❶ مسلم صفحہ ۴۰۰۔ ❷ لمعات شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ لد بضم لام وتشدید دال ملک شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ بیت المقدس کے قریب ایک گاؤں ہے۔ مترجم۔
❸ صحیح مسلم وابن ماجہ۔۱۲ ❹ صحیح مسلم وترمذی وبخاری۔۱۲ ❺ ترمذی صفحہ ۱۳۲۵ صح المطابع۔

Marfat.com

کشف وشہود کے محققین میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ اس دن کی تصویر دل میں یوں آتی ہے کہ آسمان پر ایک ابر محیط طاری ہوگا اور ضعیف وخفیف روشنی جو عموماً ایسے ایام میں ہوا کرتی ہے تاریکی محض سے مبدل نہ ہوگی اور آفتاب بھی نمایاں نہ ہوگا پس لوگ بموجب شرع اندازہ تخمینہ سے اوقات نماز کے مکلّف ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب

دجالی شر انگیزیوں سے متاثرہ شہروں کی تعمیر نو

اور روئے زمین پر انصاف کا قیام:

دجال کے فتنہ کے خاتمہ پر حضرت امام مہدیؑ وحضرت عیسیٰ علیہ السلام ان شہروں میں کہ جن کو دجال نے تاخت وتاراج کر دیا ہوگا دورہ فرمائیں گے دجال سے تکلیف ❶ اٹھائے ہوئے لوگوں کو خدا کے یہاں اجر عظیم ملنے کی خوشخبری دے کر دلاسہ وتسلی دیں گے اور اپنی عنایات و نوازشات عامہ سے ان کے دنیاوی نقصانات کی تلافی کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل خنزیر ❷ شکست صلیب اور کفار سے جزیہ نہ قبول کرنے کے احکام صادر فرما کر تمام کفار کو اسلام کی طرف مدعو کریں گے۔ خدا کے فضل وکرم سے کوئی کافر بلاد اسلام میں نہ رہے گا تمام زمین حضرت امام مہدیؑ کے عدل وانصاف کے چمکاروں سے منور وروشن ہو جائے گی۔ ظلم وبے انصافی کی بیخ کنی ہوگی۔ تمام لوگ عبادت وطاعت الٰہی میں سرگرم ومشغول ہوں گے آپ کی خلافت کی میعاد ❸ سات آٹھ ❹ یا نو ❺ سال ہوگی۔

واضح رہے کہ سات سال عیسائیوں کے فتنہ اور ملک کے انتظام میں آٹھواں سال دجال کے ساتھ جنگ وجدال میں اور نواں سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزرے گا۔ اس حساب سے آپ کی عمر ۴۹ سال ہوگی۔

امام مہدی کے وصال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی:

بعدازاں حضرت امام مہدی علیہ السلام کا وصال ہو جائے گا۔

---

❶ مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری ❷ ترمذی صفحہ ۱۳۲۵ اصح المطابع وصحیح مسلم۔ ❸ ابوداؤد وترمذی۔
❹ حاکم۔ ❺ ترمذی صفحہ ۱۳۲۴ اصح المطابع۔

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے جنازے کی نماز پڑھا کر دفن فرمائیں گے اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آ جائیں گے۔ تمام مخلوق نہایت امن وامان کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہوگی کہ خدا کی طرف سے آپ ❶ پر وحی نازل ہوگی کہ میں اپنے بندوں میں سے ایسے طاقتور بندے ظاہر کرنے والا ہوں کہ کسی شخص کو ان کے مقابلے کی تاب نہ ہوگی پس میرے خالص کو کوہ طور پر لے جاتا کہ وہاں پناہ گزیں ہو جائیں۔

یاجوج ماجوج کا خروج:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوہ طور کے قلعہ میں جو آج کل موجود ہے نزول فرما کر اسباب حرب وسامان رسد مہیا کرنے میں سرگرم ہوں گے کہ اس اثنا میں قوم یاجوج وماجوج سد سکندر کو توڑ کر ٹڈی دل کی طرح چاروں طرف پھیل جائیں گے۔ سوائے مضبوط قلعہ ❷ کے کہیں ان سے خلاصی کی صورت نہ ہوگی لوگوں کے قتل وغارت کرنے میں بالکل دریغ نہ کریں گے۔ یہ لوگ یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں ان کا ملک انتہائے بلاد شمال مشرق بیرون ہفت اقلیم میں ہے ان کے جانب شمال دریائے شور ہے کہ جس کا پانی شدت برودت کی وجہ سے اس قدر غلیظ ومنجمد ہے کہ جس میں جہاز رانی ناممکن ہے ان کے شرقی وغربی اطراف میں دیواروں کی مانند دو بڑے پہاڑ واقع ہیں جن میں آمد ورفت کا راستہ نہیں۔ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان ایک گھاٹی تھی جس میں سے یاجوج وماجوج نکل نکل کر ادھر کے لوگوں کو لوٹ لیا ❸ کرتے تھے کہ جس کو ذوالقرنین ❹ نے ایک ایسی آہنی دیوار سے کہ جس کی بلندی

---

❶ صحیح مسلم صفحہ ۴۰۱' انصاری ۱۲۔ ❷ معالم التنزیل میں لکھا ہے ان کے شر سے لوگ قلعوں میں پناہ گزین ہو جائیں گے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قلعوں میں ان کی دسترس نہ ہوگی۔ ❸ بخاری' مجتبائی۔

❹ ذوالقرنین کے معنی ہیں دو سینگ والا چونکہ اس بادشاہ کی پیشانی کے ہر دو جانب ابھرے ہوئے تھے اس وجہ سے اس نام سے مشہور ہوا تھا یہ تاریخ کے دور کے آغاز سے بہت پہلے ان قوموں کا بادشاہ تھا جن کی تہذیب وتمدن وبود وباش کا پتہ آج تک کسی کو معلوم نہ ہو سکا۔ اہرام مصر اس کے شاہد ہیں۔ تمام روئے زمین پر اس کی سلطنت رہی بڑا نیک خدا پرست بادشاہ تھا۔ سکندر رومی کے متعلق جو عوام میں مشہور ہے کہ وہ ذوالقرنین تھا یہ ٹھیک نہیں ہے کہ قرآن اور احادیث اور تمام اسلامی تاریخ کے خلاف ہے بلکہ سکندر رومی بت پرست تھا تاریخ سے ثابت ہے کہ وہ سبعہ سیارہ کے نام عبادت خانے بناتا اور پرستش کرتا تھا علاوہ اس کے وہ تمام روئے زمین کا بادشاہ بھی نہ تھا۔ بلکہ یونان سے ایران اور ایران ہندوستان میں پنجاب تک آ کر واپس ہوتے ہی مر گیا۔

Marfat.com

ان دونوں پہاڑوں کی چوٹیوں تک پہنچی ہے اور موٹائی ۶۰ گز کی ہے بند کر دیا ہے پس وہ دن بھر نقب زنی اور توڑنے میں مصروف رہتے ہیں مگر رات کو خداوند کریم اپنی قدرت کاملہ سے ویسا ہی کر دیتا ہے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اس میں اتنا سوراخ ہو گیا تھا کہ جتنا انگوٹھے ❶ اور کلمہ کی انگلی کے درمیان حلقہ سے پیدا ہوتا ہے مگر ابھی تک اس قدر نہیں کہ آدمی نکل سکے۔ جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو یہ دیوار ٹوٹ جائے گی اور وہ اس میں سے نکلیں گے۔ ❷

یاجوج ماجوج کی تباہ کاریاں:

ان کی تعداد اس قدر ہے کہ جب ان کی اول جماعت بحیرہ طبریہ ❸ میں پہنچے گی تو اس کا کل پانی پی کر خشک کر دے گی۔ بحیرہ طبریہ طبرستان میں ایک مربع چشمہ ہے کہ جس کا پاٹ سات سات یا دس دس کوس تک ہے اور نہایت گہرا ہے جب پچھلی جماعت وہاں پہنچے گی تو کہے گی کہ شاید اس جگہ کبھی پانی ہوگا۔ ظلم، قتل، غارت گری، پردہ دری، عذاب دہی اور قید کرنے میں مشغول ہو جائیں گے اسی کیفیت سے چلتے ہوئے جب ملک ❹ شام میں آئیں گے تو کہیں گے اب ہم نے زمین والوں کو تو نیست و نابود کر دیا چلو آسمان والوں کا بھی خاتمہ کر دیں پس آسمان پر تیر پھینکیں گے خداوند کریم اپنی قدرت سے ان کو خون آلود کر کے لوٹا دے گا یہ دیکھ کر وہ بڑے خوش ہوں گے کہ اب تو ہمارے سوا کوئی نہیں رہا۔ اس فتنہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر غلہ کی اس قدر تنگی ہوگی کہ گائے کا کلہ سو سو اشرفی تک ہو جائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا اور یاجوج ماجوج کی ہلاکت:

آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دعا کے لئے کھڑے ہوں گے آپ کے اصحاب آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر آمین کہیں گے۔ پس خداوند کریم ایک قسم کی بیماری کو جس کو عربی میں نغف کہتے ہیں نازل کرے گا۔ یہ ایک قسم کا دانہ ہے جو بھیڑ یا بکری کی ناک و گردن میں نکلتا ہے اور طاعون کی طرح تھوڑی سی دیر میں ہلاک کر دیتا ہے۔

پس قوم یاجوج و ماجوج اس مہلک مرض سے ایک ہی رات میں تباہ ہو جائے گی۔

---

❶ قولہ تعالیٰ حتی اذا افتحت یا جُوْجُ وماجوج وھم من کل حدب ینسلون۔
❷ مسلم صفحہ ۴۰۱، انصاری ۱۲۔ ❸ مسلم ۴۰۲، انصاری ۱۲۔ ❹ مسلم شریف ۴۰۱۔

Marfat.com

یاجوج ماجوج کی نعشوں سے نجات:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس حال سے آگاہ ہو کر چند آدمیوں کو بیرون قلعہ تفتیش حال کے لئے بھیجیں گے اور ان سڑی ہوئی لاشوں کی بدبو سے لوگوں کی زندگی مکدر ہوگی۔ اس مصیبت کے دفعیہ کی غرض سے حضرت عیسیٰ ؑ پھر مع اپنے ساتھیوں کے دست بدعا ہوں گے تب خداوند تعالیٰ لمبی لمبی گردن اور جسم والے جانوروں کو جن کو عربی میں عنقا کہتے ہیں بھیجے گا پس وہ جانور بعضوں کو تو کھالیں گے اور بعضوں کو مختلف جزیروں اور دریائے شور میں پھینک دیں گے اور ان کے خون وزرد آب سے زمین کو پاک کرنے کی غرض سے بہت بڑی بابرکت بارش ہوگی جو متواتر چالیس روز تک رہے گی جس سے کوئی پختہ وخام مکان بڑا خیمہ اور چھپر بغیر ٹپکے نہ رہے گا۔

امن وبرکت کے سات سال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات:

اس بارش کی وجہ سے پیداوار نہایت ہی بابرکت وبا افراط ہوگی یہاں تک کہ ایک سیر اناج اور ایک گائے وبکری کا دودھ ❶ ایک کنبہ کے لئے کافی ہوگا تمام لوگ آرام وآسائش میں ہوں گے زندہ لوگ مردوں کی آرزو کریں گے۔ روئے زمین پر سوائے اہل ایمان کے اور کوئی نہ رہے گا۔ کینہ وحسد لوگوں سے اٹھ جائے گا سب کے سب احسان واطاعت وبندگی میں مصروف ہو جائیں گے۔ سانپ اور درندے لوگوں کو ایذا نہ پہنچائیں گے۔ قوم یاجوج وماجوج ❷ کی تلواروں کی نیام وکمانیں ایک عرصہ تک بطور ایندھن کام آئیں گی حالات مذکورہ بالا سات سال تک روبہ ترقی رہیں گے۔

اس کے بعد باوجود کثرت خیرات واطاعات کے خواہشات نفسانی قدرے ظہور پذیر ہونے لگیں گی۔ یہ سب واقعات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عہد میں ہوں گے دنیا میں آپ کا قیام چالیس سال رہے گا آپ کا نکاح ہوگا اولاد پیدا ہوگی پھر آپ انتقال فرما کر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مطہرہ میں مدفون ہوں گے۔

---

❶ مسلم صفحہ ۳۰۲' انصاری۔

❷ ترمذی اور یہ حدیث صحیح ہے۔

Marfat.com

حضرت عیسیٰ کے بعد کے حالات:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد قبیلہ قحطان ❶ میں سے ایک شخص مسمی جہجاہ بادشاہ ملک یمن آپ کے خلیفہ ہوں گے جو نہایت ہی عدل وانصاف کے ساتھ امور خلافت کو انجام دیں گے ان کے بعد چند ❷ اور بادشاہ ہوں گے جن کے عہد میں کفر وجہل کی رسوم عام ہو جائیں گی اور علم بہت کم ہو جائے گا۔

منکرین تقدیر کی ہلاکت اور بڑا دھواں:

اسی اثناء میں ایک مکان مشرق میں دوسرا مغرب میں دھنس جائے گا۔ جن میں منکرین تقدیر ❸ ہلاک ہو جائیں گے نیز انہیں دنوں میں ایک بڑا دھواں ❹ نمودار ہو کر زمین پر چھا جائے گا جس سے آدمی تنگ آ جائیں گے مسلمان تو صرف ضعف دماغ وکدورت حواس وزکام میں مبتلا ہوں گے مگر منافقین وکفار ❺ ایسے بیہوش ہو جائیں گے کہ بعض ایک دن بعض دو دن بعض تین دن میں ہوشیار ہوں گے یہ دھواں چالیس روز تک مسلسل رہے گا پھر مطلع صاف ہو جائے گا۔

رات کا لمبا ہونا اور توبہ کے دروازہ کا بند ہو جانا:

اس کے بعد ماہ ذی الحجہ میں یوم نحر کے بعد رات اس قدر لمبی ہو جائے گی کہ مسافر تنگدل بچے خواب سے بیدار مویشی چراگاہ کے لئے بے قرار ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ لوگ ہیبت و بے چینی کی وجہ سے نالہ وزاری شروع کر کے توبہ توبہ پکاریں گے۔ آخر تین ❻ چار رات کی مقدار کے برابر دراز ہونے کے بعد حالت اضطرابی میں آفتاب مانند چاند گرہن کے ایک قلیل روشنی کے ساتھ جانب ❼ مغرب سے طلوع ہوگا۔ اس وقت تمام لوگ خدائے قدوس کی

---

❶ کتاب الوقار ابن جوزی ومشکوٰۃ۔ ❷ مسلم شریف۔ ❸ بخاری ومسلم شریف۔
❹ صحیح مسلم۔ ❺ ابوداؤد اور ترمذی اور یہ حدیث صحیح ہے۔ ❻ صحیح مسلم۔
❼ چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے یوم یاتی بعض آیات ربك یہاں مراد لفظ بعض آیات سے آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا ہے جیسا کہ صحیحین میں آیا ہے۔

Marfat.com

وحدانیت کا اعتراف واقرار کرلیں گے۔ مگر اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اس کے بعد اپنی معمولی روشنی ونورانیت کے ساتھ مشرق سے طلوع ہوتا رہے گا۔

عجیب الخلقت جانور کا ظہور:

دوسرے روز لوگ اسی چرچہ وتذکرہ میں ہوں گے کہ کوہ صفا جو کعبہ کے شرقی جانب واقع ہے زلزلہ سے پھٹ جائے گا جس میں سے ایک نادر شکل کا جانور ❶ جس کے خروج کی افواہ اس سے پہلے دو مرتبہ ملک یمن ونجد میں مشہور ہو چکی ہوگی برآمد ہوگا۔

بلحاظ شکل یہ حسب ذیل سات جانوروں سے مشابہت رکھتا ہوگا۔ (۱) چہرے میں آدمی سے (۲) پاؤں میں اونٹ سے (۳) گردن میں گھوڑے سے (۴) دم میں بیل سے (۵) سرین میں ہرن سے (۶) سینگوں میں بارہ سنگے سے (۷) ہاتھوں میں بندر سے اور نہایت فصیح اللسان ہوگا۔ اس کے ایک ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور دوسرے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری ہوگی تمام شہروں میں ایسی سرعت وتیزی کے ساتھ دورہ کرے گا کہ کوئی فرد بشر اس کا پیچھا نہ کر سکے گا اور کوئی بھاگنے والا اس سے چھٹکارا نہ پا سکے گا۔ ہر شخص پر نشان لگاتا جائے گا اگر وہ صاحب ایمان ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا سے اس کی پیشانی پر ایک نورانی خط کھینچ دے گا۔ جس کی وجہ سے اس کا تمام چہرہ منور ہو جائے گا اگر صاحب ایمان نہ ہو تو حضرت سلیمانؑ کی انگشتری سے اس کی ناک یا گردن پر سیاہ مہر لگائے گا۔ جس کے سبب سے اس کا تمام چہرہ مکدر وبے رونق ہو جائے گا یہاں تک کہ اگر ایک دسترخوان پر چند آدمی جمع ہو جائیں گے تو ہر ایک کے کفر وایمان میں بخوبی امتیاز ہو سکے گا اس جانور کا نام دابۃ الارض ہے جو اس کام سے فارغ ہو کر غائب ہو جائے گا۔ آفتاب کے مغرب سے طلوع اور دابۃ الارض کے ظہور سے نفخ صور تک ایک سو بیس سال کا عرصہ ہوگا۔

---

❶ جیسا کہ سورۂ نمل میں ہے واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بایتنا لا یوقنون ”جب قیامت کا وعدہ ان لوگوں پر پورا ہونے کو ہوگا تو ہم زمین سے ان کے لئے بطور نشان ایک جانور نکالیں گے وہ ان سے کہے گا کہ لوگ خدا کی باتوں کا یقین نہیں کرتے تھے۔ ۱۲

Marfat.com

اہل ایمان کی موت کی ہوا:

دابۃ الارض کے غائب ہونے کے بعد جنوب کی طرف سے ایک نہایت فرحت افزا ہوا چلے گی جس کے سبب سے ہر صاحب ایمان کی بغل میں ایک درد پیدا ہوگا جس کے باعث افضل فاضل سے فاضل ناقص سے ناقص فاسق سے پہلے بالترتیب مرنے شروع ہو جائیں گے۔

حیوانات و جمادات کا بولنا:

قرب قیامت کے وقت ❶ حیوانات، جمادات، چابک اور جوتے کا تسمہ وغیرہ کثرت کے ساتھ گویا ہوں گے۔ جو گھروں کے احوال اور دیگر امور سے خبر دیں گے۔

جاہل و بدکار حبشیوں کا غلبہ اور لوگوں کا شام میں اجتماع:

جب تمام اہل ایمان اس جہان سے کوچ کر جائیں گے تو اہل حبش کا غلبہ ہوگا اور تمام ممالک میں ان کی سلطنت پھیل جائے گی خانہ کعبہ کو ڈھا دیں ❷ گے۔ حج موقوف ❸ ہو جائے گا۔ قرآن شریف دلوں، زبانوں اور کاغذوں سے اٹھا لیا جائے گا۔ خدا ترسی حق شناسی، خوف آخرت لوگوں کے دلوں سے معدوم ہو جائے گا۔ شرم و حیا جاتی رہے گی۔ برسر راہ گدھوں ❹ اور کتوں کی طرح سے زنا کریں گے۔ حکام کا ظلم و جہل اور رعایا کی ایک دوسرے پر دست درازی رفتہ رفتہ بڑھ جائے گی۔

پس دیہات ویران ہو جائیں گے۔ بڑے بڑے قصبے گاؤں کے مانند اور بڑے بڑے شہر معمولی قصبوں کے مانند ہو جائیں گے۔ قحط اور وبا اور غارت گری کی آفتیں پے در پے نازل ہونے لگیں گی۔ جماع ❺ زیادہ ہوگا اولاد کم۔ رجحانیت الی الحق دلوں سے اٹھ جائے گی۔ جہالت اس قدر بڑھ جائے گی کہ کوئی لفظ ❻ اللہ تک کہنے والا نہ رہے گا۔ اس اثناء میں ملک شام میں امن وارزانی نسبتاً زیادہ ہوگی۔ پس دیگر ممالک سے ہر قسم کے لوگ آفتوں سے تنگ آ کر مع عیال و اطفال کے ملک شام کی طرف ❼ چلنے شروع ہو جائیں گے۔

---

❶ ترمذی۔ ❷ صحیح بخاری و مسلم شریف۔۱۲ ❸ صحیح بخاری۔۱۲ ❹ صحیح مسلم۔۱۲
❺ صحیح بخاری و مسلم شریف۔۱۲ ❻ صحیح مسلم و ترمذی۔ ❼ صحیح بخاری و مسلم۔

Marfat.com

ہوا جو لوگوں کو شام میں جمع کر دے گی:

کچھ عرصہ کے بعد ایک بہت بڑی آگ جنوب ❶ کی طرف سے نمودار ہو کر لوگوں پر بڑھے گی جس سے لوگ بے تحاشا بھاگیں گے آگ ان کا تعاقب کرے گی جب لوگ دوپہر کے وقت تھک تھکا کر پڑ جائیں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی جب دھوپ تیز نکل آئے گی تو آگ پھر ان کا پیچھا کرے گی جب شام ہو جائے گی تو ٹھہر جائے گی۔

اور آدمی بھی آرام لیں گے صبح ہوتے ہی آگ پھر تعاقب کرے گی اور آدمی اس سے بھاگیں گے اس طرح کرتے کرتے ملک شام تک پہنچا دے گی۔ اس کے بعد آگ لوٹ کر غائب ہو جائے گی۔ بعد ازاں کچھ لوگ جب وطن اصلی کی وجہ سے اپنے ملکوں کی طرف روانہ ہوں گے مگر بحیثیت مجموعی بڑی آبادی ملک شام میں رہے گی۔ قرب قیامت کی یہ آخری علامات ہیں۔

غفلت کا عام ہونا:

اس کے بعد قیام قیامت کی اول علامت یہ ہوگی کہ لوگ تین چار سال تک غفلت میں پڑے رہیں گے۔ اور دنیاوی نعمتیں، اموال اور شہوت رانیاں بکثرت ہو جائیں گے۔

صور کی آواز لوگوں کی موت، نظام کائنات کی ٹوٹ پھوٹ اور فنا:

جمعہ کے دن جو یوم عاشورہ ❷ بھی ہوگا صبح ہوتے ہی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو جائیں گے کہ ناگاہ ایک باریک لمبی آواز آدمیوں کو سنائی دے گی یہی نفخ صور ہوگا۔ تمام اطراف کے لوگ اس کے سننے میں یکساں ہوں گے اور حیران ہوں گے کہ یہ آواز کیسی ہے کہاں سے آتی ہے۔ پس رفتہ رفتہ یہ آواز مانند کڑک بجلی کے سخت و بلند ہوتی جائے گی۔ آدمیوں میں اس کی وجہ سے بڑی بے چینی و بے قراری پھیل جائے گی۔ جب وہ پوری سختی پر آ جائے گی تو لوگ خوف و ہیبت کی وجہ سے مرنے شروع ہو جائیں گے۔ زمین میں زلزلہ ❸ آئے گا جس کے ڈر

❶ صحیح بخاری ❷ صحیح مسلم۔ ❸ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے اذا زلزلت الارض زلزالها۔

Marfat.com

سے لوگ گھروں کو چھوڑ کر میدانوں میں بھاگیں گے اور وحشی ❶ جانور خائف ہو کر لوگوں کی طرف میل کریں گے زمین ❷ جا بجا شق ہو جائے گی۔ سمندر ابل کر قرب وجوار ❸ کے مواضعات پر چڑھ جائیں گے۔ آگ بجھ جائے گی نہایت محکم و بلند پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ❹ ہو کر تیز ہوا کے چلنے سے ریت کے موافق اڑیں گے گرد و غبار کے اٹھنے اور آندھیوں کے آنے کے سبب جہان تیرہ و تار ہو جائے گا۔ وہ آواز دم بدم سخت ہوتی جائے گی۔ یہاں تک کہ اس کے نہایت ہولناک ہونے پر آسمان پھٹ جائیں گے ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

ابلیس، ملائکہ وغیرہ کی موت:

جب آدمی مر جائیں گے تو ملک الموت ابلیس کی قبض روح کے لئے متوجہ ہوں گے۔ یہ ملعون چاروں طرف دوڑتا پھرے گا۔ ملائکہ آگ کے کوڑوں سے مار مار کر لوٹا دیں گے اور اس کی روح قبض کر لیں گے۔ سکرات موت کی جتنی تکالیف تمام افراد بنی آدم پر گزری ہیں اس تنہا پر گزریں گی۔ نفخ صور کے مسلسل چھ ماہ تک پھکنے کے بعد نہ آسمان رہے گا نہ ستارے نہ پہاڑ نہ سمندر نہ اور کوئی چیز سب کے سب نیست و نابود ہو جائیں گے۔ فرشتے بھی مر جائیں گے۔

آٹھ چیزیں جو فنا نہ ہوں گی:

مگر کہتے ہیں کہ آٹھ چیزیں فنا سے مستثنیٰ ہیں۔ اول عرش، دوم کرسی، سوم لوح، چہارم قلم، پنجم بہشت، ششم صور، ہفتم دوزخ، ہشتم ارواح۔ لیکن ارواحوں کو بھی بے خودی و بیہوشی لاحق ہو جائے گی۔ بعضوں کا قول ہے کہ یہ آٹھ چیزیں بھی تھوڑی دیر کے لئے معدوم ہو جائیں گی۔

سوائے اللہ کے کوئی نہ رہے گا:

حاصل کلام جب سوائے ذات باری تعالیٰ کے کوئی اور باقی نہ رہے تو خداوند رب العزت

---

❶ قرآن مجید میں ہے واذا الوحوش حشرت یعنی جس وقت وحشی جانور آدمیوں کے ساتھ اکٹھے کئے جائیں گے۔ شاہ رفیع الدینؒ۔ ❷ قولہ تعالیٰ وتنشق الارض۔
❸ قولہ تعالیٰ واذا البحار فجرت یعنی جب دریا بہہ چلیں۔ شاہ عبدالقادرؒ۔
❹ قولہ تعالیٰ واذا الجبال نسفت۔ ''جب پہاڑ اڑا دیئے جائیں۔''

Marfat.com

فرمائے گا کہاں ہیں بادشاہان ومدعیان سلطنت کس ❶ کے لئے آج کی سلطنت ہے پھر خود ہی ارشاد فرمائے گا خدائے یکتا وقہار کے لئے ہے پس ایک وقت تک ذات واحد ہی رہے گی۔

ازسرنو پیدائش وتخلیق:

پھر ایک مدت کے بعد کہ جس کی مقدار سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا ازسرنو سلسلہ پیدائش کی بنیاد قائم کرے گا۔ آسمان زمین اور فرشتوں کو پیدا کرے گا زمین کی ہیئت اس وقت ایسی ہوگی کہ اس میں عمارتوں، درختوں، پہاڑوں اور سمندروں وغیرہ کا نشان نہ ہوگا اس کے بعد جس جس مقام سے لوگوں کو زندہ کرنا منظور ہوگا تو اسی جگہ پہلے اس کی ریڑھ ❷ کی ہڈی کو پیدا کر کے رکھ دیا جائے گا۔

اوران کے دیگر اجزائے جسمانی کو اس ہڈی کے متصل رکھ دیں گے۔ ریڑھ کی ہڈی اس ہڈی کو کہتے ہیں جس سے تمام جسم کی ہڈیوں کی پیدائش شروع ہوئی ہے۔ ترتیب اجزا کے بعد ان اجزائے مرکبہ پر گوشت وپوست چڑھا کر جو جو صورت ان کے مناسب حال ہو عطا ہو جائے گی۔ قالب جسمانی کے تیار ہونے کے بعد تمام ارواحوں کو صور میں داخل کر کے حضرت اسرافیل کو حکم ہوگا کہ ان کو پوری طاقت سے پھونکیں اور خود خداوند کریم ارشاد فرمائے گا قسم ہے میرے عزوجلال کی کوئی روح اپنے قالب سے خطانہ کرے۔ پس روحیں اپنے اپنے جسموں میں اس طرح آئیں گی جیسے گھونسلوں میں پرندے صور اسرافیل میں تعداد ارواح کے موافق سوراخ ہیں جن میں سے روحیں پھونکنے پر مور وملخ کی طرح نکل کر اپنے اپنے قالبوں میں داخل ہو جائیں گی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان کا رابطہ جسموں سے قائم ہو جائے گا اور سب کے سب زندہ ہو جائیں گے۔

صور کا دوسری دفعہ پھونکا جانا اور سب کا قبروں سے اٹھنا:

اس کے بعد صور پھر پھونکا جائے گا جس کی وجہ سے زمین پھٹ کر تمام لوگ برآمد ہوں گے اور گرتے پڑتے آواز صور کی جانب دوڑیں گے یہ صور بیت المقدس کے اس مقام پر جہاں صخرہ معلق ہے پھونکا جائے گا۔ نفخ ارسال ارواح الی الابدان میں اور اس نفخ ثانی میں چالیس

❶ لمن الملك اليوم لله الواحد القهار۔ ❷ بخاری ومسلم صفحہ ۷۰۴۔

Marfat.com

برس ❶ کا عرصہ ہوگا۔ قبروں میں سے آدمی اسی شکل ❷ میں پیدا ہوں گے جیسے کہ ماں کے پیٹ سے یعنی ننگے بدن ❸ بے ختنہ بے ریش ہوں گے۔ مگر صرف سروں پر بال اور منہ میں دانت ہوں گے۔ سب سے پہلے زمین ❹ میں سے حضرت رسول اللہ ﷺ اٹھیں گے آپ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر جگہ جگہ سے انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین اٹھیں گے بعدازاں عام مومنین پھر فاسقین پھر کفار تھوڑی تھوڑی دیر بعد یکے بعد دیگرے برآمد ہوں گے۔

میدان حشر میں جمع ہونا:

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ❺ آنحضرت ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ہوں گے حضور سرور کائنات ﷺ کی امت آپ کے پاس اور دیگر امتیں اپنے اپنے پیغمبروں کے پاس مجتمع ہو جائیں گی شدت ہول وخوف کے سبب تمام کی آنکھیں آسمان کی طرف لگی ہوں گی۔ کوئی شخص کسی کی شرمگاہ ❻ پر نظر نہیں ڈال سکے گا۔ اگر ڈالے ❼ بھی تو وہ بچوں کی طرح شہوانی جذبات سے خالی ہوگا۔

محشر کی گرمی و تکلیف:

جب تمام لوگ اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہو جائیں گے تو آفتاب اس قدر نزدیک کر دیا جائے گا کہ کہیں گے کوئی ایک میل کے فاصلے پر ہے آسمان کی طرف سے چمکنے والی بجلیاں اور خوفناک آوازیں سنائی دیں گی۔ آفتاب کی گرمی کی وجہ سے تمام کے بدنوں سے پسینہ جاری ہو جائے گا۔ پیغمبروں اور نیک بخت مومنوں کے تو صرف تلوے تر ہوں گے۔ عام مومنین کے ٹخنے، پنڈلی، گھٹنے، زانو، کمر، سینہ اور گردن تک اعمال کے مطابق چڑھ جائے گا کفار منہ اور کانوں تک پسینہ میں غرق ہو جائیں گے۔ اور اس سے ان کو سخت تکلیف ہوگی۔ بھوک پیاس کی وجہ سے لوگ لاچار ہو کر خاک پھانکنے لگیں گے اور پیاس بجھانے کی غرض سے حوض کوثر کی طرف جائیں گے۔

---

❶ صحیح بخاری۔ ❷ قولہ کما بدانا اول خلق نعیدہ، جیسا کہ ہم نے (اس خلقت کو) اول مرتبہ پیدا کیا ہے (اسی طرح) دوبارہ بھی پیدا کریں گے۔۱۲ ❸ صحیح بخاری وصحیح مسلم صفحہ ۳۸۴۔ ❹ صحیح مسلم۔
❺ ترمذی۔۱۲ ❻ صحیح بخاری وصحیح مسلم صفحہ ۴۸۴۔ ❼ ترمذی۔

Marfat.com

دیگر انبیاء علیہم السلام کو بھی حوض عطا کئے جائیں گے مگر وہ لطافت و وسعت میں حوض کوثر سے بہت کم ہوں گے گرمی آفتاب کے سوا اور بھی نہایت ترسناک وہولناک امور پیش آئیں گے ایک ہزار سال کی مقدار تک لوگ انہیں تکالیف ومصائب میں مبتلا رہیں گے اور سات گروہوں کو جن کا ذکر آگے آئے گا سایہ میں جگہ دی جائے گی تمام روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ سایہ والے گروہ چالیس فرقوں پر مشتمل ہوں گے۔؟

شفاعت کبریٰ

جب تمام انسانیت میدان حشر میں جمع ہوگی۔ وہاں کا ہیبت ناک وتکلیف دہ ماحول ہر ایک کا پتا پانی کر رہا ہوگا۔ تو لوگ کہیں گے آگے کا فیصلہ جو ہو سو ہو کسی نہ کسی طرح حساب کتاب تو شروع ہو جائے۔ میدان حشر کی گرمی وہولنا کی سے تو نکلیں۔

تب سارے لوگ جمع ہو کر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رحمۃ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر ایک کی خدمت میں یہ عرض لے کر حاضر ہوں گے کہ بارگاہ ذوالجلال میں حساب شروع کرنے کی سفارش تو کریں۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کوئی بھی حامی نہیں بھرے گا بلکہ عذر خواہی کرے گا مگر۔

شفاعت کی درخواست پر حضرت آدم علیہ السلام کا عذر:

لوگ آخر میدان حشر کی گرمی وتکلیف سے لاچار ہو کر شفاعت کی غرض سے حضرت آدمؑ کے پاس جا کر عرض کریں ❶ گے کہ یا ابوالبشر تم ہی وہ شخص ہو جن کو خداوند نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا۔ فرشتوں سے سجدہ کرایا جنت میں سکونت عطا فرمائی اور تمام اشیاء کے نام سکھائے پس آج ہماری شفاعت کیجئے تا کہ ہم کو خداوند کریم ان مصائب سے نجات دے آپ فرمائیں گے کہ خداوند کریم آج اس قدر برسر غضب ہے کہ ایسا کبھی نہ تھا اور نہ آئندہ ہوگا چونکہ مجھ سے ایک لغزش ❷ سرزد ہوئی ہے وہ یہ کہ باوجود ممانعت میں نے گیہوں کا دانہ کھالیا تھا پس

❶ یہ حدیث صحاح ستہ میں آئی ہے۔

❷ قولہ تعالیٰ ولا تقربا هذه الشجرة فتكونا من الظالمين فازلهما الشيطن عنها الاية۔ ۱۲

Marfat.com

اس کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں مجھ میں شفاعت کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ مگر حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ کہ وہ اول پیغمبر ہیں جن کو خدا نے لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی معذرت:

لوگ حضرت نوح کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے نوحؑ آپ ہی وہ پیغمبر ہیں جو سب سے پہلے آدمیوں کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے اور آپ کو خدا نے بندہ شکر گزار کا لقب ❶ عطا فرمایا ہماری حالت زار کو دیکھ کر ہماری شفاعت کیجئے۔

آپ فرمائیں گے کہ آج خداوند کریم ایسا برسر غضب ہے کہ نہ کبھی تھا نہ ہوگا اور مجھ سے ایک لغزش ہوئی ہے وہ یہ کہ میں نے ادب کا لحاظ نہ کر کے اپنے بیٹے کی غرقابی کے وقت بارگاہ الٰہی ❷ میں اس کی نجات کا سوال کیا تھا پس اس کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں میرا منہ نہیں کہ شفاعت کر سکوں مگر ہاں حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ خداوند قدوس نے ان کو اپنا خلیل فرمایا ❸ ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عذر خواہی:

لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے خدا تعالیٰ نے آپ کو خلیل کے خطاب سے ملقب کیا ہے اور آگ کو آپ کے واسطے بردوسلام ❹ کر دیا امام پیغمبران بنایا پس

---

❶ قولہ تعالیٰ ذریة من حملنا مع نوح انه کان عبدا شکورا۔

❷ ونادی نوح ربه' فقال رب ان ابنی من اهلی وان وعدك الحق وانت احکم الحاکمین ''اس مشکل گھڑی میں نوح نے اپنے خدا کو پکارا کہ میرا بیٹا بھی تو میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ (جو میرے اہل کو طوفان سے بچانے کی نسبت ہے) سچا ہے اور اس کا فیصلہ تو بہتر کر سکتا ہے خدا نے نوح کو جواب دیا کہ وہ تیرے اہل میں سے ہرگز نہیں ہے کہ وہ برے افعال کر چکا ہے تو مجھ سے ایسی بات کا سوال نہ کرنا جس کا تجھے علم نہیں ہے یہ میں تجھے اس لئے سمجھاتا ہوں کہ جاہل لوگوں کی طرح سے رشتہ کی محبت میں آ کر کہیں تو خدا سے دور نہ جا پڑے)'' یعنی خدا کو نیکی کے سوا اور کسی قسم کے رشتہ کی پروا نہیں ہے۔ ۱۲ مترجم قال ینوح انه لیس من اهلك انه' عمل غیر صالح فلا تسئلن ما لیس لك به علم انی اعظك ان تکون من الجاهلین۔ ہود۔ ۱۲ (اس آیت کا ترجمہ بھی اوپر ہے) ❸ قولہ واتخذ الله ابراهیم خلیلا نساء۔

❹ قولہ تعالیٰ قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراهیم انبیاء۔ ۱۲

Marfat.com

ہماری شفاعت کیجئے تا کہ ان تکالیف سے رہائی ہو۔ آپ فرمائیں گے آج خدائے قدوس اس قدر برسر غضب ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا نہ ہوگا۔ مجھ سے تین مرتبہ ایسا کلام سرزد ہوا ہے کہ جس میں جھوٹ کا وہم ہوسکتا ہے پس اس کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں اس لئے مجھ میں شفاعت کرنے کی قوت نہیں ہے یہ بات معلوم کرنے کے قابل ہے کہ حضرت ابراہیمؑ سے حسب ذیل تین موقعوں پر ایسا کلام سرزد ہوا ہے جس میں جھوٹ کا وہم ہوسکتا ہے اول یہ کہ ایک مرتبہ آپ کی قوم نے عید کے دن عمدہ عمدہ کھانے پکا کر اپنے بتوں کے سامنے رکھ دیئے پھر بت خانہ کے دروازوں کو بند کر کے عید منانے کے لئے نہایت کروفر کے ساتھ میدان میں گئے۔ حضرت ابراہیمؑ سے بھی کہا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلئے۔ آپ نے ستاروں ❶ کی طرف دیکھ کر جواب دیا کہ میری طبیعت ناساز معلوم ہوتی ہے۔ یہ اول کلام ہے جس میں ابہام کذب ہوسکتا ہے دوم یہ کہ جب قوم میدان مذکور میں چلی گئی تو آپ تبر ہاتھ میں لے کر بت خانہ میں قفل کھول کر داخل ہوئے اور بتوں سے کہنے لگے کہ یہ لذیذ نعمتیں کیوں نہیں کھاتے جب انہوں نے کچھ جواب نہ دیا تو فرمانے لگے کہ مجھ سے کیوں نہیں بولتے۔ جب اس پر بھی وہ خاموش رہے تو آپ نے تمام کو توڑ ڈالا ❷ مگر بڑے بت کے صرف ناک کان توڑے اور تبر کو اس کے کاندھے پر رکھ دیا اور دروازے کو بدستور مقفل کر کے گھر تشریف لے آئے۔ کفار جب میدان سے واپس آئے تو اس ماجرے کو دیکھ کر آگ بگولا ہو گئے اور اس فعل کے مرتکب کے تجسس ❸ میں ہوئے ان میں سے بعض کہنے لگے کہ ہم نے ایک جوان مسمی ❹ ابراہیم کو بتوں کی مذمت کرتے ہوئے سنا ہے یہ کام اس کا معلوم ہوتا ہے پس ابراہیم ❺ کو بلا کر پوچھا کیا یہ کام ❻ تو ہی نے کیا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں ❼ بلکہ اس بڑے بت نے کیا ہے۔ دیکھو تبر کو کاندھے پر دھرا رکھا ہے۔ اور غصہ میں آ کر

---

❶ قولہ تعالیٰ: فنظر نظرة فی النجوم فقال انی سقیم۔ ۱۲ قولہ تعالیٰ فقال الا تاکلون مالکم لا تنطقون سورۂ الصفات۔۱۲ ❷ قولہ تعالیٰ فجعلھم جذاذا الا کبیرا لھم سورۂ انبیاء۔

❸ قولہ تعالیٰ قالوا من فعل ھذا بالھتنا انہ لمن الظلمین سورۂ انبیاء۔ ❹ قالوا سمعنا فتی یذکرھم یقال لہ ابراھیم سورۂ انبیاء۔۱۲ ❺ قولہ قالوا فاتوا بہ علی اعین الناس لعلھم یشھدون سورۂ انبیاء۔ ❻ قالواء انت فعلت ھذا بالھتنا ابراھیم۔ سورۂ انبیاء۔

❼ قال بل فعلہ کبیرھم ھذا فسئلوھم ان کانوا ینطقون۔ سورۂ انبیاء۔۱۲

Marfat.com

بیچاروں کو توڑ ڈالا ہے۔ پس تم لوگ انہیں شکستہ اور مجروح بتوں سے پوچھو تا کہ وہ حقیقت حال کو خود بیان کر دیں یہ دوسرا ابہام کذب ہے۔ سوم یہ کہ جب حضرت ابراہیمؑ ❶ اپنے شہر کو چھوڑ کر بحران میں چچا کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں چچازاد بہن سارہ سے شادی کر لی اور پھر یہاں سے بھی بوجہ مخالفت دینی چچا سے جدا ہو کر اور سارہ کو اپنے ساتھ لے کر مصر کی طرف ہجرت کی اس وقت مصر میں ایک ظالم بادشاہ تھا جو ہر خوبصورت عورت کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ ہوتی تھی تو اس کو قتل کرا دیتا تھا اگر سوائے شوہر کے کوئی اور وارث ساتھ ہوتا تھا تو اس کو کچھ دے دلا کر راضی کر لیتا تھا جب ابراہیمؑ وہاں پہنچے تو اس ماجرے کو سن کر حیران ہو گئے اتنے میں اس ظالم بادشاہ کے سپاہیوں نے آ کر پوچھا کہ یہ عورت تیری کون ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے یہ اس لئے فرمایا کہ سارہ آپ کی چچازاد بہن تھیں نیز بموجب اس حکم کے انما المومنون اخوۃ ''سب مومن آپس میں دینی بھائی بہن ہوتے ہیں۔''

اور سارہ رضی اللہ عنہا کو بھی سمجھا دیا کہ تم سے کوئی پوچھے تو یہ کہنا کہ یہ میرا بھائی ہے۔ یہ تیسرا ابہام کذب ہے قصہ مختصر یہ ہے کہ اس ظالم بادشاہ کے آدمی حضرت سارہ کو لے گئے تو حضرت ابراہیمؑ نماز میں مشغول ہوئے۔ خداوند کریم نے اپنی قدرت کاملہ سے ان تمام پردوں اور دیواروں کو جو درمیان میں حائل تھیں اٹھا دیا۔ یہاں تک کہ ایک لمحہ بھی حضرت سارہؓ آپ کی نظر سے غائب نہ ہوئیں سپاہیوں نے حضرت سارہؓ کو ظالم کے مکان میں لے جا کر بٹھا دیا جب وہ ظالم آپ کے پاس آیا تو تین مرتبہ نیتِ بد سے ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن ہر مرتبہ اس کے اعضاء شل ہو کر بیہوشی کی سی حالت طاری ہو جاتی تھی۔ اور تائب ہو کر حضرت سارہؓ سے طالب دعا ہوتا تھا کہ میری رہائی ہو۔ پس آپ کی دعا سے بحال ہو جاتا تھا۔ آخر کار اس نے سپاہیوں کو بلا کر کہا کہ یہ جادوگرنی ہے اس کو فوراً یہاں سے لے جاؤ اور ہاجرہ کو اس کے ہمراہ کر کے نہایت احتیاط کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہنچا دو۔ آپ مصر کو ناپسند کر کے ملک شام کی طرف روانہ ہوئے اور وہیں سکونت اختیار کی یہاں تک حضرت ابراہیمؑ کے ابہام کذب کا قصہ تمام ہوا۔ آمدم برسر مطلب حضرت ابراہیمؑ لوگوں سے فرمائیں گے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ

❶ یہ حدیث اخیر تک صحیح بخاری و مسلم شریف میں موجود ہے۔ ۱۲

Marfat.com

کیونکہ خداوند کریم نے ان کو اپنا کلیم بنایا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جواب:

لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف آئیں گے اور کہیں گے کہ اے موسیٰ آپ ہی وہ شخص ہیں جن سے بغیر کسی واسطہ خداوند تعالیٰ نے گفتگو کی اور توریت اپنے دست قدرت سے لکھ کر دی ہماری شفاعت کیجئے آپ جواب دیں گے اللہ تعالیٰ آج اس قدر برسر غضب ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا تھا نہ ہوگا۔ میرے ہاتھ سے ایک قبطی شخص ❶ بغیر اس کی اجازت مقتول ہو چکا ہے اس کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں اس لئے مجھ میں شفاعت کرنے کی قدرت نہیں ہے ہاں حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے پاس جاؤ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عذر:

چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے اے عیسیٰ خدا نے آپ کو روح اور کلمہ کہا۔ جبرئیلؑ کو آپ کا رفیق بنایا آیات بینات عطا کیں آج ہماری شفاعت کیجئے تا کہ خداوند تعالیٰ ان مصائب سے نجات دے۔ آپ فرمائیں گے خدا تعالیٰ آج کے دن اس قدر برسر غضب ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا تھا نہ ہوگا۔ چونکہ میری امت نے کبھی تو مجھ کو خدا کا بیٹا قرار دیا اور کبھی عین خدا اور ان اقوال کی تعلیم کو میری طرف منسوب کیا پس میں ان اقوال کی تحقیقات کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں۔ میں تاب شفاعت نہیں رکھتا۔ البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شفاعت کے لئے حامی بھرنا:

تو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہیں گے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ محبوب خدا ہیں خدا نے آپ کو اگلے پچھلے تمام گناہوں ❷ کی معافی کی خوشخبری دی ہے پس اگر دیگر لوگوں کو خدا کی

---

❶ قولہ تعالیٰ ودخل المدینة علی حین غفلة من اهلها فوجد فیها رجلین یقتتلان الی ان قال فوکزه موسٰی فقضی علیه الایة۔ ”موسیٰ شہر میں ایسے وقت پہنچے کہ وہاں کے باشندے بے خبر تھے وہاں شہر میں اس نے دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا (ایک اپنا ایک غیر) تو اس نے غیر کو گھونسا مار کر ہلاک کیا۔“ ۱۲

❷ قولہ تعالیٰ لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وماتاخر (فتح)

Marfat.com

طرف سے ایک قسم کے عتاب کا خوف ہوتو سہی مگر آپ تو اس سے محفوظ و مامون ہیں۔ آپ خاتم النبیین ❶ ہیں اگر آپ بھی ہم کو نفی میں جواب دیں تو ہم کس کے پاس جائیں آپ ہمارے لئے درگاہ الٰہی میں شفاعت کیجئے تا کہ ہم کو ان مصیبتوں سے رہائی ہو آپ ارشاد فرمائیں گے کہ ہاں مجھ ہی کو خدا نے اس لائق بنایا ہے۔ تمہاری شفاعت کرنی آج میرا حق ہے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد بن الامی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام محمود پر:

آفابہ درود وسلام

پس آپ درگاہ ایزدی کی جانب متوجہ ہوں گے حق تعالیٰ اس روز جبرئیل کو براق دے کر تمام لوگوں کے سامنے بھیجے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہو کر آسمان کی طرف روانہ ہوں گے۔ آدمیوں کو آسمان پر ایک نہایت نورانی و کشادہ مکان دکھائی دے گا جس میں حضور داخل ہو جائیں گے۔ اس مکان کا نام مقام محمود ❷ ہے پس جب تمام لوگوں اس مکان میں آپ کو داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیں گے۔ تو آپ کی تعریف و توصیف کرنے لگیں گے۔ سبحان اللہ

بارگاہ الٰہی میں شفاعت کی درخواست:

حضور تو یہاں سے عرش معلیٰ پر تجلی الٰہی نظر آئے گی جس کو دیکھتے ہی آپ سات روز تک مسلسل سر بسجود رہیں گے۔ تب ارشاد الٰہی ہوگا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھاؤ جو کہو گے سنوں گا جو مانگو گے دوں گا اگر شفاعت کرو گے قبول کروں گا۔ پس حضور اپنے سر مبارک کو اٹھا کر خدائے قدوس کی اس قدر حمد و ثنا بیان کریں گے کہ اولین و آخرین میں سے کسی نے نہ کی ہوگی۔ آپ فرمائیں گے کہ اے خدا تو نے بذریعہ جبرئیل وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن جو چاہے گا سو دوں گا پس میں اس عہد کا ایفا چاہتا ہوں۔

شفاعت کی قبولیت:

حق تعالیٰ جواباً ارشاد فرمائے گا۔ جبرئیل نے جو کچھ پیغام پہنچایا تھا وہ بالکل بجا اور درست

---

❶ قولہ تعالیٰ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شئ علیما۔ (احزاب) ''محمد کو تو کسی شخص کا باپ دادا نہ سمجھو'' بلکہ وہ تو خدا کی طرف سے (تمام خلقت کے لئے) خاص پیغام الٰہی پہنچانے والا (سب کا روحانی باپ) ہے اور پیغمبروں کا سلسلہ آمد و شد اس پر ختم کر دیا گیا اور خدا کو ہر ایک چیز کا علم ہے (کہ اس کے نسبی باپ ہونے سے روحانی باپ ہونا زیادہ زیبا ہے۔

❷ قولہ تعالیٰ ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔ ۱۲

Marfat.com

تھا۔ آج بیشک میں تجھ کو خوش کروں گا اور تیری شفاعت قبول کروں گا۔
زمین کی طرف جاؤ میں بھی زمین پر جلوہ افروز ہونے والا ہوں۔ بندوں کا حساب لے کر ہر ایک کو حسب اعمال جزا دوں گا۔ پس حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر واپس تشریف لے آئیں گے۔ لوگ آپ سے دریافت کریں گے کہ خدا نے ہمارے حق میں کیا ارشاد فرمایا۔ آپ جواب دیں گے خدائے قدوس زمین پر جلوہ افروز ❶ ہونے والا ہے۔ ہر ایک کو حسب اعمال جزا دے گا۔

آسمان دنیا کے فرشتوں کا نزول:

اسی اثناء میں ایک بہت بڑا نور نہایت ہولناک آواز کے ساتھ آسمان سے زمین پر اترے گا۔ قریب آنے پر فرشتوں کی تسبیح وتہلیل کی آوازیں سنائی دیں گی لوگ ان سے پوچھیں گے کہ ہمارا پروردگار اسی نور میں ہے فرشتے جواب میں کہیں گے خداوند کریم کی شان اس سے کہیں برتر ہے ہم تو آسمان دنیا کے فرشتے ہیں اور اتر کر زمین کے دور ترین کناروں پر صف بستہ ہو جائیں گے۔

دوسرے آسمانوں کے فرشتوں کا اترنا:

بعد ازاں اس سے کہیں زیادہ نور مع ہولناک آواز کے آسمان سے نازل ہوگا۔ نزدیک پہنچنے پر لوگ پھر پوچھیں گے کیا تجلیات الٰہی اسی نور میں ہیں۔ فرشتے جواب دیں گے کہ خدائے قدوس اس سے کہیں برتر ہے ہم دوسرے آسمان کے فرشتے ہیں پس یہ فرشتے بھی پہلے فرشتوں کے قریب کے صف بستہ ہو جائیں گے۔ اسی طرح ہر ایک آسمان کے فرشتے پہلے سے زیادہ عظمت وجلال کے ساتھ یکے بعد دیگرے اتر کر سابق فرشتوں کے قریب سلسلہ وار صف بستہ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد عرش معلیٰ کے فرشتے نازل ہو کر سب کے آگے صف بستہ ہو جائیں گے۔

---

❶ قولہ تعالیٰ وجآء ربك والملك صفًا صفًا وجایٓءَ یَومَئِذٍ بجھنم یومئذ یتذکر الانسان و انی له الذکرای۔ ”اور اے پیغمبر تمہارا پروردگار رونق افروز ہوگا اور فرشتے صف بستہ ہوں گے اور اس دن جہنم سب کے روبرو لا کر حاضر کی جائے گی۔ اس دن انسان چیتے گا مگر اس وقت اس کے چیتنے سے کیا فائدہ۔

Marfat.com

لوگوں کی بے ہوشی اور عرش الٰہی کا نزول:

پھر حضرت اسرافیل کو صور ❶ کے پھونکنے کا حکم ہوگا جس کی آواز سنتے ہی تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے۔ مگر صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام جو تجلیات الٰہی کو کوہ طور پر دیکھ کر بیہوش ہو گئے تھے۔ برداشت کر سکیں گے۔ پس حق تعالیٰ عرش پر جلوہ فرما کر نزول فرمائے گا۔ اس عرش ❷ کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے اس کے اگلے حصے کو اس مقام پر جہاں آج کل بیت المقدس میں صخرہ معلق ❸ ہے رکھ دیں گے۔

عرش الٰہی کے سایہ میں جگہ پانے والے:

اس عرش کے زیر سایہ بموجب ❹ حدیث ذیل سات گروہوں کو جگہ دی جائے گی۔ (۱) بادشاہ عادل (۲) نوجوان عابد (۳) وہ شخص جو محض ذکر الٰہی اور نماز کی غرض سے ہمیشہ مسجد سے دلی لگاؤ رکھے (۴) وہ شخص ❺ جو خلوت وتنہائی میں شوق وخوف الٰہی کی وجہ سے تضرع وزاری کرے (۵) وہ دو شخص جو خالصاً لوجہ اللہ ایک دوسرے سے محبت کریں اور ظاہر و باطن میں یکساں ہوں (۶) وہ شخص جو خیرات اس طرح کرے کہ سوائے خدا کے اور اس کے کوئی نہ جانے (۷) وہ شخص جس کو زن حسینہ وجمیلہ وصاحب ثروت بغرض فعل بد طلب کرے اور وہ محض خوف الٰہی کی وجہ سے باز رہے۔ بعض روایتوں ❻ میں ان کے علاوہ کچھ اور گروہوں کا بھی ذکر آیا ہے یہ واضح رہے کہ عرش کا سایہ ان گروہوں پر نہایت سخت گرمی وتیز آفتاب کی حالت میں ہوگا جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا۔ کیفیت نزول عرش بوجہ بیہوشی کے کسی کو معلوم نہ ہوگی۔

سب کا دوبارہ ہوش میں آنا:

اس کے بعد پھر اسرافیل کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا جس کے سبب تمام لوگ ہوش میں

---

❶ قولہ تعالیٰ ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ (سورۃ زمر) ''اور صور پھونکا جائے گا۔ پس تمام آسمان اور زمین کے رہنے والے بیہوش ہو جائیں گے مگر وہ جس کو خدا چاہے (کہ بیہوش نہ ہو) صحیح بخاری ومسلم۔۱۲ ❷ صحیح بخاری وصحیح مسلم۔

❸ قولہ تعالیٰ یحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمانیۃ۔۱۲ ❹ صحیح بخاری وصحیح مسلم ۱۲

❺ صحیح مسلم ۱۲ ❻ ثم نفخ فیہ اُخریٰ فاذاھم قیام ینظرون

Marfat.com

آجائیں گے اور عالم غیب وشہود کے درمیان جو پردے آج تک حائل تھے اٹھ جائیں گے اور فرشتوں جن اعمال اقوال بہشت دوزخ عرش تجلیات الٰہی وغیرہ سب کولوگ دیکھ لیں گے۔ سب سے پہلے ❶ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوش میں آئیں گے بعد اس کے مرضی الٰہی کے موافق بالترتیب تمام لوگ ہوشیار ہو جائیں گے۔

حساب کے آغاز کا اعلان:

اس وقت چاند سورج کی روشنی بیکار ہو جائے گی۔ آسمان وزمین ❷ خدا کے نور سے روشن ہوں گے اول جو حکم خداوند کی طرف سے بندوں پر صادر ہوگا وہ یہ ہے کہ بندے خاموش کر دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد یہ ارشاد ہوگا کہ اے بندو عہد آدم سے لے کر اختتام دنیا تک جو بھلی بری باتیں تم کرتے تھے میں سنتا تھا اور فرشتے ان کو لکھتے تھے۔ پس آج تم پر کسی ❸ قسم کا جور وظلم نہ ہوگا بلکہ تمہارے اعمال تم کو دکھا کر جزا وسزا دی جائے گی۔ جو شخص اپنے اعمال کو نیک پائے اس کو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے جو اپنے اعمال کو بری صورت میں پائے وہ اپنے تئیں ملامت کرے۔

جنت اور دوزخ کی نمائش:

اس کے بعد جنت ❹ و دوزخ ❺ کے حاضر کرنے کا حکم ہوگا تا کہ لوگ ان کی حقیقت کا معائنہ کرلیں پس جنت کو تجلیات الٰہی سے نہایت آراستہ وپیراستہ کر کے حاضر کر دیا جائے گا۔ اور دوزخ بھی اس حالت میں کہ اس میں سے آگ کے شعلے و چنگاریاں بڑے بڑے محلوں کی مقدار میں اونٹوں کی قطار کے مانند پے در پے ❻ اٹھتی ہوں گی اور نہایت مہیب آوازوں کے ساتھ خدا کی تسبیح جن وانس اور بتوں کو اپنے لئے بطور غذا طلب کرتی ہوئی جن کو لوگ سن کر لرز جائیں گے۔ اور ڈر کے مارے زانو کے بل گر پڑیں گے حاضر کر دی جائے گی۔ اس دن اگر کوئی

---

❶ صحیح بخاری ومسلم ❷ واشرقت الارض بنور ربها۔ ''زمین خدا کے نور سے روشن ہو جائے گی۔
❸ وقضی بینهم بالحق وهم لا یظلمون ''ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔
❹ قولہ تعالیٰ واذا الجنة ازلفت۔ ❺ وجایٔ یومئذ بجهنم
❻ قولہ تعالیٰ انها ترمی بشرر کالقصر کانه جمٰلة صفر۔ ۱۲

Marfat.com

شخص ستر پیغمبروں کے اعمال کے موافق بھی عمل رکھتا ہوتو بھی یہ کہے گا کہ آج کے لئے میں نے کچھ بھی تو نہیں کیا۔ دوزخ کی گرمی و بدبو اس قدر ہوگی کہ ستر سال کی مسافت تک پہنچتی ہوگی۔

جنت کی راحت اور دوزخ کی سختی کا مظاہرہ:

اس وقت حکم ہوگا کہ دوزخیوں میں سے ایک ایسے شخص کو جس کے برابر دنیا میں کسی نے آسائش وراحت کی زندگی نہ اٹھائی ہو اور ایک ایسے جنتی کو جس کے برابر تکالیف مصائب دنیوی کسی نے نہ برداشت کی ہوں حاضر کرو۔ جب دونوں پیش کر دیئے جائیں گے تو پھر ملائکہ کو حکم ہوگا کہ بہشتی کو بہشت کے دروازے پر اور دوزخی کو دوزخ کے دروازے پر تھوڑی دیر کے لئے کھڑا کر کے واپس لے آؤ۔ جب وہ دونوں میدان محشر میں واپس آئیں گے تو بہشتی سے پوچھا جائے گا کہ کیا تو نے اپنی تمام عمر میں کبھی سختی بھی دیکھی ہے کہے گا کہ نہیں کیونکہ میرے رگ وریشہ میں اس قدر راحت وفرحت سما گئی ہے کہ کوئی سختی میرے خیال تک میں نہیں رہی پھر دوزخی سے سوال ہوگا کہ تو نے اپنی تمام عمر میں کبھی آرام بھی پایا تھا کہے گا کہ میرے روئیں روئیں میں اس قدر تکالیف، رنج والم و بے آرامی سرایت کر گئی ہے کہ راحت کا خیال ووہم بھی تو نہیں رہا۔

اعمال واسلام کی موجودگی:

اس کے بعد اعمال ذی صورت بنا کر حاضر کر دیئے جائیں گے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، عتاق، تلاوت قرآن، ذکر الٰہی وغیرہ وغیرہ عرض کریں گے خداوند ہم حاضر ہیں۔ سب کو حکم ہوگا کہ تم سب نیک اعمال ہو اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو موقع پر تم سے دریافت ہوگا۔ ان کے بعد اسلام حاضر ہو کر کہے گا خداوند تو سلام ہے میں اسلام ہوں۔ حکم ہوگا قریب آ۔ کیونکہ آج تیری ہی وجہ سے لوگوں سے مواخذہ ہوگا اور تیرے ہی سبب سے لوگوں سے درگزر کی جائے گی۔ لفظ اسلام سے مضمون کلمہ توحید مراد ہے۔ واللہ اعلم

اعمال ناموں کی تقسیم:

اس کے بعد ملائکہ کو حکم ہوگا کہ ہر ایک کے اعمال نامہ کو اس کے پاس بھیج دو۔ پس ہر ایک کا

Marfat.com

اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں آجائے گا۔ مومنین کے سامنے کے رخ سے دائیں ہاتھ میں۔ کفار کو پشت کی طرف سے بائیں ہاتھ میں۔ جب ہر ایک اپنے اپنے اعمال نامہ کو دیکھیں گے تو بموجب حکم خدا کے ایک ہی نظر میں اپنے نیک و بد اعمال کو ملاحظہ کرے گا لیکن ہر ایک کی حالت اصلی اور مرتبہ کے اظہار کے لئے خداوند کی حکمت اس بات کی مقتضی ہوگی کہ ہر ایک سے اعمال کے متعلق سوال کیا جائے۔

جنتیوں کی دوزخیوں سے بات چیت:

حاصل کلام جب تمام اہل جنت اپنے اپنے مقاموں پر برقرار ہو جائیں گے تو ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے کہیں گے فلاں دوزخی ہم سے حق باتوں میں جھگڑتا تھا نا معلوم اب وہ کس حالت میں ہے۔ پس ایک کھڑکی کھول دی جائے گی۔ اور بینائی میں قوت عطا کی جائے گی کہ جس سے وہ دوزخی کو دیکھ لیں گے۔ دوزخی بہت آہ وزاری کر کے جنت کے کھانے اور پانی کو طلب ❶ کرے گا یہ جواب دیں گے کہ جنت کی نعمتوں کو خدا نے تم پر حرام کر دیا ہے مگر یہ تو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو کیونکر سچا پایا کیونکہ ہم نے تو تمام وعدوں کو بے کم و کاست بجا و درست پایا۔ وہ نہایت ہی پشیمانی اور عاجزی ظاہر کرے گا اس کے بعد اہل جنت کھڑکی بند کر لیں گے۔

اہل جنت کے ساتھ ان کے اہل وعیال کا آملنا:

پھر اہل جنت اپنے اہل وعیال کی حالت دریافت کریں گے۔ فرشتے جواب دیں گے کہ وہ سب حسب اعمال جنت میں اپنے اپنے مکانوں میں موجود ہیں۔ اہل جنت کہیں گے کہ ہم کو بغیر ان کے کچھ لطف نہیں آتا ان کو ہم تک پہنچاؤ۔ ملائکہ جواب دیں گے کہ یہاں ہر شخص اپنے عمل کے موافق رہ سکتا ہے اس سے تجاوز کا حکم نہیں پس وہ خدائے قدوس کی بارگاہ میں عرض کریں گے کہ خداوند تجھ پر روشن ہے کہ ہم جب تک دنیا میں تھے تو کسب معاش کرتے تھے اور اس سے اپنے اہل وعیال کی پرورش ہوتی تھی اور وہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہوتے تھے اب

❶ قولہ تعالیٰ ونادی اصحب النار اصحب الجنۃ ان افیضوا علینا من الماء او مما رزقکم اللہ قالوا ان اللہ حرمھما علی الکفرین۔ سورۂ اعراف۔۱۲

Marfat.com

جب تو نے بلا مشقت ایسی ایسی نعمتیں عنایت فرمائیں تو ہم ان کو کیونکر محروم کر سکتے ہیں امیدوار ہیں کہ ان کو ہم سے ملایا جائے ارشاد باری تعالیٰ ❶ ہوگا کہ ان کی اولادوں کو ان تک پہنچا دو اور ان کو عیش و آرام کے سامان بھی ساتھ ہی پہنچا دو تا کہ ان کو کسی بات کی تنگی نہ ہو۔ پس اہل و عیال کو ان سے ملا دیا جائے گا اور ان کو اصلی اعمال کی جزا کے علاوہ والدین کے طفیل سے بہت کچھ عطا ہوگا۔

حضور سے محبت کا اجر:

اندرون جنت میں بھی حضور اکرم ﷺ کو درجات عالیہ کے لئے شفاعت کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اور لوگ جتنی زیادہ حضور سے محبت رکھتے ہوں گے اتنے ہی مراتب اپنے استحقاق سے زیادہ حاصل کریں گے۔

مسلمانوں میں اعلیٰ مراتب کے لوگ:

میدان محشر میں مسلمانوں کی حالت حسب مراتب گوناگوں ہوگی۔ ایک جماعت جو خالصاً لوجہ اللہ ایک دوسرے سے ملاقات و محبت و جدائی و فراق کرتی تھی۔ خدا کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوگی۔ اور بعض کو جو توکل سے آراستہ تھے اور مہمات دین و دنیا کو نہایت راستی سے انجام دیتے تھے ان کے چہرے کو چودھویں رات کے چاند کے مانند بنا کر بے حساب و کتاب جنت کے لئے جدا کر دیا جائے گا اور وہ لوگ بھی جو ترک دنیا کر کے اعلائے کلمہ توحید میں شب و روز کوشاں تھے بے حساب و کتاب جنت کے لئے علیحدہ کر دیئے جائیں گے اور ان لوگوں کو بھی جو راتوں میں نہایت ادب و حضور قلب سے ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ سادات الناس کا خطاب دے کر بے حساب و کتاب جنت کے لئے جدا کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ جماعت جو ظاہراً باطناً ہمیشہ ذکر و طاعت الٰہی میں مصروف رہتی تھی اور سختی و آسائش کی حالت میں یکساں حمد الٰہی کرتی تھی اشرف الناس کے خطاب سے ملقب کی جائے گی۔

---

❶ قولہ تعالیٰ: سواء علینا اجزعنا ام صبرنا مالنا من محیص ۱۲ (سورۃ ابراہیم)

Marfat.com

عام مسلمانوں کی جماعتیں:

باقی ماندہ مسلمان ومنافقین مختلف گروہوں پر تقسیم کر دیئے جائیں گے۔ مثلاً نمازی نمازیوں میں، روزہ دار روزہ داروں میں، حاجی حاجیوں میں، سخی سخیوں میں، مجاہدین مجاہدین میں، منکسر المزاج اہل تواضع میں، محسنین وخوش اخلاق اپنی جنس میں اہل ذکر وظیفہ گزار اہل خوف وترحم عادل ومنصب، اہل شہادت اہل وصدق وفا علماء راسخین، زہاد عوام کالانعام، حکام، ظالم خونی وقاتل، زانی دروغ گو چور رہزن، ماں باپ کو تکلیف دینے والے سود خور، رشوت خور، حقوق العباد کے تلف کرنے والے، شراب خور یتیموں وبیکسوں کے مال کھانے والے، زکوٰۃ نہ دینے والے، نماز نہ پڑھنے والے، امانت میں خیانت کرنے والے، عہد کو توڑنے والے وغیرہ وغیرہ مختلف گرہوں میں منقسم ہو کر اپنی جنس میں جا ملیں گے پھر ان گروہوں میں سے وہ لوگ جو مذکورہ صفات میں سے دو تین یا چار یا اس سے زیادہ اوصاف رکھتے ہوں جدا کر کے الگ گروہوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔

مختلف گناہوں کی مختلف سزائیں:

مویشیوں کی زکوٰۃ ❶ نہ دینے والوں کو میدان حشر میں پشت کے بل لٹا کر جانوروں کو حکم ہوگا کہ ان پر سے گزر کر پائمال کر دو پس وہ بار بار گزر کر ان کو روندتے رہیں گے۔ سود خوروں ❷ کے پیٹوں کو پھلا کر ان میں سانپ ❸ بچھو بھر دیئے جائیں گے اور آسیب زدہ حالت میں ہوں گے۔ مصوروں ❹ کو یہ عذاب دیا جائے گا کہ اپنی بنائی ہوئی تصویروں میں روح ڈالیں۔ جھوٹا خواب بیان کرنے والوں کو مجبور ❺ کیا جائے گا کہ دو جو کے دانوں میں گرہ لگائیں۔ چغل خوروں کے کانوں ❻ میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ اسی طرح بعض فاسقین پر سرزنش و مواخذہ ہوگا۔

---

❶ صحیح مسلم۔۱۲ ❷ امام احمد وابن ماجہ۔۱۲
❸ صحیح بخاری۔۱۲ ❹ صحیح بخاری۔۱۲
❺ صحیح بخاری۔۱۲ ❻ صحیح بخاری۔۱۲

Marfat.com

مومنین پر اللہ تعالیٰ کی تجلی:

جس وقت میدان حشر کافروں سے بالکل خالی ہو جائے گا اور ہر ملت و ہر قرن کے مسلمان میدان حشر میں ایک جگہ جمع ہو جائیں گے تو خدائے قدوس ان پر ظاہر ہو کر فرمائے ❶ گا اے لوگو تمام مذاہب وادیان کے لوگ اپنی جگہ چلے گئے تم کیوں اب یہاں ہو وہ عرض کریں گے کہ وہ تو اپنے معبودوں کے ساتھ چلے گئے۔ جب ہمارا معبود ہم کو اپنے ساتھ لے گا اس وقت ہم بھی اس کے ساتھ چلیں گے۔ ارشاد باری ہوگا کہ میں ہوں تمہارا معبود۔ آؤ میرے ساتھ چلو لیکن چونکہ آدمی اس صورت کو نہ پہچانیں گے کہ یہ خدا کی تجلی ہے۔ کہیں گے کہ ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں تو ہمارا معبود نہیں ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے اپنے معبود کو دیکھا ہے۔ وہ کہیں گے ہماری کیا طاقت تھی کہ ہم اس کو دیکھ سکتے۔ پھر خداوند کریم ارشاد فرمائے گا تمہارے علم میں کوئی ایسی نشانی ہے جس کے ذریعہ سے اس کو پہچان سکو۔ وہ کہیں گے ہاں بس وہ تجلی پوشیدہ ہو کر دوسری تجلی نمایاں ہوگی جس کی پنڈلی ❷ سے پردہ اٹھے گا۔ اس کو دیکھتے ہی سب کہیں گے کہ تو ہی ہمارا پروردگار ہے اور سب سربسجود ہو جائیں گے مگر منافقین بجائے سجدہ کرنے کے پشت کے بل گریں گے حکم ہوگا کہ دوزخ و جنت کو میدان حشر کے درمیان رکھو۔

نماز دیگر عبادات اور معاملات کا حساب:

اس کے بعد اعمال کا حساب میدان حشر میں لیا جائے گا۔ سب سے پہلے نماز کا حساب اس طور پر لیا جائے گا کہ اپنی تمام عمر میں کتنی نمازیں اس نے پڑھی ہیں اور کتنی ذمہ واجب ہیں اور ارکان واداب ظاہری و باطنی اس نے کیونکر ادا کئے ہیں۔ اور کس قدر نوافل پڑھے ہیں۔ اور اگر اس نے فرائض ترک کئے ہوں تو ایک فرض کے عوض میں ستر نوافل قائم ہو سکیں گے۔ نماز انسانی صورت میں حاضر ہو جائے گی جو نمازیں بلا خشوع وخضوع وذکر الٰہی و درود وظائف پڑھی گئی ہوں وہ بے دست و پا ہوں گی جن نمازوں میں ان امور مذکورہ کا لحاظ رکھا گیا ہو وہ نہایت آراستہ و پیراستہ ہوں گی۔ اس کے بعد دیگر عبادات بدنی کا بھی مثلاً روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد کا اسی طور پر

---

❶ قولہ تعالیٰ: یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود. (سورۃ قلم) ❷ امام احمد وابوداؤد

Marfat.com

حساب وکتاب ہوگا۔ نیز زہد، حرص دینی علوم خون زخم اکل وشرب ناجائز خرید وفروخت حقوق العباد وغیرہ وغیرہ کا حساب ہوگا۔ ظالموں سے مظلوموں کو اس طور سے بدلہ دلایا جائے گا کہ اگر ظالم نے نیکیاں کی ہیں تو اس کے حسب ظلم مظلوموں کو دلوائی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہیں ہیں تو مظلوم کے گناہ حسب اندازہ ظلم ظالم کی گردن پر ڈالے جائیں گے۔ البتہ ظالموں کا ایمان وعقیدہ نہ دیا جائے گا۔

بلند ہمت جو اپنی نیکی ضرورت مند کو دے دے گا:

بعض ایسے عالی ہمت بھی ہوں گے کہ خدا کے فضل وکرم پر بھروسہ کر کے اپنی نیکیوں کو بغیر کسی عوض کے دوسروں کو بخش دیں گے چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ دو آدمی مقام میزان میں اس قسم کے حاضر ہوں گے کہ ایک کی نیکیاں و برائیاں برابر ہوں گی دوسرا ایسا ہوگا کہ جس کی صرف ایک نیکی ہوگی اول الذکر کو حکم ہوگا کہ تو کہیں سے اگر ایک نیکی مانگ لائے تو نیکیوں کا پلڑا برابر جائے گا اور تو جنت کا مستحق ہو جائے گا وہ بیچارہ تمام لوگوں سے استدعا کرے گا مگر کہیں سے کامیابی نہ ہوگی آخر مجبوراً واپس آئے گا جب آخر الذکر کو یہ حال معلوم ہو جائے گا تو کہے گا کہ بھائی میری تو صرف ایک ہی نیکی ہے اور باوجود اتنی خوبیوں کے تجھ کو ایک نیکی بھی کسی نے نہ دی بھلا مجھ کو کون دے گا۔ لے یہ ایک نیکی بھی تو ہی لے لے تا کہ تیرا کام تو بن جائے میرا اللہ مالک ہے۔ خداوند کریم اپنے بے انتہا فضل وکرم سے ارشاد فرمائے گا ان دونوں کو جنت میں لے جا کر ایک درجہ میں چھوڑ دو۔

نیکیوں کا وزن:

تمام چھوٹی و بڑی نیکیاں میزان میں داخل کر دی جائیں گی۔ لیکن ان کا وزن حسب عقیدہ ہوگا یعنی جس قدر عقیدہ پختہ وخالص ہوگا اتنی ہی زیادہ وزنی ہوں گی جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کی ننانوے ❶ برائیاں ہوں گی اور صرف ایک نیکی اور تولتے وقت بارگاہ ایزدی میں عرض کرے گا اے خداوند میری اس نیکی کی اتنی برائیوں کے مقابلہ میں کیا حقیقت ہے کہ تولی

❶ یہ حدیث آخر تک ترمذی میں ہے۔ ۱۲

Marfat.com

جائے۔ جب میں دوزخ ہی کے لائق ہوں تو بغیر تو لے مجھ کو بھیج دے اس وقت ارشاد باری ہوگا کہ ہم ظالم نہیں۔ یہ ضرور تولی جائے گی۔ چنانچہ جس وقت وہ برائیوں کے مقابلہ میں تولی جائے گی تو اس کا پلڑا جھک جائے گا اور وہ مستحق جنت قرار پائے گا۔ شاہ رفیع الدینؒ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے علم میں یہ نیکی شہادت فی سبیل اللہ ہے۔ جو تمام عمر کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ واللہ اعلم

اعمال کا ترازو:

اگرچہ پل صراط اور میزان کے متعلق علماء کا اختلاف ہے مگر اظہر یہ ہے کہ میزان بہت سی ہوں گی۔ چنانچہ آیہ کریمہ ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾ سے یہی مفہوم ہے۔ اسی طور سے یہ بھی قیاس میں آتا ہے کہ پل صراط بھی بہت سے ہوں گے خواہ ہر امت کے لئے یا ہر قوم کے لئے۔ واللہ اعلم

اہل ایمان کا نور:

قبل اس کے کہ میدان حشر سے پل صراط پر گزرنے کا حکم ہو تمام میدان حشر میں اندھیرا چھا جائے گا۔ پس ❶ ہر امت کو اپنے اپنے پیغمبروں کے ساتھ چلنے کا حکم ہوگا اہل ایمان کو نور کی دو دو مشعلیں ❷ عنایت ہوں گی ایک آگے چلے گی دوسری دائیں جانب اور جو ان سے کمتر ہوں گے ان کو ایک ایک مشعل دی جائے گی اور جو ان سے کم ہوں ان کے صرف پاؤں کے انگوٹھے کے آس پاس خفیف روشنی ہوگی اور ان سے جو گئے گزرے ہوں گے ان کو ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی طرح روشنی دی جائے گی جو کبھی بجھے گی اور ❸ کبھی روشن ہوگی جو منافق ہوں گے وہ ذاتی نور سے بالکل خالی ہوں گے بلکہ دوسروں ❹ کے نور کی مدد سے چلیں گے۔

---

❶ قولہ تعالیٰ: یوم ندعوا کل اناس بامامھم.

❷ ﴿يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ.﴾ (الحدید: ۱۲)

❸ معالم التنزیل ❹ ﴿يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا.﴾ (الحدید: ۱۳)

Marfat.com

پل صراط سے گزرنے کا حکم:

یہاں تک کہ جس وقت یہ سب لوگ دوزخ کے کنارے کے قریب جا پہنچیں گے تو دیکھیں گے کہ دوزخ کے اوپر پل صراط ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے حکم ہوگا کہ اس پر ہو کر جنت میں چلو وہ پندرہ ہزار سال کی مسافت میں ہے جن میں سے پانچ ہزار تو اوپر چڑھنے کے اور پانچ ہزار بیچ میں چلنے کے اور پانچ ہزار اترنے کے ہیں۔ حاصل کلام جب میدان حشر سے پل صراط پر پہنچیں گے تو آواز ہوگی کہ اے لوگو اپنی انکھوں کو بند کر لو تا کہ فاطمہؓ بنت محمد ﷺ پل سے گزر جائیں اس کے بعد بعض لوگ تو تجلی ❶ کی چمک کی طرح بعض ہوا۔ بعض گھوڑے بعضے اونٹ بعض معمولی رفتار کی مانند پل صراط سے گزر جائیں گے۔ بعض لوگ نہایت محنت و مشقت کے ساتھ پل پر چلیں گے۔

پل صراط پر اعمال کی دستگیری:

اس وقت دوزخ میں سے بڑے بڑے انکس نکلیں گے جو ان میں سے بعض کو تو چھوڑ دیں گے بعض کو کچھ کچھ کاٹیں گے اور بعض کو کھینچ کر دوزخ میں ڈال دیں گے اسی طرح سے رشتہ امانتیں لوگوں کے ساتھ ہو جائیں گی۔ پس جنہوں نے ان کی رعایت نہ کی ہو ان کو دوزخ میں کھینچ کر ڈال دیں گے۔ اس وقت اعمال صالحہ مثلاً نماز روزہ درود وظائف وغیرہ لوگوں کے دستگیر ہوں گے اور خیرات آگ کے اور ❷ ان کے درمیان حائل ہو جائے گی۔ قربانی سواری کا کام دے گی اور اس مقام کے ہول کی وجہ سے کسی کی آواز تک نہ نکلے گی۔ مگر پیغمبر ان امتوں کے حق میں ❸ (رب سلم سلم) کہیں گے۔

منافقوں کا انجام:

جب مسلمان پل صراط پر چڑھ جائیں گے تو منافقین اندھیرے میں گرفتار ہو کر فریاد ❹

---

❶ ترمذی و دارمی۔ ۱۲ ❷ صحیح بخاری میں آیا ہے اتقوا النار ولو بشق تمرة

❸ صحیح بخاری و مسلم۔ ۱۲ ❹ قولہ تعالیٰ یوم یقول المنافقون والمنافقات للذین امنوا انظرونا نقتبس من نورکم قبل ارجعوا وراءکم فالتمسوا نورا فضرب بینهم بسور له باب باطنه فیه الرحمة وظاهره من قبله العذاب ینادونهم الم نکن معکم قالوا بلٰی ولکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وارتبتم و فرتکم الامانی الایة۔ ۱۲

Marfat.com

کریں گے۔ بھائیو ذرا ٹھہرنا تا کہ تمہارے نور کے طفیل سے ہم بھی چلے چلیں وہ جواب دیں گے ذرا پیچھے چلے جاؤ۔ جہاں سے ہم نور لائے ہیں تم بھی وہیں سے لے آؤ۔ پس جب پیچھے جائیں گے تو وہاں بے انتہا تاریکی اور ہول دیکھیں گے۔ آخر نہایت بے قرار ہو کر واپس لوٹیں گے اور دیکھیں گے کہ پل صراط کے سرے پر ایک بہت بڑی دیوار قائم ہے اور دروازہ بند ہو گیا ہے پس نہایت ہی گڑگڑا کر مسلمانوں کو پکاریں گے کہ کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہ تھے جواب ہمیں چھوڑے چلے جاتے ہو۔ وہ جواب دیں گے کہ بے شک تم ہمارے ساتھ تو تھے لیکن بظاہر اور دل میں شک وشبہ کرتے ہوئے ہمارے حق میں برائیاں اور کفاروں کی بھلائیاں چاہتے تھے لہٰذا مناسب ہے کہ جن کا ساتھ دیتے تھے انہیں سے جا ملو۔ اسی اثناء میں آگ کے شعلے ان کو گھیر کر جہنم کے سب سے نیچے کے درجے ❶ میں پہنچا دیں گے۔

پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گزر جانے والے:

وہ مسلمان جو بجلی و ہوا کی رفتار کے موافق پل صراط سے گزریں گے وہ پل کو عبور کر کے کہیں گے کہ ہم نے تو سنا تھا کہ راستہ میں دوزخ آئے گی لیکن ہم نے تو دیکھی بھی نہیں اور وہ لوگ جو سلامتی کے ساتھ گزریں گے وہ بھی پل صراط سے اتر کر میدان میں ان سے جا کر ملیں گے دنیا میں جو ایک دوسرے سے شکایت رکھتے تھے وہ سب ایک ہو جائیں گے۔

امت کے گنہگاروں کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت:

جناب رسول مقبول ﷺ اپنے ❷ دست مبارک سے جنت کا قفل کھول کر لوگوں کو داخل فرمائیں گے یہاں پہنچ کر آپ اپنی امت کی تفتیش حال کریں گے۔ اس وقت آپ کی امت تمام اہل جنت کا چہارم حصہ ہوگی دریافت حال کے بعد جب آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ابھی میری امت میں سے ہزارہا آدمی دوزخ میں پڑے ہیں تو بوجہ اس کے کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں غمگین ہو کر درگاہ الٰہی میں عرض کریں گے اے خدا میری امت کو دوزخ سے خلاصی دے یہ شفاعت بھی

---

❶ قولہ تعالیٰ ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار "منافق (مسلمانوں کے بدخواہ کافروں کے خیرخواہ) دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقے میں ہوں گے۔ ۱۲

❷ ترمذی میں ہے المفاتیح یومئذ بیدی وانا اول من یحرك من حلق الجنۃ

Marfat.com

شفاعت کبریٰ کے مانند جو آنجناب نے کی تھی ہوگی۔ یعنی سات روز تک سربسجود رہ کر عجیب وغریب حمد وثنا بیان فرمائیں گے تب بارگاہ الٰہی سے حکم ہوگا کہ جس کے دل میں جو کے دانے ❶ کے برابر ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لاؤ۔ آپ کو دیکھ کر دوسرے پیغمبر ❷ بھی اپنی اپنی امتوں کی شفاعت کریں گے۔ پس حضور اکرم ﷺ بحکم الٰہی فرشتوں کو اپنے ساتھ لے کر دوزخ کے کنارے پہنچیں گے اور فرمائیں گے اپنے اپنے رشتہ داروں اور واقف کاروں کو یاد کر کے ان کی نشانی بتاؤ۔ تاکہ یہ فرشتے ان کو دوزخ سے نکال لیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوگا۔ علاوہ ازیں شہداء کو ستر، حافظوں کو دس، علماء کو حسب مراتب لوگوں کی شفاعت کا حق ہوگا۔ جب آپ ان کو لے کر جنت میں تشریف لائیں گے تو آپ کی امت اس وقت تمام اہل جنت کا تیسرا حصہ ہوگی۔

دوسری بار شفاعت اور رائی برابر ایمان والوں کی نجات:

پھر پیغمبر خدا ﷺ تفتیش فرمائیں گے کہ اب میری امت میں سے کس قدر دوزخ میں باقی ہیں۔ جواب ہوگا کہ حضور ابھی تو ہزارہا دوزخ میں موجود ہیں آپ پھر بدستور سابق بارگاہ ایزدی میں شفاعت کریں گے حکم ہوگا کہ جس کسی کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لاؤ۔ پس آپ ﷺ بدستور سابق علماء، اولیاء، شہداء وغیرہ کو دوزخ کے کنارے لے جا کر فرمائیں گے کہ اپنے اپنے رشتہ داروں، واقف کاروں وغیرہ کو یاد اور پہچان کر کے دوزخ سے نکلواؤ۔ اس وقت بھی ہزارہا آدمی دوزخ سے رہا ہو کر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اب آپ ﷺ کی امت تمام اہل جنت کا نصف حصہ ہوگی۔

تیسری شفاعت اور آدھے ذرہ کے برابر ایمان والوں کی نجات:

اس شفاعت کے بعد آپ ﷺ پھر دریافت فرما کر بدستور ہائے سابق شفاعت کریں گے ارشاد باری ہوگا کہ جس کے دل میں ❸ آدھے ذرہ کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو پس بدستور سابق ایک بہت بڑی تعداد جہنم سے برآمد ہو کر جنت میں داخل ہوگی۔ اس وقت آپ کی امت تمام اہل جنت سے دو چند ہو جائے گی۔ اور موحدین میں سے کوئی شخص

❶ صحیح بخاری ومسلم شریف۔ ❷ صحیح بخاری ومسلم شریف۔ ❸ صحیح بخاری ومسلم شریف۔

Marfat.com

دوزخ میں نہیں رہے گا۔

وہ موحدین جو انبیاء کی تعلیمات سے محروم رہے:

وہ موحدین جن کو انبیاء علیہم السلام کا توسل حاصل نہ ہو یعنی ان کو پیغمبروں کے آنے کا علم نہیں ہوا اور جو کہ وہ جو پیغمبروں کو معلوم کر کے منحرف ہو گئے ہوں ان کے حق میں بھی حضور اقدس ﷺ شفاعت کریں گے مگر خداوند کریم فرمائے گا کہ ان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں بلکہ ان کو میں خود بخشوں گا۔ اسی اثناء میں مشرکین اور ان موحدین میں نزاع ہوگا۔ مشرکین بطور طعنہ کہیں گے کہ تم تو توحید ❶ کے متعلق دنیا میں ہم سے جھگڑتے تھے اور اپنے تئیں سچے بتاتے تھے مگر معلوم ہوا کہ تمہارا خیال محض خام تھا۔ دیکھو ہم اور تم یکساں ایک ہی بلا میں مبتلا ہیں پس اس وقت خدائے قدوس فرمائے گا کیا انہوں نے شرک و توحید کو یکساں سمجھ لیا ہے۔ قسم ہے عزت و جلال کی کہ میں کسی موحد کو مشرک کے برابر نہ کروں گا۔ پس ان تمام موحدین کو اس روز کے آخر میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے دوزخ سے اپنے دست قدرت سے نجات دے گا۔ اس وقت ان لوگوں کے جسم کوئلہ ❷ کی طرح سیاہ ہوں گے۔ لہٰذا آب حیات کی نہر میں جو جنت کے دروازوں کے سامنے ہے غوطہ دیں گے جس سے ان کے بدن صحیح و سالم ہو کر تر و تازہ ہو جائیں گے اور ایک مدت کے بعد جنت میں داخل ہوں گے مگر ان کی گردنوں پر ایک سیاہ داغ رہے گا اور اہل جنت میں ان کا لقب جہنمی ہوگا پس وہ ایک مدت کے بعد درگاہ الٰہی میں عرض کریں گے خداوند جب تو نے دوزخ سے ہم کو نجات دی تو اس نشان و لقب کو بھی اپنے فضل و کرم سے ہم سے دور کر دے۔ پس خدا کی مہربانی سے وہ نشان اور لقب بھی ان سے دور ہو جائے گا۔

آخری شخص جو دوزخ سے نکلے گا:

سب سے آخری شخص جو دوزخ سے برآمد ہو کر جنت میں داخل کیا جائے گا ایک ایسا شخص ہوگا کہ اس کو دوزخ سے نکال کر کنارہ پر بٹھا دیا جائے گا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب اس کو ہوش آئے گا تو کہے گا کہ میرے منہ کو اس طرف سے پھیر دو۔ پس اس سے عہد لیا جائے گا اس کے سوا

---

❶ صحیح بخاری و مسلم شریف۔ ❷ صحیح بخاری و مسلم شریف۔

Marfat.com

اور کچھ تو نہ مانگے۔ جب وہ پختہ عہد کر لے گا تو اس کا منہ پھیر دیا جائے گا۔ جب وہ جنت کی جانب نظر کرے گا تو اس کو نہایت تر و تازہ درخت دکھائی دیں گے پس وہ شور مچائے گا الٰہی مجھ کو وہاں پہنچا دے پھر اس سے بدستور سابق عہد لے کر وہاں پہنچا دیا جائے گا اور اسی ترتیب سے خوشنما درخت و عمدہ مکانات کو دیکھ کر نقص عہود کرتا ہوا جنت کے پاس پہنچ جائے گا اور جب وہ جنت کی تر و تازگی و رونق دیکھے گا تو تمام عہود سابقہ کو توڑ کر نہایت گڑگڑا کر جنت میں داخل ہونے کا خواستگار ہوگا لیکن جب اس کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی تو اس خیال میں پڑ جائے گا کہ جنت تو معمور ہو چکی ہے اب میرے لئے اس میں مکان کی گنجائش کہاں ہوگی۔ حق تعالیٰ فرمائے گا جاؤ وہاں جگہ کی کمی نہیں ہے۔ عرض کرے گا کہ خداوند شاید تو مجھ سے تمسخر کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین ہے خداوند کریم فرمائے گا کہ جس قدر تجھے مانگنا ہو مانگ لے میں اس سے دو چند عطا کروں گا چنانچہ ایسا ہی ہوگا اور یہ اہل جنت میں سے ادنیٰ مرتبہ کا ہے۔

کافروں پر شرک کی فرد جرم:

اول کافروں سے توحید و شرک کے متعلق سوال ہوگا۔ وہ جواب دیتے ہوئے شرک سے صاف انکار کر دیں گے کہ ہم نے ہرگز شرک ❶ نہیں کیا ان کے قائل کرنے کے لئے زمین کے اس قطعہ کو جس پر وہ شرک کرتے تھے اور اس رات دن اور مہینے کو جس میں وہ کفر کرتے تھے اور حضرت آدم علیہ السلام کو جن پر ان کی اولاد کے روزانہ افعال ظاہر کئے جاتے تھے اور ملائکہ کو جو ان کے اقوال و افعال کو قلمبند کرتے تھے بطور گواہ بلایا جائے گا۔ مگر جب کمال انکار کی وجہ سے تمام مذکورہ بالا شہادتیں ان کے لئے مسکہت ثابت نہ ہوں گی تو ان کی زبانوں پر مہریں ❷ کر دی جائیں گی تب ان کا ہر عضو اعمال سیۂ پر گویا ہو جائے گا۔

کافروں کا اعتراف جرم:

شہادت ختم ہونے پر اولاً وہ اپنے اعضاء پر لعن و طعن ❸ کریں گے کہ ہم نے جو کچھ کیا تھا

---

❶ قولہ تعالیٰ واللہ ربنا ما کنا مشرکین خدا کی قسم ہم تو مشرک نہیں تھے۔ ❷ قولہ تعالیٰ الیوم نختم علی افواھھم وتکلمنا ایدیھم وتشھدا رجلھم بما کانوا یکسبون (سورۂ یٰس)

❸ قولہ تعالیٰ وقالوا لجلودھم لم شھدتم علینا۔ (سورۂ حم سجدہ)

Marfat.com

تمہارے ہی لئے کیا۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم خدا کے حکم سے تمہاری تابعداری میں تھے اب اسی کے حکم سے گویا ❶ ہوئے بیشک تم ظالم تھے کیونکہ تم نے مالک حقیقی کی خلاف ورزی کر کے ہم کو بھی اپنے ساتھ مصیبت میں مبتلا کر دیا خدا نے جو ہم کا تمہارا مطیع بنایا تھا اس کا کچھ تم نے شکریہ ادا نہیں کیا نہ ہماری تابعداری کی اصلی غرض سمجھنے کی کوشش کی ہم تو سوائے سچ کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔ پس وہ لاچار ہو کر اپنے شرک و کفر و بد کا اقرار ❷ کر لیں گے اور ملزم قرار پا جائیں گے۔

کافروں کا عذر کہ ہم بے خبر تھے:

ثانیاً وہ طرح طرح کے عذر پیش کریں گے اول یہ کہیں گے کہ ہم احکام الٰہی کے جاننے سے بالکل بے خبر تھے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا کہ میں نے پیغمبروں کو معجزات دے کر بھیجا۔ انہوں نے میرے احکام کو نہایت امانت داری کے ساتھ پہنچایا تم نے کیوں غفلت کی اور احکام کو کیوں نہیں تسلیم کیا۔ جواب میں کہیں گے نہ تو ہمارے پاس کوئی پیغمبر آیا نہ کوئی حکم پہنچا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی گواہی:

پس اول حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کے سامنے پیش کیا جائے گا آپ ارشاد فرمائیں گے کہ اے جھوٹو۔ اے حق سے منہ موڑنے والو۔ کیا تم کو یاد نہیں کہ میں نے تم کو ساڑھے نو سو برس ❸ کی مدت دراز تک طرح طرح کے وعظ سنا کر عذاب الٰہی سے ڈرایا۔ احکام الٰہی پہنچائے کتنی محنت و کوشش کی، علانیہ ❹ و پوشیدہ طور پر خدا کی وحدانیت اور اپنی رسالت کے اثبات میں کس قدر کوشش و جانفشانی کی کھلی دلیلوں اور معجزوں سے ان کو ثابت کیا۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ فلاں مجلس میں میں نے تم سے اس طرح کہا تھا اور تم نے ایسا جواب دیا تھا اسی طرح اپنی تبلیغ اور ان کے انکار کے دیگر قصص یاد دلائیں گے۔ مگر وہ صاف مکر جائیں گے اور کہیں گے کہ

---

❶ قولہ تعالیٰ قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وھو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون (سورۂ حم سجدہ) ❷ قولہ تعالیٰ فاعترفوا بذنبھم فسحقا لاصحاب السعیر (سورۂ ملک)

❸ صحیح بخاری و صحیح مسلم قولہ تعالیٰ فلبث فیھم الف سنۃ الا خمیسن عاما پس وہ اپنی قوم میں پچاس برس کم ایک ہزار سال تک رہے حضرت نوح کی عمر کل چودہ سو برس کی تھی جن میں سے ساڑھے نو سو برس وعظ میں صرف ہوئے۔ ❹ قولہ تعالیٰ انی اعلنت لھم واسررت لھم اسرارا سورۂ نوح۔۱۲

Marfat.com

ہم تو تمہیں جانتے بھی نہیں اور نہ کبھی تم سے کوئی خدائی حکم سنا۔

حضرت نوح علیہ السلام کے حق میں امت محمدیہ کی گواہی:

اس پر خداوند کریم ارشاد فرمائے گا کہ اے نوح! اپنی تبلیغ رسالت کے گواہ پیش کر آپ عرض کریں گے۔ میرے گواہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ پس اس امت کے علماء صدیقین اور شہداء حاضر کر دیئے جائیں گے۔ وہ عرض کریں گے ہاں ہم ان کے گواہ ہیں بے شک تو نے ان کو رسول بنا کر تبلیغ احکام کے لئے اس قوم کے پاس بھیجا تھا ہماری دلیل یہ ہے **ولقد ارسلنا نوحا الی قومه فلبث فیهم الف سنة الا خمسین عاما فاخذهم الطوفان** الخ امت نوح کے کافر کہیں گے۔ کہ تم تو ہمارے زمانے میں نہ تھے تم نے ہماری حالت دیکھی نہ ہماری گفتگو سنی پھر تمہاری شہادت ہمارے مقدمہ میں کیونکر قابل سماعت ہو سکتی ہے اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ❶ ارشاد فرمائیں گے کہ جو کچھ میری امت نے کہا وہ بالکل بجا و درست ہے کیونکہ ان کو اس حقیقت حال کا ثبوت دنیا میں بذریعہ خبر الٰہی جو معائنہ و مشاہدے سے کہیں قوی ہے پہنچا ہے۔ تب جا کر یہ کافر ساکت ہو کر ملزم قرار پائیں گے۔ ان کے بعد اسی طرح حضرت ہودؑ حضرت صالحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت شعیبؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ وغیرہ علیہم السلام کی امتیں بالترتیب مقابلہ و مباحثہ کر کے بالآخر قائل ہو جائیں گی اور ملزم قرار پائیں گی۔

کافروں کی معذرت کی ناکامی:

اس کے بعد عذر و معذرت کرتے ہوئے کہیں گے۔ اے خداوند فی الواقع ہم نے نہیں سمجھا۔ خطاوار گنہگار ہیں لیکن ان تمام خرابیوں کے باعث اور لوگ تھے پس ہمارے عذاب کو ان کی گردنوں پر رکھ اور ہم کو دنیا میں واپس بھیج دے تا کہ وہاں تیرے احکام کو قبول کر کے نیک عمل کریں۔ بارگاہ ایزدی سے جواباً ارشاد ہوگا کہ تمہارا عذر قابل سماعت نہیں جو سمجھانے کا حق تھا وہ ادا ہو چکا تم کو ہم نے مدت دراز ❷ تک فرصت دی تھی اب دنیا میں واپس جانا ناممکن ہے پس

---

❶ ویکون الرسول علیکم شهیدا۔ ❷ قولہ تعالیٰ اولم نعمرکم ما یتذکر فیه من تذکر وجاءکم النذیر سورۂ فاطر۔ کیا دنیا میں ہم نے تم کو اس قدر عمر نہیں دی تھی کہ سچائی کا مطلب سچائی کو بخوبی معلوم کر سکتا اور حالانکہ سمجھانے والا (پیغمبر) بھی تمہارے پاس آ گیا تھا۔ (پس اب یہ لیت و لعل کیسی)

Marfat.com

ان کے جو کچھ نیک اعمال ہوں گے وہ نیست ونابود ❶ کر دیئے جائیں گے اور اعمال بد کو برقرار رکھا جائے گا کیونکہ انہوں نے اپنے زعم میں جو کچھ نیک اعمال بتوں کے لئے کئے تھے وہ بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں ماسوا ان کے جو کچھ انہوں نے خدا کے لئے کئے تھے ان کا بسبب جہالت معرفت ومخالفت احکام الٰہی دنیا میں صلہ دے دیا گیا اس لئے آخرت میں جزا کے مستحق نہ رہے۔

امت آدم علیہ السلام میں فی ہزار ایک جنتی:

پس حضرت آدم علیہ السلام ❷ کو حکم ہوگا کہ اپنی اولاد میں سے دوزخیوں کا گروہ علیحدہ کر دو۔ آپ عرض کریں گے کس حساب سے۔ ارشاد باری ہوگا کہ فی ہزار ایک آدمی جنت کے لئے اور نو سو ننانوے دوزخ کے واسطے۔ اس وقت لوگوں میں اس قدر ہل چل ہوگی کہ بیان سے باہر ہے۔

اپنے اپنے جھوٹے معبودوں سے اجر لے لو:

پھر حکم ہوگا کہ جس جس شخص نے عمل کیا ہے وہ اپنے اپنے معبود سے خود جا کر طالب جزا ہو پس جس وقت وہ اپنے اپنے معبودوں ❸ کی جستجو میں ہوں گے۔ تو بت پرستوں کے واسطے وہ شیاطین جو بتوں سے تعلق رکھ کر بت پرستی وسرکشی کے باعث بنے تھے اور خواب و بیداری میں نئے نئے کرشمے دکھاتے تھے۔ سامنے آجائیں گے اور جو جماعتیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام و ملائکہ ودیگر انبیاء واولیاء کو پوجتی تھیں چونکہ یہ صالحین ان کے بداعمال سے بیزار تھے اور درحقیقت ان کی گمراہی کے باعث بھی شیاطین ہی تھے لہٰذا وہی شیاطین ان کے سامنے آجائیں گے پس جو فرشتے انتظام پر مامور ہوں گے وہ ان سے دریافت کریں گے کیا تمہارے معبود یہی ہیں وہ اپنے پورے یقین کے ساتھ بوجہ اس مناسبت معنوی کے جوان کو بتوں کے ساتھ تھی کہیں گے درحقیقت ہمارے معبود یہی ہیں ملائکہ ان سے کہیں گے کہ انہیں کے ساتھ چلے جاؤ تاکہ تم کو تمہارے اعمال کی جزا وسزا تک پہنچا دیں۔

---

❶ وقدمنا الی ماعملوا من عمل فجعلناہ ہباءً منثورا۔ ۱۲ ❷ صحیح بخاری وصحیح مسلم

❸ قولہ تعالیٰ ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب لہ' الی یوم القیمۃ وھم عن دعاء ھم غافلون واذا حشر الناس کانوا لھم اعداء و کانوا بعبادتھم کفرین۔ سورۂ احقاف ۱۲

Marfat.com

کافروں کو پانی کی طلب جہنم میں جا دھکیلے گی:

پس یہ بسبب شدت پیاس اپنے معبودوں سے پانی طلب کریں گے اس پر ان کے لئے سراب یعنی چمکتا ہوا ریتا نمودار ہو جائے گا۔ وہ اس کو پانی سمجھ کر دوڑ پڑیں گے پہنچنے پر ان کو معلوم ہوگا کہ وہ تو آگ ہے جو بڑی لپٹوں سے ان کو اپنی طرف کھینچتی ہے اس وقت دوزخ میں سے لمبی لمبی گردنیں نکلیں گی جو دانوں کی طرح ان کو چن چن کر دوزخ میں ڈال دیں گے۔

جہنم میں شیطان کی تقریر:

جب کفار آگ میں مجتمع ہو جائیں گے تو شیطان ❶ آگ کے منبر پر چڑھ کر سب کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس گمان سے کہ یہ ہمارا سردار ہے کسی نہ کسی مکر و حیلہ سے ہم کو نجات دلائے گا اس کے پاس آجائیں گے۔ پس ❷ شیطان کہے گا کہ خدا کے تمام احکام بجا و درست تھے میں تمہارا اور تمہارے باپ کا دشمن تھا مگر یہ یاد رہے کہ تم میں سے کسی کو زبردستی سے اپنی طرف نہیں کھینچا البتہ برے کاموں کی ترغیب دی تم نے بسبب کم عقلی و خام طبعی میرے وسوسوں کو سچا جان کر اختیار کیا پس اس وقت اپنے آپ پر ہی ملامت کرو نہ کہ مجھ پر۔ علاوہ ازیں مجھ سے کسی قسم کی نجات و خلاصی دلانے کی امید نہ رکھنا۔

ٹال مٹول کا کوئی حربہ کام نہ دے گا:

اس یاس و ناامیدی کے جواب کو سن کر آپس میں لعن و طعن کرنے لگیں گے تابع و متبوع سب یہ چاہیں گے کہ اپنے وبال کو دوسرے پر ڈال کر خود سبکدوش ہو جائیں مگر یہ خیال محال و بے سود ہوگا۔ اور قہر کے فرشتے ان کو کشاں کشاں اس مقام تک پہنچا دیں گے جو ان کے اعمال و عقائد سے مناسبت رکھتا ہوگا۔

---

❶ تفسیر معالم التنزیل میں مقاتل سے روایت ہے کہ دوزخ میں ابلیس کے لئے ایک منبر رکھا جائے گا جس پر وہ کھڑا ہوگا۔ ۱۲ ❷ قولہ تعالیٰ وقال الشیطان لما قضی الامر ان اللہ وعدکم وعد الحق ووعدتکم فاخلفتکم وما کان لی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی فلا تلومونی ولوموا انفسکم ما انا بمصرخکم وما انتم بمصرخی الآیہ سورۂ ابراہیم۔

Marfat.com

جہنم' اس کے طبقات اور عذاب:

دوزخ کی آگ یہاں کی آگ سے ستر (۷۰) ❶ حصے زیادہ گرم ہے۔ اس کا رنگ شروع میں ❷ سفید تھا پھر ہزار برس بعد سرخ ہو گیا اب سیاہ ہے اس کے سات ❸ طبقے ہیں جن میں ایک ایک بڑا پھاٹک ہے۔ اول طبقہ گنہگار مسلمانوں اور کفار کے لئے جو باوجود شرک پیغمبروں کی حمایت کرتے تھے مخصوص ہے۔ دیگر طبقات مشرکین' آتش پرست' دہریئے' یہودی' نصاریٰ اور منافقین کے لئے مقرر ہیں۔ ان طبقوں کے نام یہ ہیں۔ ❹

(۱) جحیم (۲) جہنم (۳) سعیر (۴) سقر (۵) لظیٰ (۶) ہاویہ (۷) حطمہ۔ ان طبقات میں سے ہر ایک میں نہایت وسعت قسم قسم کے عذاب اور رنگ برنگ کے مکانات میں ہیں۔ مثلاً ایک مکان ہے جس کا نام غی ❺ ہے۔ جس کی سختی سے باقی دوزخ بھی ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ ایک اور مکان ہے جس میں بے انتہا سردی ہے جس کو زمہریر کہتے ہیں اور ایک مکان ہے جس کو جب الحزن یعنی غم کا کنواں کہتے ہیں اور ایک کنواں ہے جس کو طینۃ الخبال یعنی راد پیپ کی کیچڑ کہتے ہیں۔ ایک پہاڑ ہے جس کو صعود ❻ کہتے ہیں اس کی بلندی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے جس پر کفاروں کو چڑھا کر نار دوزخ کی تہہ میں پھینکا جائے گا۔ ایک تالاب ہے جس کا نام آب حمیم ہے پانی اس کا اتنا گرم ہے کہ لبوں تک پہنچنے سے اوپر کا ہونٹ اس قدر سوجھ جاتا ہے کہ ناک اور آنکھیں تک ڈھک جاتی ہیں اور نیچے کا لب سوجھ کر سینے و ناف تک پہنچتا ہے زبان جل جاتی ہے اور منہ تنگ ہو جاتا ہے۔ حلق سے نیچے اترتے ہی پھیپھڑے معدے اور انتڑیوں ❼ کو پھاڑ دیتا ہے ایک اور تالاب ہے جس کو غساق ❽ کہتے ہیں اس میں کفاروں کا پسینہ' پیپ اور

---

❶ صحیح بخاری و مسلم شریف۔ ۱۲ ❷ جامع ترمذی و مشکوٰۃ مگر ان میں سرخی کو سفیدی پر مقدم رکھا ہے۔ ۱۲

❸ قولہ تعالیٰ لھا سبعۃ ابواب لکل باب منھم جزء مقسوم معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ آٹھ دروازوں سے آٹھ طبقے مراد ہیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آٹھ دروازے اوپر تلے ہیں۔

❹ ان طبقوں کے نام قرآن مجید میں جا بجا مذکور ہیں۔ ۱۲

❺ فسوف یلقون غیا۔ ۱۴ ❻ قولہ تعالیٰ سارھقہ صعودا۔ ۱۲ ❼ قولہ تعالیٰ یغلی فی البطون کغلی الحمیم۔ ۱۲ ❽ قولہ تعالیٰ الا حمیما وغساقا جزاء وفاقا۔ ۱۲

Marfat.com

لہو بہہ کر جمع ہوتا ہے ایک چشمہ ہے جس کا نام غسلین ❶ ہے اس میں کفاروں کا میل کچیل جمع ہوتا ہے۔ اس قسم کے اور بھی بہت سے خوفناک مکانات ہیں۔

جہنم کے عذاب کی نوعیتیں:

اہل دوزخ کے بہت چوڑے چکلے جسم بنا دیئے جائیں گے تا کہ سختی عذاب زیادہ ہو۔ اور ان کے ہر ایک رگ وریشہ کو ظاہراً و باطناً طرح طرح کے عذاب پہنچائیں گے۔ مثلاً جلانا، کچلنا، سانپ بچھوؤں کا کاٹنا، کانٹوں کا چبھونا۔ کھال کا چیرنا۔ مکھیوں کو زخم پر بٹھانا وغیرہ وغیرہ۔ بسبب شدت گرمی آگ کے پہنچتے ہی ان کے جسم جل کر نئے جسم ❷ پیدا ہو جایا کریں گے۔ یہاں تک کہ ایک گھڑی میں سات سو جسم بدلتے رہیں گے مگر یہ واضح رہے کہ جسم کے اصلی اجزاء برقرار رہیں گے۔ صرف گوشت و پوست جل کر دوبارہ پیدا ہوتا رہے گا۔ اور غم حسرت ❸ ناامیدی خلل شکم وغیرہ تکلیفات بقدر جسامت برداشت کریں گے۔ بعض کافروں کی کھال بیالیس بیالیس گز موٹی ہوگی۔ دانت ❹ پہاڑوں ❺ کی مانند بیٹھنے میں تین تین ❻ منزل کی مسافت کے برابر جگہ گھیریں گے۔

بھوک کا عذاب:

مدت دراز کے بعد سوائے دیگر عذاب کے بھوک کا عذاب ❼ اس قدر سخت کر دیا جائے گا کہ جو تمام عذابوں کے مجموعہ کے برابر ہوگا۔ آخر کار نہایت بے چین و بے قرار ہو کر غذا طلب کریں گے حکم ہوگا کہ درخت زقوم ❽ کے پھل جو نہایت تلخ خاردار اور سخت ہے اور جو جحیم کی تہہ میں پیدا ہوتا ہے ان کو کھانے کو دے دو۔ جب اس کو کھانا شروع کریں گے تو گلے میں پھنس

---

❶ قولہ تعالیٰ الا من غسلین لا یاکلہ الا الخاطؤن۔ ۱۲

❷ قولہ تعالیٰ کلما نضجت جلودھم بدلنا ھم جلودا غیرھا لیذوا قوا العذاب۔ ۱۲

❸ یہ مضمون متفرق آیتوں اور حدیثوں میں آیا ہے۔ ۱۲ ❹ ترمذی۔

❺ ترمذی میں آیا ہے کہ ان کے بیٹھنے کی جگہ میں اتنی مسافت ہوگی جتنی مکہ و مدینہ میں ہے اور مسلم میں ہے کہ ان کے دونوں شانوں کے درمیان تین روز کی راہ کا فاصلہ ہوگا۔ ❻ یہ حدیث آخر تک ترمذی میں ہے۔ ۱۲

❼ قولہ تعالیٰ ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم ❽ قولہ تعالیٰ وطعاما ذاغصۃ وعذابا الیما۔

Marfat.com

جائے گا۔ پس کہیں گے کہ دنیا میں جب ہمارے گلوں میں لقمہ اٹک جاتا تھا تو پانی سے نگل لیا کرتے تھے۔ لہٰذا طالب آب ہوں گے۔ حکم ہوگا کہ جحیم میں سے پانی پلا دو پانی کے منہ تک پہنچتے ہی ہونٹ جل کر اتنے سوجھ جائیں گے کہ پیشانی وسینہ تک پہنچ جائیں گے۔ زبان سکڑ جائے گی حلق ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا انتڑیاں پھٹ کر پاخانہ کے راستہ سے نکل پڑیں گی۔

کافروں کی التجائیں جو کامیاب نہ ہوں گی:

اس حالت سے بے قرار ❶ ہو کر جہنم کے نگران کے سامنے آہ وزاری کریں گے کہ ہم کو تو مار دے تا کہ ان مصائب سے نجات پالیں۔ ہزار سال کے بعد وہ جواب دے گا کہ تم تو ہمیشہ اسی ❷ میں رہو گے۔ پھر ہزار سال کے بعد خداوند کریم سے دعا کریں گے اے خدائے قدوس ہماری جان لے لے اور اپنی رحمت سے اس عذاب سے نجات دے دے۔ ہزار سال کے بعد بارگاہ ایزدی سے جواباً ارشاد ہوگا۔ خبردار خاموش ❸ رہو۔ ہم سے استدعا نہ کرو تم کو یہاں سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔

آخر کار مجبور ہو کر کہیں گے آؤ بھائی صبر کرو کیونکہ صبر کا پھل اچھا ہے اور خداوند کریم کو تضرع وزاری کے ساتھ ایک ہزار برس تک یاد کریں گے آخر بالکل ناامید ہو کر کہیں گے بیقراری وصبر ❹ ہمارے حق میں برابر ہے کسی طرح شکل نجات نظر نہیں آتی۔ ان کو سر ❺ کے بل کھڑا کیا جائے گا ان کے جسم مسخ ہو کر کتوں، گدھوں، بھیڑیوں، بندروں سانپوں اور دیگر حیوانات وغیرہ وغیرہ کی شکل میں ہو جائیں گے۔ دنیا میں جو لوگ تکبر کرتے ہیں ان کو میدان حشر میں لٹا کر پاؤں میں روند دیا جائے گا۔ یہ کافروں کی حالت کا بیان ہے۔

موت کو ذبح کرنا اور ہمیشہ رہنے کا اعلان:

جب تمام لوگ دوزخ و جنت میں داخل ہو چکیں گے تو جنت و دوزخ کے درمیان منادی ہوگی کہ اہل جنت، جنت کے کناروں پر آ جاؤ اور اے اہل دوزخ دوزخ کے کناروں پر آ جاؤ۔

---

❶ قولہ تعالیٰ ونادوا یاما لك لیقض علینا ربك۔ ❷ قولہ تعالیٰ انکم ما کثون ۔۱۲

❸ قولہ تعالیٰ اخسوا فیها ولا تکلمون ۔۱۲ ❹ قولہ تعالیٰ الحقنابهم ذریتهم سورۂ طور اہل جنت سے ان کی اولاد کو ملا دیں گے۔ ❺ صحیح بخاری ومسلم شریف۔۱۲

Marfat.com

اہل جنت کہیں گے ہم کو تو ابدالآباد کا وعدہ دلا کر جنت میں داخل کیا ہے اب کیوں طلب کرتے ہو اور اہل دوزخ نہایت خوش ہو کر کناروں کی طرف دوڑیں گے اور کہیں گے شاید ہماری مغفرت کا حکم ہوگا۔ پس جس وقت سب کناروں پر آجائیں گے تو ان کے مابین موت کو چتکبرے مینڈھے کی شکل میں حاضر کر دیا جائے گا اور لوگوں سے کہا جائے گا کہ کیا اس کو پہچانتے ہو سب کہیں گے ہاں جانتے ہیں کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس نے موت کا پیالہ نہ پیا ہو اس کے بعد اس کو ذبح کر دیا جائے گا۔ کہتے ہیں کہ اس کو حضرت یحییٰ علیہ السلام ذبح کریں گے۔

پھر وہ منادی آواز دے گا۔ اے اہل جنت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہو کہ اب موت نہیں اور اے اہل دوزخ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہو کہ اب موت نہیں اہل جنت اس قدر خوش ہوں گے کہ اگر موت ہوتی تو یہ شادی مرگ ہو جاتی اور اہل دوزخ اس قدر رنجیدہ ہوں گے کہ اگر موت ہوتی تو یہ غم کے مارے مر جاتے۔ اس کے بعد حکم ہوگا کہ دوزخ کے دروازوں کو بند کر کے اس کے پیچھے بڑے بڑے آتشی شہتیر بطور پشتبان لگا دو تا کہ دوزخیوں کو نکلنے کا خیال بھی نہ رہے اور اہل جنت کو جنت میں ابدالآباد تک رہنے کا یقین واطمینان ہو جائے۔

جنت کے در و دیوار اور باغات:

جنت کی دیواریں ❶ سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک و زعفران کے گارے سے بنی ہوئی ہیں اس کی سڑکیں اور پٹڑیاں زمرد یاقوت اور بلور سے۔ اس کے باغیچے نہایت پاکیزہ ہیں جن میں بجائے بجری زمرد یاقوت اور موتی وغیرہ پڑے ہیں۔ اس کے درختوں کی چھالیں طلائی ونقری ہیں۔ شاخیں بے خار و بے خزاں اس کے میووں میں دنیا کی نعمتوں کی گوناگوں لذتیں ہیں۔ ان کے نیچے ایسی نہریں ہیں جن کے کنارے پاکیزہ اور جواہرات سے مرصع ہیں۔

جنت کے درخت باوجود نہایت بلند و بزرگ وسایہ دار ہونے کے اس قدر باشعور ہیں کہ جس وقت کوئی جنتی کسی میوہ کو رغبت کی نگاہ سے دیکھے گا تو اس کی شاخ اس قدر نیچے کو جھک جائے گی کہ بغیر کسی مشقت کے وہ اس کو توڑ لیا کرے گا۔

---

❶ امام احمد و ترمذی و دارمی۔ ۱۲

Marfat.com

جنت کی نہریں:

جنت کی نہروں کی چار قسمیں ہیں۔ ایک وہ کہ جن کا پانی نہایت شیریں ❶ وخنک ہے۔ دوسری وہ جو ایسے دودھ ❷ سے لبریز ہیں جس کا مزا نہیں بگڑتا۔ تیسری ایسی شراب ❸ کی ہیں جو نہایت فرحت افزا وخوش رنگ ہے چوتھی نہایت صاف وشفاف ❹ شہد کی ہیں۔

جنت کے چشمے:

علاوہ ان کے تین قسم کے چشمے ہیں ایک کا نام کافور ❺ ہے جس کی خاصیت خنکی ہے۔ دوسرے کا نام زنجبیل ❻ ہے جس کو سلسبیل بھی کہتے ہیں اس کی خاصیت گرم ہے مثل چائے و قہوہ۔ تیسرے کا نام تسنیم ❼ ہے جو نہایت لطافت کے ساتھ ہوا میں معلق جاری ہے ان تینوں چشموں کا پانی مقربین کے لئے مخصوص ہے لیکن اصحاب یمین کو بھی جو ان سے کمتر ہیں ان میں سے سربمہر ❽ گلاس مرحمت ہوں گے جو پانی پینے کے وقت گلاب اور کیوڑہ کی طرح سے اس میں سے تھوڑا تھوڑا ملا کر پیا کریں گے اور دیدار الٰہی کے وقت ایک اور چیز عنایت ہوگی جس کا نام شراب طہور ❾ ہے جو ان تمام چیزوں سے افضل واعلیٰ ہے۔

جنت کے فروش ولباس:

جنت کے فرش وفروش ولباس وغیرہ نہایت عمدہ وپاکیزہ ہیں اور ہر شخص کو وہی لباس عطا کئے

---

❶ قولہ تعالیٰ فیها انهار من ماء غیر اسن ۔۱۲ ❷ قولہ تعالیٰ وانهار من لبن لم طعمه۔۱۲
❸ قولہ تعالیٰ وانهار من خمر الذة للشاربین۔ ۱۲ ❹ قولہ تعالیٰ وانهار من عسل مصفی۔۱۲
❺ قولہ تعالیٰ ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجها کافورا عینا یشرب بها عباد الله یفجر ونها تفجیرا۔ ۱۲
❻ قولہ تعالیٰ یسقون فیها کاسا کان مزاجها زنجبیلا عینا فیها تسمی سلسبیلا۔۱۲
❼ قولہ تعالیٰ ومزاجه من تسنیم عینا یشرب بها المقربون۔۱۲
❽ قولہ تعالیٰ یسقون من رحیق مختوم ختامه مسك۔۱۲
❾ قولہ تعالیٰ وسقاهم ربهم شرابا طهورا۔ ۱۲

Marfat.com

جائیں گے جو اس کو مرغوب ہوں گے۔ اور مختلف اقسام کے لباس ہوں گے۔ سندس ❶ استبرق اطلس زربفت وغیرہ اور بعض ان میں سے ایسے نازک و باریک ہوں گے کہ ستر ہونے ❷ میں بھی بدن نظر آئے گا۔

اندرون جنت کے موسم:

جنت میں نہ سردی ہے نہ گرمی نہ آفتاب کی شعاعیں نہ تاریکی بلکہ ایسی حالت ہے جیسے طلوع آفتاب سے کچھ پیشتر ہوتی ہے مگر روشنی میں ہزار ہا درجے اس سے برتر ہوگی۔ جو عرش کے نور کی ہوگی نہ کہ چاند سورج کی چنانچہ ایک ❸ روایت میں ہے کہ اگر وہاں کا لباس زیور زمین پر لایا جائے تو وہ اپنی چمک دمک سے جہان کو اس قدر روشن کر دے گا کہ آفتاب کی روشنی اس کے سامنے ماند ہو جائے گی۔

جنت کا پاکیزہ ماحول:

جنت میں ظاہری کثافت وغلاظت یعنی پیشاب ❹ و پاخانہ، حدث، تھوک، بلغم، ناک کا رینٹ، پسینہ و میل بدن وغیرہ بالکل نہ ہوں گے صرف سر پر بال ہوں گے اور داڑھی مونچھ و دیگر قسم کے بال جو جوانی میں ❺ پیدا ہوتے ہیں بالکل نہ ہوں گے اور نہ کوئی بیماری ہوگی اور باطنی کثافتوں یعنی کینہ، بغض، حسد، ❻ تکبر، عیب جوئی، غیبت وغیرہ سے دل صاف ہوں گے۔

اہل جنت کا عیش ونشاط میں رہنا:

جنت میں سونے کی حاجت نہ ہوگی۔ اور خلوت واستراحت کے لئے پردہ والے مکانوں میں میلان کریں گے۔ ملاقات اور ترتیب مجلس کے وقت صحن اور میدانوں میں میلان کریں گے۔ ان کی غذاؤں کا فضلہ ❼ خوشبودار ڈکاروں اور معطر پسینہ سے دفع ہوا کرے گا۔ جس قدر کھائیں گے فوراً ہضم ہو جایا کرے گا بدہضمی اور گرانی شکم کا نام تک نہ ہوگا۔ جماع میں نہایت

---

❶ قولہ تعالیٰ عالیھم ثیاب سندس خضر واستبرق۔ ۱۲ ❷ ترمذی۔ ۱۲
❸ ترمذی۔ ۱۲ ❹ صحیح بخاری و مسلم شریف۔ ۱۲ ❺ ترمذی شریف۔
❻ صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ ❼ صحیح مسلم۔ ۱۲

Marfat.com

حظ حاصل ہوگا اور انزال ایک نہایت فرحت بخش ہوا کے نکلنے سے ہوا کرے گا نہ کہ منی سے جماع کے بعد عورتیں پھر باکرہ ہو جایا کریں گی مگر بکارت کے ازالہ کی تکلیف اور خون وغیرہ کے نکلنے سے پاک ہوں گی۔ سیر وتفریح کے واسطے ہوائی سواریاں اور تخت ہوں گے۔ جو ایک گھنٹہ میں ایک مہینے کا راستہ طے کرتے ہوں گے۔ جنت میں ایسے قبے برج اور بنگلے ہوں گے جو ایک ہی یاقوت یا موتی یا زمرد یا دیگر جواہرات سے رنگ برنگ بنے ہوں گے جن کی بلندیاں وعرض ساٹھ ساٹھ گز ہوں گی۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ کسی مکان کی بلندی وعرض یکساں نہ ہو تو مکان ناموزوں ہوتا ہے۔ اہل جنت کی خدمت راحت آسائش وآرام وغیرہ کے لئے حور وغلمان وازواج موجود ہوں گے۔

جنت کے آٹھ درجات:

جنت آٹھ ہیں جن میں سے سات تو سکونت کے لئے مخصوص ہیں اور آٹھویں دیدار الٰہی کے لئے جس کو بارگاہ الٰہی بھی کہہ سکتے ہیں۔ جنتوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

جنت الماویٰ۔ دار المقام، دار السلام، دار الخلد، جنت النعیم، جنت الفردوس، جنت العدن، جنت الفردوس۔ یہ جنت الفردوس تمام جنتوں سے برتر واعلیٰ ہے اور اس میں سب سے بہترین طبقہ جنت العدن ہے۔ جہاں تجلیات الٰہی نمودار ہوتی ہیں اور گوناگوں بے اندازہ نعمتیں عطا فرمائیں جاتی ہیں۔ مگر آٹھوں جنت کے نام میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ وہ علیین ہے لیکن قرآن مجید میں یہ آیا ہے کہ علیین ❶ اہل جنت کا دفتر اور مقرب فرشتوں اور بنی آدم کی حاضری کا مقام ہے نہ کہ طبقہ جنت بعض علماء نے اس کو جنت الکثیف کہا ہے اور اس کی تائید اس حدیث ❷ سے ہوتی ہے کہ مسلمان مشک کے ٹیلوں پر جمع ہوں گے پس ایک ہوا چلے گی کہ جس سے مشک اڑ کر ان کے کپڑوں اور چہروں پر پڑے گا اور ان کی معطری پہلے سے دگنی ہو جائے گی۔ اسی اثناء میں خدائے قدوس کی تجلیات کا ظہور ہوگا۔ جس سے ہر شخص کو بقدر استعداد انوار وبرکات مرحمت ہوں گے اور کلام بھی ہوگا۔ اس فقیر کے خیال میں اس کا نام مقعد

❶ قولہ تعالیٰ وما ادراك ما علیون کتاب مرقوم۔۱۲ ❷ ترمذی وابن ماجہ۔۱۲

Marfat.com

صدق معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس آیۃ کریمہ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ○ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ○ ''جولوگ پرہیزگار ہیں وہ بہشت کے باغوں اور نہروں میں سچی (عزت کی) جگہ بادشاہ (دوجہان) قادر مطلق کے مقرب ہوں گے۔'' سے یہی مفہوم ہوتا ہے۔

جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ اور اس کا مکین:

ایک روایت میں آیا ہے کہ جنت کے درجے عدد میں اتنے ہیں جتنی کلام مجید کی آیتیں اور تمام درجوں سے برتر و بالا درجہ ہے کہ جس کا نام وسیلہ ❶ ہے اور یہ حضور رسول مقبول ﷺ کے لئے مخصوص ہے۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کا رہنے والا وزیر کا حکم رکھتا ہے کیونکہ اہل جنت میں سے کسی کو کوئی نعمت بغیر اس کے طفیل کے نہ پہنچے گی۔

جنت کے درجات وطبقات کی ترتیب:

جنت کے یہ طبقے اس طرح ایک دوسرے پر حائل نہیں ہیں جیسے مکانوں کی چھتیں بلکہ ان تمام کی چھت عرش الٰہی ہے اور یہ اس طریقہ پر ہیں جیسے باغ کے نیچے کا حصہ اوپر کا حصہ اور ان درجات کی وسعت پر سوائے رب العزت کے کوئی احاطہ نہیں کرسکتا اور نیچے کے درجہ والوں کو اوپر کے درجہ والے اس طرح نظر آئیں گے گویا آسمان کے کناروں پر ستارے ہیں۔ اس قدر معلوم رہے کہ جنت الماویٰ سب سے نیچے جنت العدن وسط میں اور جنت الفردوس ❷ سب سے اوپر ہے۔

ایک جنتی کی ملکیت:

اہل جنت میں سے ادنیٰ شخص کو دنیاوی آرزوؤں سے دس گناہ زیادہ مرحمت ہوگا۔ اور بعض روایتوں میں ہے کہ ادنیٰ اہل جنت کی ملک حشم وخدم اسباب لذت وغیرہ وغیرہ اسی سال کی مسافت کے برابر پھیلاؤ میں ہوں گے اور جنت کے بعض بڑے میوے ایسے ہوں گے کہ جس وقت اس کو جنتی توڑے گا تو اس میں سے نہایت خوبصورت پاکیزہ عورت مع لباس فاخرہ وزیور کے برآمد ہوگی اور اپنے مالک کے ہم نشین وخدمت گزار ہوگی۔

---

❶ صحیح بخاری ومسلم شریف۔۱۲ ❷ صحیح بخاری ومسلم۔

Marfat.com

اہل جنت کا ذاتی تشخص:

اہل جنت کے قد وقامت مانند حضرت آدم علیہ السلام ❶ کے ساٹھ ساٹھ ہاتھ ہوں گے اور دیگر اعضاء بھی انہیں قد وقامت کے مناسب ہوں گے۔ بلحاظ صورت نہایت حسین وجمیل ہوں گے۔ اور ہر ایک عین ❷ شباب کی حالت میں ہوگا۔ ذکر الٰہی اس طرح بے تکلف دل اور زبانوں ❸ پر جاری ہوگا جیسے کہ دنیا میں سانس اور جیسا کہ جنت کی نعمتوں سے بدن کو لذت حاصل ہوگی اسی طرح سے باطنی لذات یعنی انوار وتجلیات الٰہی بھی حاصل ہوتی رہیں گی۔ مثلاً جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام سبحان اللہ ہے جیسا کہ ذائقہ میں لذت دیتا ہے اسی طرح خدا کی تنزیہ وتسبیح کی لذات سے آگاہ کرتا ہے۔

جنت کی سب سے اعلیٰ نعمت ---- دیدار الٰہی:

جنت کی سب سے بہتر وافضل نعمت ❹ دیدار الٰہی ہے۔ دیدار الٰہی سے مشرف ہونے کی حیثیت سے لوگوں کی چار قسمیں ہوں گی ایک تو وہ جو سال بھر میں ایک مرتبہ دوسرے وہ جو ہر جمعہ ❺ کو تیسرے وہ جو دن میں دو دفعہ مشرف ہوں گے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ صبح وعصر کی نماز نہایت خضوع وخشوع سے پڑھنے سے اس دیدار میں بڑی مدد ملتی ہے۔ چوتھی جماعت اخص الخاص بمنزلہ غلمان وخدام ❻ ہر وقت بارگاہ الٰہی میں حاضر رہیں گے۔ طریقہ دیدار ❼ یہ ہوگا کہ سات طبقوں کے اوپر آٹھویں طبقہ میں ایک کشادہ ووسیع میدان زیر عرش موجود ہے۔ وہاں نور زمرد، یاقوت، موتی چاندی اور سونے وغیرہ کی کرسیاں حسب مراتب رکھی جائیں گی اور جن ❽ لوگوں کے لئے کرسیاں نہیں ہیں ان کو مشک وعنبر کے ٹیلوں پر بٹھائیں گے۔ اور ہر شخص اپنی جگہ نہایت خوش وخرم ہوگا۔ دوسروں کے مراتب کی افزونی کی وجہ سے اس کو کسی طرح کا خیال نہ ہوگا اور اسی اثناء میں ایک نہایت فرحت افزا ہوا چل کر ان پر ایسی ایسی پاکیزہ

---

❶ صحیح بخاری ومسلم۔۱۲ ❷ صحیح بخاری ومسلم۔۱۲ ❸ صحیح مسلم۔۱۲
❹ صحیح مسلم۔۱۲ ❺ صحیح مسلم۔۱۲ ❻ صحیح مسلم وترمذی وابن ماجہ۔
❼ مسند امام احمد وترمذی۔۱۲ ❽ یہ مضمون آخر تک ترمذی وابن ماجہ میں آیا ہے۔

Marfat.com

خوشبوئیں چھڑک دے گی جوانہوں نے نہ کبھی دنیا میں اور نہ بہشت میں دیکھی ہوں گی اس وقت خداوند کریم ان پر اس طور سے جلوہ افروز ہوگا کہ کوئی شخص ایک دوسرے کے درمیان حائل نہ ہوگا اور ہر شخص کو اس قدر قرب حاصل ہوگا کہ وہ اپنے دل کے رازوں کو اس طرح عرض کرے گا کہ دوسرے کو خبر نہ ہوگی اور خدائے قدوس کے خطاب سرأ و جہراً سنے گا اسی اثناء میں حکم ہوگا کہ شراب طہور اور نہایت لذیذ دیدار کے سوا تمام چیزوں کو بھول جائیں گے جب یہاں سے رخصت ہوں گے تو راستہ میں ایک بازار دیکھیں گے کہ جس میں ایسے ایسے تحفے وتحائف مہیا ہوں گے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے ہوں گے نہ کان نے سنے ہوں گے۔ جو شخص جس کا طالب ہوگا مرحمت کی جائے گی۔

جنت کے راگ رنگ:

جنت میں تین قسم کے راگ ہوں گے ایک تو یہ کہ جس وقت ہوا چلے گی تو درخت طوبیٰ کے ہر پتے وشاخ سے خوش الحان آوازیں ❶ سنائی دیں گی کہ جس سے سامعین محو ہو جایا کریں گے اور جنت میں کوئی گھر ایسا نہ ہوگا کہ جس میں درخت طوبیٰ کی شاخ نہ ہو دوم یہ کہ جس طرح شادی بیاہ وغیرہ میں ترتیب اجتماع وسماع کرتے ہیں اسی طرح جنت میں حوریں اپنی خوش الحانیوں سے ہر روز اپنے شوہروں کو محظوظ کریں گی۔ تیسرے یہ کہ دیدار الٰہی کے وقت بعض مطرب خوش الحان بندوں کو جیسے حضرت اسرافیل وحضرت داؤد علیہما السلام کو حکم ہوگا کہ خدا کی پاکی بیان کرو۔ اس وقت ایک ایسا عجیب لطف حاصل ہوگا کہ تمام سامعین پر وجد طاری ہو جائے گا۔

جنتیوں کے خادم:

خدام اہل بہشت تین قسم کے ہوں گے ایک ملائکہ جو خدائے قدوس اور ان کے مابین بطور قاصد ہوں گے۔ دوم غلمان ❷ جو حوروں کی طرح ایک جدا مخلوق ہیں وہ ہمیشہ ایک عمر کے رہیں گے اور مثل بکھرے ہوئے موتیوں کے چاروں طرف خدمت کرتے پھریں گے۔ تیسرے اولاد مشرکین جو قبل از بلوغ انتقال کر چکی ہوگی بطور خدام رہیں گے۔ بعض لوگ بوجہ اس کے کہ ان کی نیکیاں وبدیاں برابر ہوں گی نہ تو جنت کے مستحق ہوں گے نہ دوزخ کے بلکہ پل صراط سے اترتے

---

❶ ترمذی۔۱۲ ❷ قولہ تعالیٰ ویطوف علیھم غلمان لھم کانھم لؤلؤ مکنون۔ ۱۲

Marfat.com

ہی جہنم کے کنارے پر روک دیئے جائیں گے نیز وہ لوگ جن تک دعوت پیغمبران نہ پہنچی ہوگی اور انہوں نے نہ تو نیک اعمال کئے ہوں گے نہ کوئی بدی وشرک کیا ہو بلکہ چوپایوں کی طرح سے کھانے پینے اور جماع وغیرہ میں عمر بسر کرتے رہے ہوں اور وہ لوگ بھی جو فساد عقل وجنون کی وجہ سے حق اور باطل میں امتیاز کرنے سے قاصر رہے ہوں اس مقام میں جس کا نام اعراف ❶ ہے تا اختتام روز حشر کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے رہیں گے اور دخول جنت کی توقع رکھتے ہوں گے پھر ایک عرصہ کے بعد محض فضل الٰہی سے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور بمنزلہ خدام رہیں گے۔

مومن وکافر جنوں کا کیا ہوگا:

جنوں میں جو کافر ہوں گے وہ دوزخ میں رہیں گے اور جو صالحین ہوں گے وہ دائمی راحت میں رہیں گے کیونکہ جن وانس دونوں مکلّف بالشرع ہیں جیسا کہ سورۂ رحمٰن ❷ میں بار بار ذکر آیا ہے۔

پرندوں اور چوپایوں کا کیا ہوگا؟

اور پرندوں اور چوپایوں کا بھی حشر ہوگا اسی طرح پر کہ مظلوم ظالم سے بدلہ لے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: وما من دآبة فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیه الا امم امثالکم ما فرطنا فی الکتاب من شیء ثم الی ربهم یحشرون۔ جب ایک دوسرے سے بدلہ لے چکیں گے تو ان کو خاک کر دیا جائے گا۔

وہ چیزیں جو فنا نہ ہوں گی:

مگر حسب ذیل چند اشیاء کو فنا نہ ہوگی مثلاً جانوروں میں سے حضرت اسماعیلؑ کا دنبہ۔

---

❶ وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیمهم۔۱۲

❷ اس سورۂ میں اول سے آخر تک اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو تثنیہ کے صیغے سے مخاطب فرمایا ہے فبای آلاء ربکما تکذبان سنفرغ لکم ایها الثقلان فبای آلاء ربکما تکذبان یا معشر الجن والانس الایة۔۱۲

Marfat.com

حضرت صالح کی اونٹنی، اصحاب کہف کا کتا، نباتات میں سے اسطوانہ حنانہ (یعنی وہ ستون جو منبر بننے سے پہلے حضور اکرم ﷺ مسجد نبوی میں اس کے سہارے سے وعظ فرمایا کرتے تھے) مکانات میں سے خانہ کعبہ، کوہ طور، صخرہ بیت المقدس اور وہ جگہ جو حضور انور ﷺ کے روضہ مقدس اور مابین منبر واقع ہے۔ ان کو مناسب صورتوں کے سامنے جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔

حاصل کلام:

حاصل کلام اہل دوزخ ہمیشہ دوزخ میں اہل جنت ابدالآباد تک جنت میں رہیں گے۔ اور بیشمار نعمتوں سے کہ ولا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر مالا مال رہیں گے۔ خداوند کریم ہم تمام مسلمانوں کا خاتمہ بالایمان کرے اور ہول قبر وحشر سے نجات دے کر جنت میں پہنچائے اور اپنی خوشنودی اور رضامندی میں رکھے بحق محمد ﷺ وعلی آلہ واصحابہ الطاہرین۔

الراجی الی راحمة ربه الصمد نور محمدٌ وفقه الله التزو دلغد

تمت بالخیر

Marfat.com

قیامت سے پہلے کیا ہوگا؟

حدیث کی روشنی میں

مولانا محمد ولی رازی مدظلہ

Marfat.com

علامات قیامت کے بیان کا اہتمام

آنحضرت ﷺ کے بعد چونکہ کسی نئے نبی کو نہیں آنا تھا۔ اس لئے آپ ﷺ نے قیامت کی علامتوں کا ذکر بہت اہتمام اور تفصیل کے ساتھ فرمایا ہے تاکہ لوگ آخرت کی فکر میں لگ جائیں اور اپنے اور اپنے اہل وعیال کی اصلاح کر کے آنے والے فتنوں سے ہوشیار رہیں۔ آپ ﷺ نے ان علامات کو امت تک پہنچانے کا کتنا اہتمام فرمایا اس کا اندازہ صحیح مسلم کی اس حدیث سے کیا جاسکتا ہے جو حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

''حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھ کر ہمارے سامنے خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا۔ پس آپ نے اتر کر نماز پڑھی۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ دیتے رہے۔ یہاں تک کہ عصر کا وقت ہوگیا۔ پھر آپ نے اتر کر نماز پڑھی اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ جاری رکھا۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا۔ پس آپ نے ہمیں (اس خطبہ میں) ان (اہم) واقعات کی خبر دی جو ہو چکے اور جو آئندہ ہونے والے ہیں۔ پس ہم میں سے جن کا حافظہ زیادہ قوی تھا وہی ان (واقعات) کو زیادہ جاننے والا ہے۔''

Marfat.com

علامات قیامت کے علم کی اہمیت

اسی طرح محدثین نے اس موضوع پر مستقل تصانیف چھوڑی ہیں۔اس کے علاوہ چونکہ اس موضوع کا تعلق ایمانیات اور عقائد سے ہے اور مادیت کے بخار میں مبتلا آج کا مسلمان اسلام کے بہت سے عقائد سے ناواقف ہے اس لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے دین کے عقائد سے واقف ہوتا کہ وہ بے خبری میں لادینی قوتوں کے مکروفریب میں نہ آئے۔

صحابہ کرام کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے علم وہدایت کی نہریں بنا کر پیدا فرمایا تھا جو سرچشمہ نبوت سے سیراب ہو کر آنے والی نسلوں کے لئے روشنی کے مینار ثابت ہوئے۔ان میں سے ہر صحابی کا اپنا اپنا رنگ تھا۔وہ اپنے اپنے ذوق ایمان کے مطابق اللہ کے رسول سے سوال کرتے اور اس علم کو دوسروں تک پہنچاتے تھے۔ان میں سے حضرت حذیفہؓ ان صحابہ میں سے تھے جن کو مستقبل میں پیش آنے والے واقعات جاننے کا خصوصی ذوق تھا اور وہ آنحضرت ﷺ سے آنے والے فتنوں اور علامات قیامت کے بارے میں اکثر سوال کرتے تھے۔یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرام آئندہ آنے والے واقعات کے بارے میں ان سے پوچھا کرتے تھے۔چنانچہ وہ خود بیان فرماتے ہیں کہ۔

''لوگ (صحابہ) رسول اللہ ﷺ سے نیکی کا سوال کرتے رہتے تھے (یعنی اعمال صالحہ کی بابت سوال کرتے تھے) اور میں آپ ﷺ سے برائیوں اور فتنوں کے بارے میں پوچھا کرتا تھا۔اس خیال سے کہ کہیں میں کسی فتنے میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔''

(مشکوٰۃ کتاب الفتن حدیث نمبر ۵۱۴۷)

حضرت عمرؓ بھی ان سے آئندہ ہونے والے واقعات پوچھا کرتے تھے۔

فتنوں کا ظہور:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں کے دلوں پر اس طرح فتنے ڈالے جائیں گے جیسے کہ چٹائی کے تنکے ہوتے ہیں۔(جس

Marfat.com

طرح چٹائی جن تنکوں سے بُنی جاتی ہے وہ آپس میں برابر برابر ہوتے ہیں اور تعداد میں بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ یعنی یہ فتنے یکے بعد دیگرے بڑی تعداد میں آئیں گے) پس جو دل ان فتنوں کو قبول کر لے گا۔ اس کے اندر ایک سیاہ نشان ڈال دیا جائے گا اور جو دل ان فتنوں سے متاثر نہ ہوگا اس پر ایک سفید نشان ڈال دیا جائے گا۔ غرض دو قسم کے دل ہوں گے ایک سفید مثل سنگ مر مر کے اس کو فتنے نقصان نہیں پہنچائیں گے اس وقت تک جب تک آسمان وزمین قائم ہیں۔ دوسرا دل سیاہ راکھ کی مانند جیسے الٹا برتن جس میں کچھ باقی نہ رہے۔ یہ دل نہ نیکی کو جانتا ہوگا اور نہ برے کاموں کو برا جانے گا۔ مگر صرف اسی چیز کو سمجھے گا جو انسانی خواہشات میں سے اس کے دل میں پیوست ہوگئی ہے۔ (حدیث ۵۱۴۵ مشکوٰۃ جلد سوم بحوالہ صحیح مسلم)

اس حدیث میں دی گئی تینوں پیشگوئیاں حرف بہ حرف پوری ہوتی ہوئی ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

(۱) فتنوں کا پے در پے کثرت سے ظاہر ہونا۔ یہ فتنے ہماری سوچ میں ہمارے عقائد میں، ہمارے اعمال وعبادات میں، ہماری معاشی اور معاشرتی ترجیحات میں صاف نظر آ رہے ہیں ہر آنے والا دن ایک نئے فتنے کی خبر لاتا ہے۔

(۲) فتنوں کو قبول کرنے والے دل سیاہ ہو جائیں گے اور نیکی کو نیکی نہیں سمجھیں گے اور برائی کو برائی نہیں جانیں گے۔ چنانچہ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ تمام اعمال جن کی وجہ سے پچھلی قوموں پر عذاب نازل ہوا۔ ان برائیوں کو آج کا انسان نہ صرف یہ کہ برا نہیں سمجھتا بلکہ ان کو اپنا حق منوانے پر مصر ہے۔ ہم جنس پرستی، زنا کاری، شیطان کی پوجا، ناپ تول میں کمی، یہ تو وہ برائیاں ہیں جو مغرب میں پروان چڑھیں اور دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ خود مسلمانوں میں ہر شخص اپنی اپنی سوچ کو اپنا دین بنا کر اس کے دھوکے میں مبتلا ہے کہ وہی اس کی نجات کا ذریعہ ہے۔ دلوں کا یہ فتنہ اتنا عام ہے کہ اس کے نظر آنے والے نتائج کی فہرست بہت طویل ہوگی۔ سود کو حلال سمجھ کر اس پر معیشت کی بنیاد رکھ کر آج کی دنیا جس عذاب میں مبتلا ہے وہ سب پر ظاہر ہے۔

(۳) ایک جماعت کا ہمیشہ قائم رہنا جو ان فتنوں کو قبول کرنے سے انکار کر دے گی اور جس کے دل سنگ مرمر کی طرح سفید ہوں گے اور زمین وآسمان جب تک قائم ہیں اس پر کوئی

Marfat.com

فتنہ اثر انداز نہیں ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن وسنت کا صحیح علم عطا فرمایا اور اس پر عمل کی توفیق دی اور ان کے علاوہ عوام جن کو اللہ تعالیٰ نے آخرت کی فکر نصیب فرمائی۔ وہ دنیا کے طعن وملامت کی پرواہ کئے بغیر اس دھن میں لگے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے رب کی خوشنودی کس طرح حاصل کریں اور مبلغین جو لوگوں کو دین حق کی تبلیغ کا فریضہ انجام دینے کے لئے اپنے گھر بار اور بیوی بچوں کو چھوڑ کر دور دراز کا سفر کرتے ہیں۔ انشاء اللہ اہل حق کی یہ جماعت بھی قیامت تک قائم رہے گی۔

قیامت سے پہلے فتنوں کے بارے میں ایک اور حدیث جو بخاری اور مسلم میں روایت کی گئی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔

''حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے ایک بلند مکان پر چڑھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا ''کیا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھ رہا ہوں؟'' صحابہ نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر اس طرح برس رہے ہیں جس طرح بارش برستی ہے۔''

(حدیث نمبر ۵۱۵۲ مشکوٰۃ جلد سوم)

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے ''تمہارے گھروں پر'' کے الفاظ کے ساتھ فتنوں کی بارش کا ذکر فرمایا ہے۔ ہمارے گھروں پر فتنوں کی یہ بارش اس دور کا ایسا فتنہ ہے جس کے ہولناک اور تباہ کن اثرات کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی اس سے بچنے کی فکر تو کیا کرتے ان کے فروغ میں اپنا پیسہ اور اپنے وقت کا سرمایہ لگا کر اپنی دنیا اور آخرت کا داؤ پر لگا رہے ہیں۔ یہ فتنہ ٹی وی، وی سی آر، ڈش اور کیبل کے ذریعے ہمارے گھروں میں گھسا ہے اور ہماری بے غیرتی کا یہ حال ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کے بدترین دشمنوں کی نشریات کے ذریعے غیر محسوس طور پر اپنی نسلوں کو ان کے شیطانی عقائد وافکار اور ان کی کافرانہ ثقافت کے جال میں پھنسا رہے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ ہمارے بدترین دشمن بھارت نے اس نئی نسل کے لئے اپنے ٹی وی کے چینلوں پر ایسے ڈراموں کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے جس میں وہ غیر محسوس طور پر بت پرستانہ عقائد ونظریات کو دکھاتے ہیں۔

Marfat.com

دکھے دل سے عرض کرتا ہوں کہ ان ڈراموں کو جس پابندی اور اہتمام کے ساتھ ہمارے گھروں میں دیکھا جاتا ہے۔ اس کے مہلک اثرات سے ان کو دیکھنے والوں کے ذہن میں غیر محسوس تبدیلی آتی ہے ان ڈراموں کو دور جدید کے نفسیاتی طریقوں پر تیار کیا جاتا ہے۔ جن کو دیکھنے والا ایک خاص نفسیاتی اثر کے تحت اگلی قسطوں کو دیکھنے کے لئے بے چین ہوتا ہے۔ اور یہ ڈرامے سینکڑوں قسطوں پر محیط ہوتے ہیں۔ ہمارے بچوں کے کچے ذہن جب ان ڈراموں کو دیکھتے ہیں تو ان کے دلوں میں بت پرستی کے عقائد واوہام سے آہستہ آہستہ انس پیدا ہو جاتا ہے۔ (معاذ اللہ) دوسری طرف اس سے گھر کا پرسکون ماحول بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ میرے پاس کئی جھگڑے ایسے آئے جو شوہر اور بیوی کے درمیان ان ڈراموں کی وجہ سے علیحدگی کی حد تک جا پہنچے۔ شوہر دن بھر اپنی معاشی مصروفیات سے تھک کر گھر میں آتا ہے تو دیکھتا ہے کہ بیوی اور بچے ڈرامہ دیکھنے میں منہمک ہیں۔ وہ اگر کھانا مانگتا ہے یا کوئی ضروری بات کرتا ہے تو بیوی بچوں کو اس کی مداخلت بھی بری لگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مصیبت سے نجات دے اور ان فتنوں سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے اور ہمارے اہل سیاست وحکومت کو ثقافتی حملے کا شعور عطا فرمائے۔ آمین

قیامت کی سولہ علامتیں اور چار آفات:

ترمذی کی ایک حدیث جو حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے اس میں قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی علامتوں کا ذکر کچھ تفصیل کے ساتھ آیا ہے۔ ان علامتوں کو دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ہمارے اس دور کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اس دور کی خصوصیات کا ذکر فرما رہے ہیں۔

''حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب مال غنیمت کو دولت قرار دے دیا جائے گا (یعنی مال غنیمت کو اہل اقتدار خود لے لیں گے اور غریبوں کو اس میں سے حصہ نہ دیں گے) اور جب امانت کو غنیمت سمجھ لیا جائے گا۔ جب زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائے گا۔ جب علم کو دین کے لئے نہیں سیکھا جائے گا (یعنی

Marfat.com

دنیا کے لئے علم سیکھا جائے گا) جب مرد عورت کی اطاعت کرے گا اور جب وہ ماں کی نافرمانی کرے گا اور اس کو رنج دے گا اور جب آدمی دوست کو قریب کرے گا اور باپ کو دور کرے گا جب مسجد میں زور زور سے باتیں کی جائیں گی جب قوم کا فساق آدمی قوم کی سرداری کرے گا اور جب قوم کے معاملات کا سربراہ قوم کا رذیل ترین شخص ہوگا اور جب آدمی کی تعظیم اس کی برائیوں سے بچنے کے لئے کی جائے گی اور جب گانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی اور موسیقی کے آلات ظاہر ہوں گے اور جب شرابیں پی جائیں گی اور جب اس امت کے لوگ پچھلے لوگوں کو برا کہیں گے اور لعنت کریں گے۔ اس وقت تم ان چیزوں کا انتظار کرنا۔ تیز و تند سرخ آندھی' زلزلہ' زمین میں دھنس جانا' صورتوں کا مسخ اور تبدیل ہو جانا اور پتھر برسنا اور ان پے در پے نشانیوں کا (جو قیامت سے پہلے واقع ہوں گی) گویا وہ موتیوں کی ایک ٹوٹی ہوئی لڑی ہے جس سے پے در پے موتی گر رہے ہیں۔'' (بحوالہ ترمذی' مشکوٰۃ جلد سوم حدیث نمبر ۵۲۱۴)

اس حدیث میں کل ۱۶ علامتوں کی خبر دی گئی ہے۔ یہ سولہ علامتیں سب کی سب پوری ہو چکی ہیں اور ہم اس وقت ان علامتوں کو سو فیصد پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔

یہ وہ برائیاں ہیں جن میں آج پوری دنیا مبتلا ہے لیکن ان علامتوں میں بعض اعمال صرف مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں۔ مثلاً زکوٰۃ کو تاوان سمجھنا' دین کے بجائے دنیا کے لئے علم حاصل کرنا' مسجدوں میں شور مچانا' اس امت کے لوگوں کا اپنے اسلاف کو برا بھلا کہنا وغیرہ۔ آج ان میں سے ہر علامت ہماری زندگی میں دیکھی جا سکتی ہے اور بعض برائیوں کو تو ہم دین سمجھ کر ان میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے چار قسم کی آفات کا ذکر فرمایا کہ جب یہ حالات دنیا میں پیدا ہو جائیں تو سرخ آندھی' زلزلہ' زمین میں دھنسائے جانے اور صورتوں کے مسخ ہونے کے واقعات رونما ہوں گے۔ دوسری احادیث میں زلزلوں کی کثرت اور نئی نئی بیماریوں کی خبریں بھی دی گئی ہیں۔ کمیونزم کے عروج کے وقت بعض لوگوں نے اسے ''سرخ آندھی'' کی علامت قرار

Marfat.com

دیا تھا۔ لیکن یہ صرف مجازی معنی میں ہوسکتا ہے جبکہ اس حدیث میں تمام واقعات اپنے حقیقی معنی کے لحاظ سے پورے ہوئے ہیں۔ اس لئے صرف سرخ آندھی کو ان سے مستثنیٰ قرار دینا بلا کسی دلیل کے ہوگا۔

ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ حتیٰ الامکان اس بات کی شعوری کوشش کرے کہ وہ اپنی ذات کو قیامت کی ان علامتوں میں سے کسی بھی علامت کے ظہور کا ذریعہ نہ بننے دے۔ اللہ تعالیٰ ان فتنوں سے ہماری اور تمام مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین

خروج دجال سے پہلے کے کچھ واقعات:

ایک حدیث مشکوٰۃ میں صحیح مسلم کے حوالے سے بیان کی گئی ہے اور اس میں خروج دجال سے پہلے کے کچھ واقعات تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں اس کا ترجمہ یہ ہے۔

''حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے رومی (عیسائی) مقام اعماق یا دالق میں آئیں گے اور ان کے مقابلے پر مدینہ کا ایک لشکر جائے گا جس میں اس وقت کے بہترین لوگ ہوں گے۔ جب وہ لڑنے کے لئے صف باندھیں گے تو رومی ان سے کہیں گے کہ ہم ان لوگوں سے لڑنے آئیں ہیں جو ہمارے لوگوں کو قید کر کے لے آئے ہیں۔ ان کو ہمارے مقابلے پر بھیج دو۔ مسلمان ان سے جواب میں کہیں گے کہ خدا کی قسم ہم ایسا نہیں کریں گے۔ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو تمہارے حوالے نہ کریں گے۔ پھر مسلمان رومیوں سے لڑیں گے اور ان میں سے ایک تہائی مسلمان رومیوں کے سامنے سے بھاگ جائیں گے۔ اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں کرے گا اور ایک تہائی مسلمان شہید ہوں گے۔ وہ اللہ کے نزدیک بہترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی مسلمان رومیوں پر فتح حاصل کریں گے۔ جن کو اللہ تعالیٰ کبھی فتنے میں نہ ڈالے گا۔ پھر مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کریں گے اور اس کے بعد جب وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درخت پر لٹکا دیا ہوگا شیطان ان کے درمیان یہ اعلان کرے گا کہ

Marfat.com

تمہاری عدم موجودگی میں مسیح دجال تمہارے گھروں میں پہنچ گیا یہ سن کر مسلمان (قسطنطنیہ سے) نکل کھڑے ہوں گے اور یہ خبر جھوٹی ہوگی۔ پھر جب وہ (مسلمان) شام میں پہنچیں گے تو دجال خروج کرے گا۔ مسلمان اس سے لڑنے کے لئے تیار ہوں اور اپنی صفوں کو درست کرتے ہوں گے کہ نماز کا وقت آجائے گا اور عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے اور ان کی امامت کریں گے۔ پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا دشمن (دجال) دیکھے گا تو اس طرح گھلنے لگے جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کو تھوڑی دیر اور چھوڑ دیں تو وہ سارا گھل جائے اور خود مر جائے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے قتل کرائیں گے پھر وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) لوگوں کو اپنے نیزے کا خون دکھائیں گے۔" (مشکوٰۃ جلد سوم ص ۲۰ حدیث نمبر ۵۱۸۵)

اس حدیث کے سلسلے میں کئی باتیں قابل وضاحت ہیں قسطنطنیہ ترکی کے دارالخلافہ استنبول کا نام ہے۔ یہ شہر رومی بادشاہ قسطنطین کے نام پر تھا جو عیسائی ہوگیا تھا اور اس نے سرکاری مذہب عیسائیت کو قرار دیا تھا۔ حدیث کے شروع میں دو مقامات اعماق اور دابق کا ذکر ہے۔ علامات قیامت اور نزول مسیح کے حاشیے میں وضاحت کی گئی ہے کہ حدیث کے راوی کو شک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دابق فرمایا تھا یا اعماق۔ اعماق عمق کی جمع ہے جو حلب اور انطاکیہ کے درمیان واقع ہے۔ آگے چل کر اس حدیث میں مدینہ سے ایک لشکر بھیجے جانے کا ذکر ہے۔ عربی میں مدینہ کے معنی شہر کے ہوتے ہیں۔ اس لئے یہاں قریبی شہر حلب بھی مراد ہوسکتا ہے اور مدینہ منورہ بھی (علامات قیامت از مفتی محمد رفیع عثمانی)

مسلمانوں کے لشکر کا ایک حصہ بھاگ کھڑا ہوگا اور ایک حصہ شہید ہو جائے گا اور باقی ایک حصے کے ہاتھوں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی۔ اس کے بعد مال غنیمت کی تقسیم کے وقت مسلمانوں کا اپنی تلواروں کو زیتون کے درخت پر لٹکانے کا ذکر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ جنگ تلواروں سے لڑی جائے گی۔ آج کل تلواروں سے جنگ کا کوئی تصور نہیں ہے۔ بلکہ اب تلواریں نہ ڈیکوریشن بنتی ہیں اور نہ استعمال ہوتی ہیں بلکہ ڈیکوریشن کے طور پر دیواروں اور

Marfat.com

شیلفوں پر سجانے کا طریقہ بھی اب پرانا ہوگیا ہے۔ اس لئے قیاس یہ کہتا ہے کہ یا آنحضرت ﷺ نے تلوار کے الفاظ ہتھیار کے معنی میں استعمال کئے ہوں اس لئے جو بھی ہتھیار اس زمانے میں پائے جائیں گے وہ مراد ہوں گے۔ یا پھر اس واقعے سے پہلے کسی جنگ عظیم کے نتیجے میں یا کسی حادثے کی وجہ سے جدید ہتھیار فنا ہو جائیں گے اور پھر تلواروں سے جنگ کرنے کا زمانہ لوٹ آئے گا۔ حقیقت کا علم اللہ کے سوا کس کو ہوسکتا ہے؟ اس کے بعد اس حدیث میں دجال کے خروج اور اس کے مقابلے میں مسلمانوں کے صف آرا ہونے کے وقت نماز کا وقت آجانے کا ذکر ہے۔ دوسری صحیح حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فجر کی نماز کا وقت ہوگا۔ دوسری احادیث میں جو تفصیلات آئی ہیں ان کے مطابق امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہوگا (مشکوٰۃ نسائی) اس وقت مسلمانوں کے امیر امام مہدی علیہ السلام ہوں گے اور وہ فجر کی نماز کی امامت کے لئے آگے بڑھ چکے ہوں گے اور نماز کی اقامت کہی جا چکی ہوگی (صحیح مسلم، ابن ماجہ) اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی مشرقی سمت میں سفید مینارے کے پاس دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے اتریں گے اور امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کے لئے بلائیں گے مگر وہ انکار کریں گے اور جب وہ پیچھے ہٹنے لگیں گے تو آپ (ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر) فرمائیں گے کہ تم ہی نماز پڑھاؤ کیونکہ اقامت تمہارے لئے ہو چکی ہے۔ (ابن ماجہ) چنانچہ اس وقت کی نماز امام مہدی ہی پڑھائیں گے۔ (بخاری) لیکن بعد کی نمازوں کے امام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

یہاں یہ اشکال ذہن میں آتا ہے کہ مذکورہ بالا صحیح مسلم کی حدیث میں یہ ہے کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور ان کی امامت کریں گے اور صحیح بخاری کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کی نماز امام مہدی ہی پڑھائیں گے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہوسکتا ہے کہ امام مہدی کی یہ امامت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے حکم سے ہوگی۔ جیسا کہ دوسری احادیث سے واضح ہے اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے حکم کی تعمیل ہوگی۔ دوسری صحیح احادیث میں یہ وضاحت ہے کہ اس کے بعد کی نمازوں کی امامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی فرمائیں گے اور یہاں یہی امامت مقصود ہے۔ واللہ اعلم، اشکال کا یہ جواب جو امامت سے متعلق ہے علامات

Marfat.com

قیامت اور نزول مسیح از مفتی محمد رفیع عثمانی کے حاشیے سے ماخوذ ہے۔

عراق سے متعلق دو حدیثیں:

عراق کی جنگ ختم ہو چکی لیکن عراق سے متعلق دو حدیثیں قارئین کی خدمت میں عرض کرتا ہوں جن کا تعلق عراق کے شہر بصرہ سے ہے۔ دونوں حدیثیں مشکوٰۃ شریف میں ابو داؤد کے حوالے سے ہیں۔ پہلی حدیث کا نمبر ۵۱۹۶ ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے:

''حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میری امت کے کچھ لوگ ایک پست زمین میں پہنچیں گے جس کا نام بصرہ رکھیں گے۔ وہ دجلہ نہر کے قریب واقع ہوگا۔ اس نہر پر پل ہوگا۔ شہر کے باشندوں کی بڑی تعداد ہوگی اور یہ شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا۔ جب آخری زمانہ ہوگا تو قنطورا کی اولاد ان شہر والوں سے لڑنے کے لئے آئے گی۔ ان کے منہ چوڑے چکلے ہوں گے اور چھوٹی چھوٹی آنکھیں، یہ لوگ نہر کے کنارے ٹھہریں گے۔ (ان کو دیکھ کر) شہر کے لوگ تین فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک جماعت بیلوں کی دموں میں پناہ حاصل کرے گی۔ (یعنی کھیتی باڑی میں مشغول ہو جائے گی تاکہ جنگ نہ کرنی پڑے) اور یہ جماعت ہلاک ہو جائے گی اور ایک جماعت قنطورا کی اولاد سے امن طلب کرے گی اور یہ بھی ہلاک ہو جائیں گے اور ایک جماعت اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر دشمن سے لڑے گی اور وہ لوگ شہید ہو جائیں گے۔''

اس حدیث میں جو خبریں دی گئی ہیں ان میں سے بصرہ شہر کا نام رکھنے کی خبر پوری ہو چکی اس کے محل وقوع یعنی دجلہ کے قریب اور اس پر پل ہونا بھی واقع ہے۔ قنطورا کی اولاد سے کیا مراد ہے۔ یہ اس وقت واضح نہیں ہے۔ ان حملہ آور لوگوں کا حلیہ چوڑے چکلے چہرے اور چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔ منگول قبائل کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے اور ترکمانستان کے لوگ بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ یہ حدیث یہ خبر دے رہی ہے کہ مسلمانوں کے تین حصے ہوں گے۔ ان میں سے دو ہلاک اور ایک شہید ہوگا۔ یعنی مسلمانوں کا پورا لشکر ختم ہو جائے گا۔

Marfat.com

ابوداؤد کی روایت سے مشکوٰۃ میں دوسری حدیث نمبر ۵۱۹۷ کا ترجمہ یہ ہے:

''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اے انس لوگ شہروں کو آباد کریں گے ان میں سے ایک شہر ہوگا جس کو بصرہ کہا جائے گا۔ اگر تو اس شہر سے گزرے یا شہر میں داخل ہو تو ان مقامات سے بچنا جہاں کی زمین سور ہے اور نہ مقام کلاء میں جانا اور اس کی کھجوروں سے بچنا اور اس کے بازار سے اپنے آپ کو دور رکھنا' شہر کے کناروں میں پڑے رہنا یا نواحی قیام کرنا کیونکہ ان مقامات میں خسف (زمین میں دھنسایا جانا) قذف (پتھر برسنا) اور جف (سخت زلزلے آنا) واقع ہوگا اور ایک قوم ہوگی جو شام کو اچھی بھلی ہوگی اور صبح کو وہ بندر اور سور بن جائیں گے۔''

(مشکوٰۃ جلد سوم صفحہ ۲۴)

بصرہ کے ایک گاؤں ابلہ نامی میں واقع مسجد عشاء کی یہ فضیلت حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے انہوں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ مسجد عشاء سے قیامت کے دن شہدا کو اٹھائے گا اور بدر کے شہدا کے ساتھ ان شہداء کے سوا کوئی نہیں ہوگا۔ ممکن ہے کہ یہ وہی شہدا ہوں جو بصرہ کے مسلمانوں میں سے تیسرے حصے میں ہوں گے اور جہاد میں شہید ہوں گے۔ (ابوداؤد) حضرت ابوہریرہؓ نے بصرہ کے کچھ لوگوں سے یہ فرمائش بھی کی تھی کہ ان میں سے کوئی شخص دو رکعات یا چار رکعات نماز پڑھے اور یہ کہے کہ اس نماز کا ثواب ابوہریرہؓ کو ملے۔

حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث نفلی عبادات کے ذریعے ایصال ثواب کے درست ہونے کی بھی دلیل بنتی ہے۔ واللہ اعلم

علم اٹھا لیا جائے گا:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے زمانے باہم قریب ہوں گے اور علم اٹھا جائے گا اور فتنوں کا ظہور ہوگا اور بخل ڈالا جائے گا (یعنی لوگوں کے دلوں پر) اور ہرج کی کثرت ہوگی۔ صحابہؓ نے پوچھا ہرج کیا چیز ہے فرمایا ''قتل'' (مشکوٰۃ جلد سوم از بخاری و مسلم)

Marfat.com

بائبل کی گواہی:

بائبل کے عہد قدیم کی کتاب دانیال کے بارہویں باب کی آیات تین اور چار کا ترجمہ کنگ جیمز ورژن کے مطابق یہ ہے:

''دانشمند راہنما آسمان کی تمام روشنی کے ساتھ منور ہوں گے اور جنہوں نے بہت سے لوگوں کو حق کا راستہ دکھایا ہوگا وہ آسمان کے ستاروں کی مانند چمکیں گے۔ اس نے (یعنی فرشتے نے) مجھ سے کہا اے دانیال اب تم اپنی باتیں بند کر دو کتاب کو بند کر کے قیامت تک کے لیے سر بمہر کر دو بہت سے لوگ ادھر سے ادھر دوڑیں گے اور علم کی کثرت ہوگی۔'' (کتاب دانیال' ۴' ۱۲:۳)

یہاں قارئین کی دلچسپی اور معلومات کے لئے عرض کرتا ہوں کہ بائبل کے گڈ نیوز ورژن میں ''علم کی کثرت ہوگی'' کے الفاظ کی جگہ یہ عبارت بدل دی گئی ہے۔ ''اس دوران بہت سے لوگ یہ جاننے کے لئے کہ کیا واقعات ہو رہے ہیں اپنی کوششوں کو ضائع کریں گے۔''

(گڈ نیوز بائبل' کتاب دانیال باب ۱۲ ص ۸۶۸' برٹش ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۸۲)

حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں خبر دی گئی ہے کہ ''علم اٹھا لیا جائے گا اور بائبل کی روایت میں پیش گوئی ہے کہ ''علم کی کثرت ہوگی'' بظاہر دونوں روایتوں میں تعارض نظر آتا ہے۔ لیکن احقر کے عاجزانہ خیال کے مطابق یہ تعارض نہیں ہے۔ کیونکہ آج ہم جس دور میں جی رہے ہیں اس کو ''علمی دھماکوں کا دور'' یا علمی سیلاب کے دور کے نام دیئے گئے ہیں۔ بلاشبہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کمپیوٹر کی ایجاد کے بعد (علم کا نہیں) معلومات کا جو سیلاب آیا ہے وہ اتنا تند و تیز ہے کہ آج کا انسان اس کے آگے کتنا بے بس ہے اس کا اندازہ ان چند اعداد و شمار سے کیجئے۔

حال ہی میں ایک سیمینار لندن میں ہوا تھا۔ جس میں مختلف علمی شعبوں کے ماہرین نے اپنے مقالے پڑھے تھے۔ اس کا عنوان تھا۔ Information Overloas ''معلومات کا حد سے زیادہ بوجھ'' اس سروے کے مطابق دنیا میں اب تک جتنے سائنس دان کسی بھی زمانے میں

Marfat.com

پیدا ہوئے ان کی مجموعی تعداد سے زیادہ سائنس دان آج زندہ ہیں اور وہ سائنسی معلومات میں دو ہزار صفحات فی منٹ کے حساب سے اضافہ کر رہے ہیں آج کل تقریباً ۳۰ کروڑ صفحات کے برابر تحریری مواد روزانہ انٹرنیٹ پر جاری کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر Dr. Malcolm Todh جو امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہ چکے ہیں کہتے ہیں کہ ہر دس سال بعد طبی دنیا کی تمام معلومات کا تقریباً نصف حصہ از کار رفتہ Out Dated ہو جاتا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں جب امریکی خلائی جہاز اپولو ۱۳ (Appoio 13) خلا میں گم ہو گیا تھا۔ اس وقت امریکی خلائی ادارے ناسا Nasa کو اسے تلاش کرنے کا طریقہ معلوم کرنے میں 90 منٹ لگے تھے۔ اگر کوئی سائنس دان قلم اور کاغذ لے کر ان معلومات اور حساب کتاب کو اپنے ہاتھ سے انجام دیتا تو ایک حساب کے مطابق اس کو دس لاکھ سال اس کام کے لئے درکار ہوتے۔ برٹش ٹیلی کام لیبارٹریز کے پروفیسر پیٹر کوچرین Prof Peter Cochrane کا کہنا ہے کہ آج کل کی ایک عام کار چاند پر سب سے پہلے قدم رکھنے والے خلا باز سے زیادہ ذہین ہے اور کلائی پر بندھی ہوئی بعض گھڑیاں ۱۹۷۰ء کے سب سے زیادہ طاقتور کمپیوٹر سے زیادہ کارکردگی کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

قارئین! یہ ایک بہت مختصر سا خاکہ ہے جو علم کے دھماکوں کے اس دور کی ایک دھندلی سی تصویر پیش کرتا ہے۔ آنکھوں دیکھے اس مشاہدے کے مقابل حدیث کے یہ الفاظ کہ ''علم اٹھا لیا جائے گا'' بظاہر بعید از قیاس معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ کی اس پیش گوئی کا آغاز بھی اپنے حقیقی معنوں میں ہو چکا ہے۔ میں اکثر اپنے لیکچروں میں کہتا رہا ہوں کہ یہ علم کا سیلاب نہیں ہے۔ ''معلومات'' کا سیلاب ہے اور یہ سیلاب اس علم کو بھی بہا کر لے جا رہا ہے جو انسان کو اس دنیا میں حیات طیبہ اور آخرت میں دائمی راحت و آرام کا پیغام لے کر آیا تھا۔ انفارمیشن اور لوڈ کے اس دور سے پوچھئے کہ اس نے ایک عام انسان کو پہلے سے بہتر انسان بنانے کے لئے کیا خدمات انجام دی؟ کیا انسان نے اس کائنات کے خالق کے بارے میں پہلے سے زیادہ معلومات حاصل کر لیں؟ کیا آج کا انسان علم کی اس روشنی میں جہالت سے نجات پا گیا؟ کیا رشتوں کا تقدس پہلے سے زیادہ بحال ہوا؟ کیا اس علم نے ہمیں مخلص اور دیانتدار حکمران مہیا کر دیئے جو عوام کے جان و مال کا پہلے سے زیادہ تحفظ کر رہے ہیں؟ کیا خود غرضی، کنجوسی، غربت اور

Marfat.com

جہالت پر قابو پالیا گیا؟ کیا ہم نے اپنی نسلوں کے لئے جنگوں کے تباہ کن خطرات سے محفوظ ظلم سے پاک معاشرے کے اصول تیار کر لئے؟

کوئی شبہ نہیں کہ آج کے دور میں دنیا میں گزرے ہوئے سائنس دانوں کی مجموعی تعداد سے زیادہ سائنسدان موجود ہیں۔ کیا ان سب نے جو روزانہ دو ہزار صفحات پر مبنی سائنسی معلومات میں اضافہ کر رہے ہیں۔ انسان کے دکھوں کا مداوا کر دیا۔ یہ بھی سچ ہے کہ امریکی خلائی ادارے نے صرف ۹۰ منٹ میں وہ کام کر ڈالا جو ایک شخص کو ہاتھوں سے پورا کرنے کے لئے دس لاکھ سال درکار ہوتے۔ لیکن کیا اس ادارے نے انسانیت کو صرف ۹۰ منٹ ایسے مہیا کر دیئے جس میں وہ جنگوں کے خطرات سے غربت و افلاس اور ظلم و غضب کے اندیشوں سے محفوظ رہی؟ یہ بھی درست ہے کہ آج کل کے کمپیوٹر کی ایک چپ میں ۱۲۵ ملین (۱ کروڑ ۲۵ لاکھ) ٹرانزسٹرز جن کی موٹائی انسانی بال کی موٹائی کا ۶۰۰ واں حصہ ہے۔ انسان کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ معاف کیجئے گا میں نے ''آج کل کے کمپیوٹر'' غلط کہا یہ آج سے ۷ سال پہلے ۱۹۹۶ء کے کمپیوٹر میں استعمال ہونے والی چپ کا ذکر ہے۔ ان سات سالوں میں علم کے کتنے دھماکے ہوئے ہیں ان کی تفصیل میں جاؤں گا تو ڈپریشن کا شکار ہو جاؤں گا۔

عرض یہ کرنا ہے کہ بیشک سائنس اور ٹیکنالوجی کی اس ترقی سے انسانیت کی بڑی خدمت ہوئی ہے۔ میری اس گفتگو سے یہ تاثر لینا غلط ہوگا کہ اسلام سائنس اور ٹیکنالوجی کے خلاف ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ اس کی ہمت افزائی کرتا ہے بشرطیکہ اس ترقی کو مثبت نیت کے ساتھ مثبت مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ ان دو شرائط کی عدم موجودگی کی وجہ سے علمی دھماکوں کے اس دور نے پوری دنیا کو اس وقت تباہ کن جنگ عظیم کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے اور آج کے انسان کو پچھلے انسان سے زیادہ خودغرض اور سفاک بنا دیا ہے۔

یہاں قارئین کی دلچسپی کے لئے عیسائی مذہب کے ایک فرقے جو ''عصر جدید'' (Newage) کے نام سے مشہور ہے اس کے ایک پروفیسر (Lambart) لیمبرٹ جو تھیاصوفی کے ماہر ہیں اور اپنے مکاشفات کے لئے وہ ایک مستند نام کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ موجودہ دور کی سائنسی ترقی شیطان کے ہتھیاروں میں سے ایک ہتھیار ہے۔ جو دجال کے

Marfat.com

مشن کے لئے زمین ہموار کر رہی ہے۔ ان کے ایک لیکچر کا اقتباس یہ ہے۔ یہ لیکچر انہوں نے ۲۰۰۲ء میں نومبر کے مہینے میں دیا ہے۔

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ظاہر ہے کہ ترقی یافتہ سائنس اور کچھ مافوق العادت قوتوں کا میل ہوگا۔ بلاشبہ اگر شیطان نے ایک مقصد کے تحت انسان پر نئے سائنسی رازوں کو منکشف کیا ہے۔ جیسا کی نیو ایج (new age) والوں کا دعویٰ ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ مافوق العادت قوتیں اور سائنسی ٹیکنالوجی شیطان کے کارنامے ہیں۔''

(سیمینار برائے پراسرار نفسیات Occult Psychology رپورٹ صفحہ نمبر ۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر یہ پیشگوئیاں فرمائی ہیں:

(۱) زمانے باہم قریب ہوں گے۔ (۲) علم اٹھالیا جائے گا۔

(۳) فتنوں کا ظہور ہوگا۔ (۴) بخل ڈالا جائے گا۔

(۵) ہرج کی کثرت ہوگی۔

ان میں سے وقت اور جگہ کی کمی کی وجہ سے صرف دوسری خبر یعنی ''علم اٹھالیا جائے گا'' کے بارے میں کچھ عرض کرنے پر اکتفا کروں گا۔ کتاب دانیال کی پیش گوئی بشرطیکہ وہ روایت مستند ہو معلومات کی زیادتی کے بارے میں ہوگی جس کی تفصیل اوپر آچکی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس علم کے اٹھ جانے کی پیش گوئی فرمائی ہے اور جس کا مکمل ظہور تو اس وقت ہوگا جب قیامت قائم ہوگی۔ کیونکہ قیامت مسلمانوں پر قائم نہیں ہوگی۔ روایات کے مطابق جب قرآن اٹھالیا جائے گا اور ایک فرد بھی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا تو قیامت قائم ہو جائے گی۔ لہٰذا اس پیشگوئی میں وہ علم مراد ہوگا جو حقیقی علم ہے۔ جس کا مقصد ہی انسان کو اس زندگی میں حیات طیبہ دنیا اور آخرت میں ابدی نجات دیتا ہے اور یہ علم قرآن وسنت کے علم کے سوا کوئی اور علم نہیں ہے۔ مجھے اگر یہ معلوم ہو جائے کہ دنیا میں کل درختوں کی کتنی تعداد ہے۔ آسمان پر چمکنے والے ستارے کتنے ہیں۔ سمندروں کی مخلوقات کتنی ہیں اور یہ معلوم نہ ہو کہ میرا خالق کون ہے۔ ایک ہے یا ایک سے زیادہ۔ اس نے ہم کو اس دنیا میں کیوں بھیجا ہے؟ تو میری یہ معلومات

Marfat.com

میرے لئے وبال ہوں گی۔ ایئر کنڈیشن اور کمپیوٹر کے موجدین جو اس دنیا سے جا چکے ہیں ان کی ایجادیں بغیر ایمان کے ان کی قبروں کو ٹھنڈی اور کشادہ نہیں کریں گی۔ ان کی قیامت قائم ہو چکی۔ کیونکہ وہ اب یوم حشر میں ہی اٹھیں گے۔ ان کا سائنسی علم بغیر ایمان اور عمل صالح کے ان کے کام نہیں آئے گا۔ حدیث کی اس پیش گوئی کا آغاز ہو چکا ہے۔ علم دین رفتہ رفتہ سمٹ رہا ہے۔ اور اس میں بھی مختلف مسالک نے قرآن وسنت کے بجائے اپنے بعض بے بنیاد اور بزرگوں سے منسوب اقوال پر اپنے عقائد کی بنیاد رکھ لی ہے۔ مجھے بہت سے پڑھے لکھے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے جن کے عقائد ہی درست نہیں ہیں۔ اس لئے اس وقت سب سے پہلا اور بنیادی کام یہ ہے کہ نئی نسل کے عقائد کا جائزہ لے کر ان میں موجود خرابیوں کو دور کیا جائے۔ عبادات اور تزکیہ نفس کی اہمیت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ لیکن ان کا درجہ عقائد کے بعد ہے۔ اگر عقیدہ ہی درست نہ ہو تو نہ عبادات کی کوئی اہمیت ہے اور نہ ریاضات اور مجاہدوں کی۔

ہمارا دور اور فتنے:

صحیح مسلم کی ایک روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک لوگوں پر ایسا دن نہ آ جائے جس میں قاتل کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ اس نے مقتول کو کیوں قتل کیا۔ اور نہ مقتول کو یہ معلوم ہوگا کہ اس کو کیوں قتل کیا گیا۔ صحابہؓ نے (تعجب سے) پوچھا۔ ایسا کیونکر ہوگا فرمایا ہرج (یعنی فتنہ کی وجہ سے) قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم، حدیث نمبر ۵۱۵۵)

اس سے پہلے ایک مضمون میں گزر چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہرج قتل ہے جبکہ اوپر والی حدیث میں ہرج کے معنی فتنہ بیان کئے گئے ہیں۔ دونوں معنوں کا حاصل ایک ہی ہے۔ یعنی ایسا فتنہ جس میں قتل بہت عام ہو جائے گا۔ ہماری آنکھوں نے خود اپنے ملک اور اپنے شہروں میں اس پیش گوئی کو جس طرح پورا ہوتا ہوا دیکھا ہے۔ اور دیکھ رہے ہیں۔ شاید ہی کسی نے دیکھا ہو۔ بعض سیاسی، مذہبی، لسانی اور قومیت پر مبنی تنظیموں نے جس طرح اس پیشگوئی کا

Marfat.com

مصداق بن کر دکھایا ہے وہ انسانیت کی تاریخ کا شرمناک باب ہے۔ قاتل کرائے پر لئے جاتے ہیں۔ اور مقتول ہونے والے شخص کا نام و پتہ دے دیا جاتا ہے۔ اور چند سکوں کے عوض قتل ہو جاتا ہے نہ قاتل کو یہ معلوم کہ وہ اس شخص کو کیوں قتل کر رہا ہے۔ نہ مقتول کو یہ خبر کہ اس کو کس جرم میں قتل کیا گیا ہے۔ یوں تو قتل و غارت کا بازار پوری دنیا میں پچھلی تین دہائیوں میں زیادہ گرم ہوا۔ لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ پچھلی دو دہائیوں میں اس پیشگوئی کو پورا کرنے کا تمغہ جس بے دردی کے ساتھ پاکستان کے بعض افراد اور بعض تنظیموں نے حاصل کیا اس کی مثال کہیں اور نظر نہیں آتی قتل کی وجوہات پر اگر غور کیا جائے گا تو صرف ایک وجہ بنیادی نظر آئے گی وہ ہے نفس کی بے لگام آزادی جس پر کسی قانون، مذہب کسی اصول اور عقل کا پہرہ نہ ہو۔ شدت پسندی، ایذا رسانی، دوسروں پر اپنی مرضی تھوپنے کا جنون، دہشت گردی وغیرہ سب اسی کی اولاد ہیں۔ اسی قوت کو مہذب کرنے کے لئے تمام ادیان نے تزکیہ نفس کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ نفس کا یہ گھوڑا جب سرکش ہوتا ہے تو اخلاق کی تمام قدروں کو اپنے پاؤں تلے روندتا ہوا انسان کو ایک وحشی جانور سے زیادہ سفاک بنا دیتا ہے۔ قرب قیامت کی علامتوں میں قتل و غارت گری کے بڑھ جانے کی پچھلے صحیفوں میں بھی خبر دی گئی ہے چنانچہ انجیل متیٰ کے ۲۴ ویں باب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں سے دنیا کے آخری زمانے کے بارے میں مختلف واقعات کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس باب کی آیت ۹ کا ترجمہ کنگ جیمز ورژن کے مطابق یہ ہے: ''پھر وہ (جھوٹے لوگ) تمہیں برباد ہونے کے لئے لوگوں کے حوالے کر دیں گے اور تمہیں قتل کریں گے اور تمام اقوام تم سے میرے نام کی وجہ سے نفرت کریں گی۔'' (۲۴:۹) یہ واضح رہے کہ اس باب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے آسمان سے نازل ہونے سے پہلے کے واقعات کا ذکر کر رہے ہیں اور وہ حالات بتا رہے ہیں جو آپ کے نزول سے پہلے دنیا میں پیش آئیں گے۔ ان میں قتل و غارت گری اور شدت پسندی وغیرہ کی خبریں بھی ہیں۔

صحیح احادیث میں قتل و غارت گری کے عام ہونے کی پیشگوئیاں کئی حدیثوں میں آئی ہیں۔ اور قتل کے واقعات میں دنیا کے کسی خاص ملک میں نہیں بلکہ بیشتر ممالک میں حیرت ناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔

Marfat.com

صرف امریکہ میں قتل کے واقعات میں کتنا اضافہ ہوا ہے اس کا اندازہ ایف بی آئی (F.B.I) کی اس رپورٹ سے کیا جاسکتا ہے۔ جس میں اس کا کہنا ہے کہ امریکہ میں ہر ۲۲ منٹ میں ایک آدمی قتل ہوتا ہے۔ ہر چار منٹ میں ایک جبریہ زنا کا واقعہ ہوتا ہے۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ امریکی معاشرے میں زنا صرف ان واقعات کو کہا جاتا ہے جس میں عورت کی مرضی شامل نہ ہو۔ یعنی (Rape) باہمی رضا مندی سے ناجائز تعلقات ان کے ہاں زنا کی تعریف میں نہیں آتے ہر ۲۶ سیکنڈ میں ایک ڈاکہ پڑتا ہے۔ (یعنی ہر سوا منٹ میں ڈاکے پڑتے ہیں) رائٹر (Reuters) کی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں جو جرائم کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔

امریکہ میں قائم ''امریکہ میں جرائم کی کونسل'' (Council on Crime in America) کے نام سے ایک ادارے نے اپنی پہلی رپورٹ میں بتایا ہے کہ ''امریکہ میں جرائم کی تعداد کا درجہ تاریخی ریکارڈ کی حیثیت رکھتا ہے۔'' اسی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ''امریکہ شدت پسندی کے جرائم کا ٹک ٹک کرتا ہوا ایک بم ہے جو پھٹنے کے لئے اپنا وقت پورا کر رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایف بی آئی کے اعداد و شمار ایک برفانی پہاڑ کا صرف ایک ٹکڑا ہے۔ جبکہ وہ اعداد و شمار جو متاثرہ لوگوں کے ایک جائزے پر مبنی ہیں۔ ایف بی آئی کے رپورٹ شدہ جرائم سے ۵:۶ فیصد زیادہ ہیں۔ اب امریکہ میں قتل اور خودکشی کے واقعات کی یومیہ تعداد ۱۴۵ ہے گزشتہ تیس سالوں میں بارہ لاکھ آدمی ان واقعات میں مارے گئے ہیں۔ یہ تعداد ان تمام لوگوں کی تعداد سے زیادہ ہے جو امریکہ کی تاریخ میں ہونے والی تمام جنگوں میں مارے گئے۔

یہ صرف دنیا کے اس ملک کے اعداد و شمار ہیں جو تہذیب و تمدن، علم و تحقیق، جمہوری روایات اور عورتوں کے حقوق اور آزادی کا سب سے بڑا دعویدار ہے۔ باقی دنیا کے واقعات پر نظر کریں گے تو بات کہاں پہنچے گی۔ یہ اندازہ آپ خود کیجئے۔ لیکن یہ جان کر قارئین کو خوشی ہوگی کہ سالانہ عالمی رپورٹوں کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں قتل، ڈاکہ اور زنا کے واقعات سب سے کم سعودی عرب، امارات، افغانستان، ایران، پاکستان، اسرائیل اور بھارت میں ہوئے ہیں۔ ان ممالک کے ناموں کو دوبارہ پڑھئے۔ آپ کو ایک چیز قدر مشترکہ کے طور پر نظر آئے گی۔ وہ یہ

Marfat.com

کہ ان سب ممالک کا تعلق کسی نہ کسی مذہب سے ہے۔ یہاں مذہب نے اپنے آپ کو زندہ رکھا ہے، قتل، ڈاکہ زنی، زنا وغیرہ وہ جرائم ہیں جن کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ مذہب ہے۔ خواہ وہ کوئی بھی مذہب ہو۔ مغربی ممالک نے تو مذہب کو کان سے پکڑ کر اپنی زندگی سے نکال ہی دیا ہے جس کے نتائج ان اعداد و شمار کے آئینے میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

زمانے قریب ہو جائیں گے:

آنحضرت ﷺ کی ایک اور پیشگوئی جس کو آج ہم عملی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔ ملاحظہ کے لئے اس کا ترجمہ یہ ہے:

''حضرت انس t فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک زمانے آپس میں قریب نہ ہو جائیں۔ پس سال مہینے کے برابر ہو جائے گا۔ اور مہینہ جمعہ (یعنی ہفتہ) کے برابر اور ہفتہ ایک دن کے برابر اور دن اس وقت ایک گھنٹے کے برابر ہوگا۔ اور گھنٹہ شعلہ اٹھنے کے برابر (یعنی آگ کی چمک جو فوراً بجھ جائے)'' (مشکوٰۃ بحوالہ ترمذی حدیث نمبر ۵۲۱۲)

یوں لگتا ہے کہ ہمارے اس دور کو دیکھ کر آنحضرت ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے۔ یہاں ذہنوں میں یہ سوال ضرور اٹھے گا کہ جب سال کے دن بھی اتنے ہی ہیں جتنے پہلے زمانوں میں تھے مثلاً شمسی سال میں دنوں کی تعداد ۳۶۵:۲۵ ہے اور اسلامی سال کے دنوں کی تعداد ۳۵۴، ۳۶۷ ہے یہی تعداد پہلے بھی تھی اور آج بھی ہے۔ اسی طرح مہینوں، ہفتوں اور گھنٹوں کا بھی یہی حال ہے۔ پھر سال کا ایک مہینے کے برابر ہونے کا کیا مطلب ہے؟ اس کا غیر فلسفیانہ اور حقیقت پر مبنی جواب بہت مختصر سا ہے۔ وقت میں سے برکت اٹھ گئی ہے اور برکت ایسی چیز ہے کہ جس چیز میں ڈال دی جائے اس کے منافع اور فوائد کو کئی گنا کر دیتی ہے۔ اگر یہ برکت وقت میں آجائے تو تھوڑے وقت میں صدیوں کے کام ہو جاتے ہیں۔ اگر مال میں ڈال دی جائے تو جو کام دوسروں کے ہزاروں میں ہوتے ہیں وہ سو روپے میں پورے ہو جاتے ہیں۔ اگر جان اور عمر میں برکت ہو تو ایک شخص مختصر سی عمر میں اتنے کام کر جاتا ہے کہ بڑے بڑے اداروں سے نہ ہو

Marfat.com

پائیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ۵۵ سال کی عمر میں سینکڑوں موضوعات پر اتنی تصانیف چھوڑی ہیں کہ آج ۶۰ سال کی عمر پانے والا شخص ان کو اپنی عمر میں پڑھ نہ پائے گا۔ آنحضرت ﷺ کی یہ دعا تو سب کو یاد ہوگی اور اگر نہ یاد ہو تو یاد رکھنی چاہیے کہ اللھم بارك لی فیما رزقتنی فیه "اے اللہ! آپ نے جو کچھ مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما" یہ دعا جتنی مختصر ہے اتنی ہی جامع بھی ہے اور تمام مقاصد کو حاوی ہے۔

عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی' جہالت زیادہ ہو جائے گی:

حضرت انسؓ سے مروی ایک اور پیشگوئی جو ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو رہی ہے اس کا ترجمہ پیش خدمت ہے:

"حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو انہوں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (وہ) قیامت کی علامتیں یہ ہیں کہ علم اٹھا لیا جائے گا۔ جہالت زیادہ ہو گی۔ زنا کثرت سے ہوگا۔ شراب بہت پی جائے گی۔ مردوں کی تعداد کم ہو جائے گی اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی خبر گیری کرنے والا ایک مرد ہوگا۔" اور ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں "علم کم ہوگا۔ اور جہالت زیادہ ہوگی۔" (حدیث نمبر ۵۲۰۱ مشکوٰۃ بحوالہ صحیح بخاری و مسلم)

اس حدیث میں چار پیشگوئیاں کی گئی ہیں:

(۱) علم کا اٹھ جانا --- اس پیشگوئی کے حوالے سے اپنی مختصر معروضات پیش کر چکا ہوں زنا کی کثرت اس پر بھی اوپر صرف امریکہ کے اعداد و شمار شامل ہیں۔ شراب نوشی کی کثرت۔ یہ اس درجہ عام ہے کہ اس پر کسی تبصرے کی حاجت نہیں ہے۔ کیونکہ قارئین مجھ سے زیادہ جانتے ہوں گے۔ صرف برطانیہ میں شراب کی تیاری' اس کے مراحل اور اس کی فروخت پھر اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بیماریاں اور اموات کا ایک جائزہ اب سے چند سال پہلے میں نے اپنی کسی فائل میں محفوظ کیا تھا۔ اور اس وقت دستیاب نہیں ہے' اس کے اعداد و شمار خوفناک حد تک افسوسناک ہیں۔

Marfat.com

(۲) عورتوں کی تعداد کا مردوں سے زیادہ ہونا ---عورتوں کی تعداد پوری دنیا میں اس وقت جس تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے انسانی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ اس بارے میں اپنے بہت ہی محدود مطالعے اور مشاہدے کی بنیاد پر میرا قیاس ہے (پتہ نہیں صحیح ہے یا غلط) کہ بت پرست اقوام میں عورتوں کی تعداد اول نمبر پر ہے۔ مثلاً مشرقی ممالک جاپان' تھائی لینڈ' تائیوان' چین وغیرہ۔ دوسرے نمبر پر وہ ممالک ہیں جو بنیادی طور پر بت پرست نہیں۔ مگر ان میں بت پرستی شامل ہوگئی ہے۔ مغربی اقوام جو توحید کا دعویٰ کرتی ہیں رسالت پر بھی لنگڑا لولا یقین رکھتی ہیں۔ اور آخرت پر بھی ان کا ایمان ان ہی کی طرح اندھا بہرا ہے۔ عورتوں کی تعداد میں سب سے کم اضافہ سعودی عرب میں ہوا ہے۔ اس پیشگوئی کا کوئی غیر محسوس سا تعلق مجھے توحید اور شرک و بت پرستی سے جڑا ہوا لگتا ہے۔ واللہ اعلم

اس حدیث کے آخر میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ علم کم ہو جائے گا اور جہل بڑھ جائے گا۔

ہمارے اپنے ملک پاکستان میں جس کو ہم ''اسلام کا قلعہ'' کہتے ہیں۔ وہاں علم کی کمی کا کیا حال ہے؟ اس کا اندازہ اس واقعے سے کیجئے جو عبرتناک بھی ہے اور حیرت انگیز بھی' میری بیٹی کے ایک سسرالی عزیز جو تجارت پیشہ آدمی ہیں اور نماز روزے اور شریعت کے سختی سے پابند ہیں۔ کبھی کبھی تبلیغی جماعت کے ساتھ اللہ کے راستے میں نکلتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ وہ بلوچستان کے کسی گاؤں میں پہنچے جس کے بارے میں یہ معلوم ہوا تھا کہ وہاں لوگ دین سے بے بہرہ ہیں۔ وہاں ان سے یہ واقعہ اس گاؤں کے لوگوں نے بیان کیا کہ کچھ عرصہ پہلے یہاں تبلیغی جماعت کے لوگ تبلیغ کے لئے آئے ہوئے تھے اس جماعت کے امیر کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ اس کے باپ کا انتقال ہوگیا ہے۔ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں۔ انہوں نے کہا کہ جنازہ لے آؤ۔ کچھ دیر بعد جنازہ آیا۔ اور جماعت کے امیر امامت کے لئے آگے بڑھے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ جنازہ میں کچھ حرکت سی ہے غور سے دیکھا تو یہ حرکت سانس کی محسوس ہوئی۔ انہوں نے مردہ شخص کے بیٹے سے کہا کہ تمہارا باپ تو زندہ معلوم ہوتا ہے کفن اٹھاؤ ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ بیٹے نے پہلے تو کفن اٹھانے سے انکار کیا۔ لیکن جب امام صاحب نے نماز پڑھانے سے انکار کیا تو وہ راضی ہوا۔ کفن اٹھانے سے معلوم ہوا کہ وہ شخص زندہ ہے۔ انہوں نے

Marfat.com

بیٹے سے کہا کہ اس کو فوراً لے جاؤ اور اس کا علاج کراؤ۔ اس نے جواب دیا کہ سب علاج ہو چکے ہیں اور یہ چند گھنٹوں کا مہمان ہے۔ آپ لوگ اگر نماز جنازہ پڑھائے بغیر چلے گئے تو اس کو بغیر نماز جنازہ کے ہی دفنانا پڑے گا کیونکہ اس گاؤں میں کوئی نماز پڑھانے والا نہیں ہے۔ اس کی قبر پر لال جھنڈی لگانی پڑے گی۔ انہوں نے پوچھا یہ کیوں؟ اس نے جواب دیا کہ ہمارے قبرستان میں دو طرح کی قبریں ہیں۔ کچھ پر سبز جھنڈی لگی ہوئی ہے اور کچھ پر لال جھنڈی۔ سبز جھنڈی ان لوگوں کی قبروں پر ہے جن کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور لال جھنڈی والے وہ ہیں جن کو بغیر نماز جنازہ کے دفنا دیا گیا۔ پھر جب کوئی مولوی آتا ہے تو اس سے سب کی نماز پڑھوالی جاتی ہے۔

ہمارے انہی عزیز کے حوالے سے یہ واقعہ بھی مجھے بتایا گیا کہ تبلیغی جماعت کے کچھ لوگ کچھ عرصہ پہلے سندھ کے ایک گاؤں میں پہنچے ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس کی نماز جنازہ کے لئے ان سے کہا گیا۔ جب امیر جماعت امامت کے لئے آگے بڑھے تو انہوں نے دیکھا کہ مردے کے بائیں جانب کفن پر خون لگا ہوا ہے اور تازہ خون نظر آیا۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے لوگوں نے کہا کہ مولوی صاحب گھبراؤ نہیں۔ ہمارے یہاں یہ رواج ہے کہ جب ہمارے یہاں کوئی مرتا ہے تو ہم اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیتے ہیں تا کہ جب وہ حشر کے دن اٹھے تو اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے۔ نہ بایاں ہاتھ ہوگا نہ بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال آئے گا۔

یہ علم کی کثرت ہے یا جہالت کی زیادتی؟ اس کا فیصلہ قارئین خود کر لیں۔

(بشکریہ ماہنامہ البلاغ مئی ۲۰۰۴ء)

☆☆☆

Marfat.com

الخَلِیفة المَهدی فِی

الاحادیث الصَحِیحَة

تالیف

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی

Marfat.com

کچھ کتاب کے متعلق

حضرت شیخ الاسلامؒ تحریر فرماتے ہیں:

''حضرت امام مہدی قیامت سے پہلے بلکہ نزول عیسیٰ علیہ السلام اور خروج دجال اور فتنہ یاجوج ماجوج ودابۃ الارض وطلوع شمس من المغرب وغیرہ سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ قیامت میں تو تمام انبیاء اور اولیاء کا اجتماع ہوگا۔ حضرت مہدی دنیا میں مذہب اسلام کی زندگی اور اس کی تقویت کے باعث ہوں گے۔ وہ اس وقت ظہور فرمائیں گے جبکہ دنیا ظلم وستم سے بھر گئی ہوگی۔ ان کی وجہ سے دنیا عدل وانصاف دین وایمان سے بھر جائے گی ان کا اور ان کے باپ کا نام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کے والد (اصل میں والدہ ماجدہ ہے جو بظاہر کتابت کی غلطی ہے) ماجد کے نام کے مطابق ہوگا۔ صورت بھی آپ کی صورت کے مشابہ ہوگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی اولاد سے ہوں گے یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل میں سے۔''

مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوں گے۔ اول جو جماعت ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گی وہ تین سو تیرہ آدمی ہوں گے۔ حسب عدد (اصل میں حسب وعدہ ہے جو قطعی طور پر غلط ہے) اصحاب بدر اصحاب طالوت۔ لوگوں میں یکبارگی انقلاب پیدا ہوگا۔ حجاز کی اصلاح کے بعد سیریہ اور فلسطین وغیرہ کی اصلاح کریں گے۔ دارالسلطنت بیت المقدس ہوگا۔ ان کی حکومت پانچ یا سات یا نو برس ہوگی۔ اس بارے میں صحیح روایتیں تقریباً چالیس میری نظر سے گزری ہیں اور حسن وضعیف بہت زیادہ ہیں۔ ترمذی شریف، مستدرک حاکم، ابوداؤد، مسلم شریف وغیرہ میں یہ روایات موجود ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر قیامت آنے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا جب بھی اللہ تعالیٰ مہدی کو ضرور ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد لائے گا۔ لہٰذا اس میں بجز تسلیم کوئی چارہ نہیں۔ بہت سے جھوٹوں نے اب تک مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی میں یہ علامتیں نہیں پائی گئیں جو مہدی موعود کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔

میں نے مالٹا جانے سے پہلے مدینہ منورہ کے کتب خانہ میں تلاش کر کے صحیح صحیح روایتیں جمع کی تھیں۔ مگر افسوس کہ وہ رسالہ روسی انقلاب میں جاتا رہا۔ اب میرے پاس وہ نہیں رہا اور جن

Marfat.com

لوگوں نے اس کو نقل کیا تھا وہ وفات پا گئے اور رسالہ پھر نہ مل سکا۔ ❶

صاحبزادہ محترم مولانا سید ارشد مدنی اعلیٰ اللہ مراتبہٗ کو حضرت شیخ قدس سرہ کے بعض تلامذہ کے ذریعہ یہ بات پہنچی تھی کہ دوران درس حضرت نے اس رسالہ کا تذکرہ فرمایا تھا اس لئے ان میں طلب وجستجو کی فکر تھی۔ چنانچہ حسب معمول عمرہ وزیارت کے لئے شعبان میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو اہل علم وخبر سے اس سلسلے میں معلومات کی مگر کہیں کوئی سراغ نہ مل سکا۔ دوسرے سال جب پھر جانا ہوا تو مزید معلومات حاصل کیں۔ وہاں مقیم بعض لوگوں نے نشاندہی کی کہ اگر یہ رسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ مکتبۃ الحرم مکہ معظّمہ میں ضرور ہوگا۔ مولانا موصوف مکتبۃ الحرم پہنچ گئے اور خدا کی قدرت مخطوطات کی فہرست میں یہ مل گیا اور خود شیخ الاسلام قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔ چنانچہ اس کا فوٹو لے لیا۔ اس طرح تقریباً پون صدی کی گم نامی کے بعد یہ نادر وقیمتی علمی سرمایہ دوبارہ معرض وجود میں آ گیا۔

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ امام مہدی سے متعلق صحیح چالیس احادیث پر مشتمل تھا اور بعض لوگوں نے اس کی نقل بھی لی تھی۔ مگر دستیاب مخطوطہ میں کل ۳۷ احادیث ہیں پھر اس میں متعدد مقامات پر حک وفک بھی ہے۔ بعض جگہ سبقت قلمی بھی ہے اس لئے اندازہ یہ ہے کہ یہ مبیضہ کی بجائے اصل مسودہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

مہدی موعود سے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں بعض نہایت مفصل اور ضخیم بھی ہیں۔ لیکن یہ مختصر رسالہ اس اعتبار سے خاص اہمیت وافادیت کا حامل ہے کہ اس میں صرف صحیح احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ جبکہ دوسری کتابوں میں اس کا التزام نہیں ہے۔ علاوہ ازیں امام ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں مہدی موعود سے متعلق وارد احادیث پر جو ناقدانہ کلام کیا ہے جس سے متاثر ہو کر بہت سے اہل علم بھی مہدی موعود کے ظہور کے بارے میں منکر یا متردد ہیں۔ حضرت شیخ نے علامہ ابن خلدون کے اٹھائے ہوئے سارے اعتراضات کا اسمائے رجال اور اصول محدثین کی روشنی میں جائزہ لے کر مدلل طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ان کے یہ اعتراضات درست نہیں ہیں اور بلا ریب رسالہ میں منقول احادیث صحیح وحجت ہیں۔ اس لئے یہ رسالہ بقامت کہتر وبقیمت بہتر کا صحیح مصداق ہے۔

---

❶ ماہنامہ الرشید ساہیوال مدنی واقبال نمبر ص ۳۴۸ مطبوعہ ۱۳۹۸ ہجری

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

حمد وصلوٰۃ کے بعد---تمام مخلوق کے سردار اور تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہستی (ان پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں) کے شہر (مدینہ طیبہ) کے دینی طلباء میں سے سب سے حقیر بندہ جو اپنے بے نیاز پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے جسے حسین احمد کہا جاتا ہے۔ خدائے مشفق ومہربان وحدہ لاشریک اس کی اور اس کے والدین کی مغفرت فرمائے۔ عرض رساں ہے کہ بعض مجالس علمیہ میں مہدی موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرین علم نے مہدی موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن وضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کر دوں تا کہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو جائے۔ نیز ان حدیثوں کی جمع وتدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنہیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگر چہ فن تاریخ میں معتمد ومستند۔ لیکن حدیث میں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے۔ میں اس سے پہلے بھی بعض عوام سے مہدی موعود کے بارے میں مروی احادیث کا انکار سن رہا تھا۔ لیکن عوام کے انکار سے مجھے ان احادیث کے جمع کرنے کی رغبت نہیں ہوئی تھی۔ لیکن جب فضلاء وقت اور علماء زمانہ کو میں نے اس بارے متردد دیکھا تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس بلند مقصد کے لئے میں تیار ہو گیا تا کہ یہ دین حنیف سے شبہات کے دور کرنے کا ذریعہ بن جائے اور چونکہ کچھ احادیث تو ایسی ہیں جن کی آئمہ حدیث میں سے کسی نہ کسی امام نے ذمہ داری لی ہے اور کچھ ایسی نہیں ہیں لہٰذا اگر مجھے کوئی حدیث ملی جس کی صحت کی

Marfat.com

کسی نہ کسی معتبر امام حدیث نے ذمہ داری لی ہے تو میں اسے اس کے رجال سے تعرض کئے بغیر ذکر کروں گا اور جو حدیث ایسی نہ ہوگی۔

تو میں اس کے رجال کے بارے میں بحث کروں گا۔ پھر اگر رجال صحیحین کے ہوں گے تو میں صرف صحیحین کے ذکر پر اکتفاء کروں گا اور جو رجال صحیحین کے نہ ہوں گے تو پھر میں ان الفاظ توثیق کو لاؤں گا جن کو ائمہ جرح وتعدیل نے ذکر کیا ہوگا۔ امام حاکم ابوعبداللہ نیشاپوریؒ پر چونکہ تصحیح احادیث میں تساہل کا الزام ہے اس لئے میں نے صرف ان کی تصحیح کو کافی نہیں سمجھا بلکہ امام ذہبیؒ کی مستدرک پر جو تلخیص ہے۔

اس پر اعتماد کیا ہے اور جس حدیث کی صحت پر امام ذہبیؒ نے جرح کی ہے میں نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور جن احادیث کو انہوں نے قبول کیا ہے ان کو میں نے بھی ذکر کیا ہے اور میں نے بہت سی احادیث سند معلوم نہ ہونے کی بناء پر ترک کر دی ہیں۔ جن کو صاحب کنز العمال وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور رواۃ کی تعدیل وتوثیق میں میں نے تہذیب التہذیب اور خلاصۃ التہذیب پر اعتماد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی مجھے کافی ہیں اور بہترین کارساز ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

امام مہدی کا نام نامی ''محمد'' ہوگا

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت (آل اولاد) میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد ہوگا) (ترمذی ج ۲ ص ۴۷)

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز کر دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی) خلیفہ ہو جائے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۷)

ان دونوں احادیث پاک کا حاصل یہ ہے۔ اس مرد اہل بیت کا قیامت کے آنے سے پہلے خلیفہ ہونا ضروری ہے۔ اس کی خلافت کے بعد ہی قیامت آئے گی۔

امام مہدی سے لڑنے والے ہلاک ہوں گے:

(۳) حضرت ام المومنین (یعنی عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا۔ زمانہ قریب میں مکہ معظّمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزین ہوگی جو شوکت و حشمت اور افرادی اور ہتھیاروں کی طاقت سے تہی دست ہوگی۔ اس سے جنگ کے لئے ایک لشکر (ملک شام سے) چلے گا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ و مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہؓ سے ایک دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نیند کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک میں (خلاف معمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج نیند میں آپ ﷺ سے ایسا کام ہوا جسے آپ ﷺ نے (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا'؟ اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزیں ایک قریشی (یعنی مہدی) سے جنگ کے ارادے سے میری امت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقام بیدا

Marfat.com

(یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل (بیابان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہین (جو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہو گئے ہوں گے تو انہیں کس جرم میں دھنسا دیا جائے گا) آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ان میں کچھ بارادہ جنگ آنے والے ہوں گے' کچھ مجبور ہوں گے۔ (یعنی زبردستی انہیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیئے جائیں گے۔ البتہ قیامت میں ان کا حشر ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ نزول عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ نہیں ہوں گے۔ بلکہ عذاب کی ہمہ گیری میں وہ بھی شامل ہوں گے۔ البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاملہ ان کی نیت و عمل کے مطابق ہوگا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸)

حضرت امام بے حساب مال لٹائیں گے:

(۴) ابونضرہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہؓ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جا سکیں گے اور نہ ہی غلہ ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابرؓ نے فرمایا رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ میری آخری امت میں ایک خلیفہ ہوگا۔ (یعنی خلیفہ مہدی) جو مال لپ بھر بھر دے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابونضرہ اور ابوالعلاء سے دریافت کیا۔ کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیث پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا نہیں یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے علاوہ ہوں گے۔ مسلم ج ۲/ص ۳۹۵)

تنبیہ: اوپر مذکور ان احادیث میں اگرچہ صراحتاً خلیفہ مہدی کا ذکر نہیں ہے لیکن دیگر صحیح حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ لینے والے خلیفہ مہدی ہی ہوں گے جن سے جنگ کے لئے سفیانی کا لشکر شام سے چلے گا اور جب مقام بیدا میں پہنچے گا تو دھنسا دیا جائے گا اسی

Marfat.com

طرح صحیح احادیث میں یہ تصریح موجود ہے کہ بغیر شمار کئے لپ بھر بھر مال عطا کرنے والے خلیفہ مہدی ہی ہیں اس لئے بلا ریب ان مذکورہ حدیثوں میں خلیفہ مہدی کی طرف واضح اشارہ ہے اور یہ حدیثیں انہیں سے متعلق ہیں۔

عدل وانصاف سے زمین کو بھر دیں گے:

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی بچے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز فرما دیں گے تا کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص پیدا فرمائیں جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ (یعنی پوری دنیا میں عدل وانصاف ہی کی حکمرانی ہوگی) جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم وزیادتی سے بھری ہوگی۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

(۶) حضرت علیؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر زمانہ سے ایک ہی دن باقی رہ جائے گا (جب بھی) اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے معمور کر دے گا جس طرح وہ (اس سے قبل) ظلم سے بھری ہوگی۔ ایضاً

امام مہدی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے:

(۷) حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

امام مہدی کا حلیہ:

(۸) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدی مجھ سے ہوگا (یعنی میری نسل سے ہوگا (اس کا چہرہ خوب نورانی، چمکدار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی (مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم وزیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل وانصاف کا نام ونشان تک نہ ہوگا) ایضاً

Marfat.com

امام مہدی کا ظہور اور خلافت:

(۹-۱۰) حضرت ام سلمہؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی کے انہیں پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کر لیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملک شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آ کر آپ سے بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننہال قبیلہ کلب میں ہوگی خلیفہ مہدی اور ان کے اعوان و انصار سے جنگ کے لئے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب داد و دہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالت خلافت مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

ضروری وضاحت:

''ابدال'' بدل کی جمع ہے۔ ابدال اولیائے کرام کی اس جماعت کو کہتے ہیں جن کا بدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہتا ہے۔ دنیا ان کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ ایک کی وفات ہوتی ہے اور دوسرا اس کی جگہ آ جاتا ہے۔ تبادلہ کے اسی غیر منقطع سلسلہ کی بناء پر انہیں ابدال کہا جاتا ہے۔ ابدال کے بارے میں امام سخاویؒ نے ''مقاصد حسنہ'' میں طویل کلام کیا ہے۔ اسی طرح امام سیوطیؒ

Marfat.com

نے اللآلی المصنوعہ میں مبسوط بحث کی ہے۔علاوہ ازیں ایک مستقل رسالہ بھی اس موضوع پر لکھا ہے جو ان کے فتاویٰ الحاوی میں شامل ہے۔ابدال سے متعلق اگرچہ اکثر روایتیں غیر معتبر اور بے اصل ہیں۔لیکن بلا شبہ بعض روایتیں صحیح بھی ہیں چنانچہ پیش نظر روایت صحیح ہے اور اس میں بصراحت ابدال کا ذکر موجود ہے۔اس لئے جن لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو سرے سے باطل قرار دے دیا ہے۔ان کا قول صحت سے بعید ہے۔

امام مہدی حضرت حسنؓ کے مشابہ ہوں گے:

(۱۱) ابواسحٰق السبیعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے برخوردار حضرت حسنؓ کو دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اسے سید سے نامزد کیا ہے۔اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی ﷺ کا اسم گرامی ہے۔(یعنی اس کا نام محمد ہوگا) سیرت واخلاق میں (میرے بیٹے) حسنؓ کے مشابہ ہوگا اور شکل وصورت میں اس کے مشابہ نہ ہوگا۔اس کے بعد پھر نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ یہ شخص زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔(ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

تنبیہ: "یشبھه فی الخلق ولا یشبھه فی الخلق" کا ترجمہ بعض حضرات نے یہ کیا ہے کہ وہ سیرت واخلاق میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہوں گے اور شکل وصورت میں مشابہ نہیں ہوں گے۔اس ترجمہ میں یشبھہ کی ضمیر مفعول کو نبی علیہ السلام کی جانب راجع کیا ہے۔لیکن میرے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ خلیفہ مہدی شکل وصورت میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہوں گے۔اس لئے اس حدیث کے پیش نظر مفعول کی ضمیر کا مرجع بجائے نبی کریم ﷺ کے حضرت حسنؓ ہی ہیں۔واللہ اعلم بالصواب

امام مہدی کی برکت سے محروم رہنے والے:

(۱۲) حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعت خلافت کریں گے۔بعد ازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے

Marfat.com

ابدال آئیں گے۔ بیعت خلافت کی خبر مشہور ہو جانے پر) اس خلیفہ سے جنگ کے لئے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ مدینہ کے درمیان) بیداء میں پہنچے گا زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔

اس کے بعد ایک قریشی النسل جس کی ننہال کلب میں ہوگی۔ (مراد سفیانی) چڑھائی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی شکست دے گا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اس وقت کہا جائے گا آج کے دن وہ شخص خسارے میں رہا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۳۱)

(۱۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محروم وہ شخص ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ اگر چہ ایک عقال ہی کیوں نہ ہو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ بلا شبہ کلب کی عورتیں (بحیثیت لونڈی کے) دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں گی یہاں تک کہ (ان میں سے) ایک عورت پنڈلی ٹوٹی ہونے کی بناء پر واپس کر دی جائے گی۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفہ مہدی کے زیر قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب اکثریت قبیلہ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطور غنیمت حاصل نہیں کر سکے گا۔ خواہ وہ مال مثل عقال کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین و دنیا دونوں ہی کے اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مال غنیمت بھی حاصل نہ کر سکا۔ بعد ازاں نبی کریم ﷺ نے خلیفہ مہدی کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ ان کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔

وہ لشکر جو دھنسا دیا جائے گا:

(۱۴) عبید اللہ بن القبطیہؒ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان حضرت ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس حاضر ہوئے میں بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت ام المومنین سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبد الملک بن مروان بن الحکم نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے جواب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ایک پناہ لینے والا حرم کعبہ میں پناہ گزیں ہوگا۔ تو اس پر ایک لشکر حملہ کے لئے چلے گا اور جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ بعض وہ لوگ جو مجبوراً ان کے ہمراہ ہو گئے ہوں گے۔ (آخر وہ کس جرم میں) دھنسائے جائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیئے جائیں گے۔ البتہ قیامت کے دن ان کی نیت وارادہ کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے بطور تاکید کے دوبارہ فرمایا پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۳۹)

(۱۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (دنیا کے) روز وشب ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی (یعنی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا) جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۴۲)

امام مہدی کی بیعت کا مقام:

(۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص (مہدی) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) کی جائے گی اور بیت اللہ کی حرمت وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامالی ہوگی تو اس وقت اہل عرب کی ہمہ گیر ہلاکت ہوگی۔ بعد ازاں حبشی قوم چڑھائی کرے گی اور کعبۃ اللہ کو بالکل ویران کر دے گی۔ اس ویرانی کے بعد یہ کبھی آباد نہ ہوگا۔ یہی حبشی اس کا (مدفون) خزانہ نکال کر لے جائیں گے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۵۲)

اہل عراق واہل شام پر پابندیاں:

(۱۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا وہ وقت قریب ہے جبکہ عراق والوں کے پاس روپے اور غلے آنے پر پابندی لگا دی جائے گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا عجمیوں کی

Marfat.com

جانب سے؟ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا وہ وقت قریب ہے جبکہ اہل شام پر بھی یہ پابندی عائد کردی جائے گی۔ پوچھا گیا یہ رکاوٹ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہل روم کی جانب سے! پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو لوگوں کو (اموال) لپ بھر بھر دے گا اور شمار نہیں کرے گا نیز آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ یقیناً (اسلام) اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا۔ یقیناً سارا ایمان مدینے کی طرف لوٹے گا جس طرح کہ ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی بناء پر نکل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو وہاں آباد کردے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ (فلاں جگہ) ارزانی اور باغ وزراعت کی فراوانی ہے تو (مدینہ کو چھوڑ کر) وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا۔ کاش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۵۶)

امام مہدی کی بیعت کا حکم:

(۱۸) حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کوئی بات بیان فرمائی (جس کو یہ سمجھ نہ سکے) ابن ماجہ کی روایت میں اس جملہ کی تصریح بایں الفاظ ہے۔ ثم یجیء خلیفة الله المهدی یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لئے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۶۳)

سفیانی کی شکست:

(۱۹) حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دمشق کے اطراف

Marfat.com

سے سفیانی نامی ایک شخص خروج کرے گا۔ جس کے عام پیروکار قبیلہ کلب کے لوگ ہوں گے یہ جنگ کرے گا۔ یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لئے قبیلہ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی (اسی دوران) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (مراد خلیفہ مہدی ہیں) سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لئے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور بجز ایک مخبر کے کوئی بچہ نہ بچے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۲۰)

ظہور مہدی کے زمانہ کے حالات:

(۲۰) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہؒ نے فرمایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا؟ تو حضرت نے بربنائے لطف فرمایا دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا (اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا۔ جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یگانگت و الفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط وضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر (غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایسی (خاص وجزوی) فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی۔ نیز اس جماعت کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنہوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجمع سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو۔ میں

Marfat.com

نے کہا ہاں تو انہوں نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہیں کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابوالطفیل نے فرمایا بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابوالطفیل کی وفات مکہ معظمہ ہی میں ہوئی۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۲)

ظہور مہدی سے پہلے قیامت نہیں آئے گی:

(۲۱) حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جائے گی بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفہ مہدی) کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

خلافت کے بعد سات سال زندہ رہیں گے:

(۲۲) حضرت ابوسعید خدریؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدی میری نسل سے ہوگا۔ اس کی ناک ستواں و بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم و زیادتی سے بھر گئی ہوگی اور انگلیوں پر شمار کر کے بتایا کہ (وہ خلافت کے بعد) سات سال تک زندہ رہے گا (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

(۲۳) حضرت ام المومنین ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مہدی کا تذکرہ فرمایا (اور اس میں فرمایا کہ) وہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔ (ایضاً)

دور مہدی میں برکات:

(۲۴) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری آخری امت میں مہدی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا۔ اس کے زمانہ (خلافت) میں مویشیوں کی

Marfat.com

کثرت اور امت میں عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔
(مستدرک ج ۴ ص ۵۵۸)

خلافت مہدی کا عرصہ:

(۲۵) حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (آخری زمانہ میں) زمین جور وظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانہ خلافت میں) زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور وظلم سے بھر گئی ہوگی۔ (ایضاً)

مال وعدل کی فراوانی کا زمانہ:

(۲۶) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری امت میں اختلاف واضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا (یعنی اپنے داد ودہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا) اللہ تعالیٰ اس کے دور خلافت میں میری امت کے دلوں کو استغناء وبے نیازی سے بھر دے گا۔ (اور بغیر امتیاز وترجیح کے) اس کا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو (وہ مہدی کے پاس آجائے اس اعلان پر) مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدی اس سے کہے گا۔ خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے (یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا) تو خازن اس سے کہے گا کہ اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا کیا) امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا۔ میرے ہی لئے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی ووافی ہے۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔

Marfat.com

مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ مہدی عدل وانصاف اور داد ودہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا۔ اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہوگی۔

فارغ البالی اور چین سکون کا زمانہ:

(۲۷) حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر یہ صورت حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ میرے اوپر بار خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ (کچھ لوگ اسے پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں) اسے گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان زبردستی اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کرلیں گے (اس کی بیعت خلافت کی خبر سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لئے) شام سے اس کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (مکہ ومدینہ کے درمیانی میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیانی) نکلے گا جس کی ننہال قبیلہ کلب میں ہوگی اور اپنا لشکر خلیفہ مہدی کے مقابلہ کے لئے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست دے دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا پھر خلیفہ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب داد ودہش کریں گے اور اسلام پورے طور پر دنیا میں تمام ہو جائے گا۔ لوگ اسی (عیش وراحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے (یعنی جب تک خلیفہ مہدی حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البالی اور چین وسکون رہے گا۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۵)

خلافت مہدی کی زیادہ سے زیادہ مدت:

(۲۸) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر ان کی مدت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل

Marfat.com

وانصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مجمع الزوائد ج ۸ ص ۳۱۷)

(۲۹) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر کر تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت دریا دلی کی بناء پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطا یا تقسیم کرے گا) اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ البتہ ضرور لوٹے گا (یعنی امر اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کر لے گا۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۵)

بے مثال خوشحالی کا زمانہ:

(۳۰) حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک مہدی ہوگا (اس کی مدت خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اس کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔

امام مہدی کا مقام و مرتبہ:

(۳۱) آسمان سے (حسب ضرورت) موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اگا دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)

(۳۲-۳۳) حضرت علیؓ سے مرفوعاً و موقوفاً مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا مہدی میرے اہل بیت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں صالح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جہاں وہ پہلے نہیں تھے) (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

(۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا ختم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی ہیں) بھیجے گا جس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا (یعنی اس کا نام

Marfat.com

بھی محمد بن عبداللہ ہوگا) (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

(۳۵) حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو طویل اور دراز کر دے گا اور) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا کرے گا جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

ظہور مہدی سے پہلا بادشاہ:

(۳۶) امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا "نفس ذکیہ" کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس ذکیہ قتل کر دیئے جائیں گے تو زمین و--- آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں دلہن کی طرح آراستہ وپیراستہ کریں گے اور میری زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اگا دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور ان کے دور خلافت میں امت اس قدر خوش حال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

ضروری تنبیہ:

ایک نفس ذکیہ محمد بن عبداللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۱۴۵ ہجری میں خروج کیا تھا اور شہید ہوئے۔ حدیث بالا میں مشہور "نفس ذکیہ" سے مراد یہ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے بزرگ ہیں جو آخر زمانہ میں ہوں گے اور ان کی شہادت کے فوراً بعد مہدی کا ظہور ہوگا۔ شیخ محمد بن عبدالرسول الزرنجی نے اپنی مشہور تالیف "الاشاعۃ لاشراط الساعۃ" میں یہ بات بصراحت تحریر کی ہے۔

کعبہ کے مدفون خزانہ کو نکالیں گے:

(۳۷) حضرت ابوقتادہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ایک شخص (یعنی مہدی)

Marfat.com

سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور کعبہ کی حرمت وعظمت اس کے اہل ہی پامال کریں گے اور جب اس کی حرمت پامال کر دی جائے گی تو پھر عرب کی تباہی کا حال مت پوچھو (یعنی ان پر اس قدر تباہی آئے گی جو بیان سے باہر ہے) پھر حبشی چڑھائی کر دیں گے اور مکہ معظّمہ کو بالکل ویران کر دیں گے اور یہی کعبہ کے (مدفون) خزانہ کو نکال لیں گے۔
(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹)

تشریح: مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک اہل حبشہ تم سے جنگ نہ کریں تم بھی ان سے نہ لڑو کیونکہ خانہ کعبہ کا خزانہ دو چھوٹی پنڈلیوں والا نکالے گا۔ اس مضمون کی دیگر صحیح حدیثیں بھی موجود ہیں۔ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی قدس سرہ اپنے رسالہ ''قیامت نامہ'' میں لکھتے ہیں کہ جب سارے ایمان دار جہان سے اٹھ جائیں گے۔ تو حبشیوں کی چڑھائی ہوگی اور ان کی سلطنت ساری روئے زمین پر پھیل جائے گی۔ وہ کعبہ کو ڈھا ڈالیں گے اور حج موقوف ہو جائے گا۔

امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

(۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم لوگوں کا (اس وقت خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا) (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰)

(۲) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت قیام حق کے لئے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا آخر میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے (اس کے جواب میں) عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے (اس وقت) امامت نہیں کروں گا تمہارا بعض بعض پر امیر ہے یعنی عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار کر دیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

Marfat.com

تشریح: مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے بلکہ امت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابوالحسین آبری لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔ (فتح الباری ج ۶ ص ۴۹۳)

(۳) حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے تو امت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا آگے تشریف لائیے اور نماز پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے۔ اس فضیلت کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مرحمت فرمائی ہے۔ (المنار المنیف ۱۴۷ بحوالہ مسند ابی اسامہ)

تشریح: اس حدیث میں امام کے بارے میں تصریح آ گئی کہ وہ خلیفہ مہدی ہوں گے۔ لہٰذا بخاری شریف و مسلم شریف کی مذکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی ہی ہیں۔

(۴) حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دین کے کمزور ہو جانے کی حالت میں دجال نکلے گا اور دجال سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا بعد ازاں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور بوقت سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانو! (تمہیں اس جھوٹے خبیث سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جنات ہے۔ پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو انہیں عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے۔ پھر نماز فجر کے لئے اقامت ہوگی تو ان کا امیر کہے گا اے روح اللہ امامت کے واسطے آگے تشریف لائیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں) دجال سے مقابلہ کے لئے نکلیں گے۔ دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو (مارے خوف کے) نمک کے پگھلنے کی طرح پگھلنے لگے گا۔

Marfat.com

خوشحالی کا زمانہ:

(۵) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مہدی کے زمانے میں میری امت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی آسمان سے (حسب ضرورت) بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اگا دے گی۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)

ظہور مہدی کے وقت عربوں کی حالت:

(۶) حضرت ابوامامہؓ رسول اللہ ﷺ سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لئے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثریت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام وامیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لئے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں۔ عیسیٰ علیہ السلام ان کے مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لئے اقامت کہی گئی ہے تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔ (سنن ابن ماجہ ۳۰۷-۳۰۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی کی اقتداء کریں گے:

(۷) حضرت عثمان بن العاصؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عیسیٰؑ نماز فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امام ان سے عرض کرے گا۔ اے روح اللہ آگے تشریف لائیے' نماز پڑھائیے' تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے اس امت کا بعض بعض پر امیر ہے تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔" (المستدرک ج ۴ ص ۴۷۸ و مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۴۲)

تشریح: عیسیٰ علیہ السلام اس دن کی نماز فجر اس وقت کے امام کی اقتداء میں ادا کریں گے۔ اس

Marfat.com

کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی امامت کے فرائض انجام دیں گے جیسا کہ دیگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔

امام مہدی کا لشکر:

(۸) ''حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھنٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے (یعنی فتنوں کی کثرت وشدت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے) لہٰذا تم لوگ اہل شام کو برا بھلا مت کہو بلکہ ان میں جو برے لوگ ہیں ان کو برا بھلا کہو اس لئے کہ اہل شام میں اولیاء بھی ہیں۔ عنقریب اہل شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یعنی آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی جو سیلاب کی شکل اختیار کر لے گی) جو ان کی جماعت کو غرق کر دے گا۔ (اس سیلاب کی بناء پر ان کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ) اگر ان پر لومڑی حملہ کر دے تو وہ بھی غالب ہو جائے گی۔ اسی (انتہائی فتنہ وضعف کے زمانہ میں) میرے اہل بیت سے ایک شخص (یعنی مہدی) تین جھنڈوں میں ظاہر ہوگا (یعنی ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا) اس کے بعد لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے اور کم بتانے والے اسے بارہ ہزار بتائیں گے۔ اس لشکر کا علامتی کلمہ امت ہوگا۔ (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ امت امت کہیں گے تا کہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے۔ عام طور پر جنگوں کے موقع پر اس طرح کے الفاظ باہم طے کر لئے جاتے تھے۔ بطور خاص شب خون کے موقعوں پر اس اصطلاح کا استعمال اہم سمجھا جاتا تھا تا کہ لاعلمی میں اپنے آدمی کے ہاتھوں اپنا ہی آدمی نہ مار دیا جائے۔ ویسے امت امت کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ دشمنوں کو موت دے یا اے مسلمانو! دشمنوں کو مارو) مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر سے مدمقابل ہوگا جس میں سے ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سربراہ ملک وسلطنت کا طالب ہوگا۔ (یعنی یہ لوگ ملک و سلطنت حاصل کرنے کی غرض سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے) اللہ تعالیٰ ان سب کو (مسلمانوں کے لشکر کے ہاتھوں) ہلاک کر دے گا (نیز) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی

Marfat.com

باہمی یگانگت والفت، نعمت وآسودگی لوٹا دے گا اور ان کے قریب ودور کو جمع کر دے گا۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷ المستدرک ج ۴ ص ۵۵۳)

مہدی کا ظہور حق ہے:

(۹) ام المومنین ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا مہدی حق ہے (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔ (المستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

نوٹ: یہ مضمون ماہنامہ انوار مدینہ ربیع الاول ۱۴۱۸ ہجری تا رجب المرجب ۱۴۱۸ ہجری تک کے شماروں سے شکریہ کے ساتھ نقل کیا گیا ہے عام قارئین کی سہولت کے پیش نظر عربی عبارات اور حوالہ جات کو حذف کر دیا گیا ہے اگر کوئی صاحب ذوق کسی عبارت کا حوالہ دیکھنا چاہیں تو انوار مدینہ کے درج بالا شماروں کی مراجعت فرمالیں۔ شکریہ

☆☆☆

Marfat.com

یاجوج ماجوج
اور سدذوالقرنین

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

تحقیق

یاجوج ماجوج

اور سد ذوالقرنین

قرآن وسنت کی تصریحات سے ثابت ہے کہ یاجوج ماجوج انسانوں ہی کی قومیں ہیں' عام انسانوں کی طرح نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں کیونکہ قرآن کریم کی نص صریح ہے وجعلنا ذریته هم البقین یعنی طوفان نوح رحمۃ اللہ علیہ کے بعد جتنے انسان زمین پر باقی ہیں اور رہیں گے وہ سب حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں ہوں گے' تاریخی روایات اس پر متفق ہیں کہ وہ یافث کی اولاد میں ہیں۔ایک ضعیف حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

دجال اور یاجوج ماجوج کے متعلق ایک مفصل حدیث:

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کے وقت دجال کا تذکرہ فرمایا اور تذکرہ فرماتے ہوئے بعض باتیں اس کے متعلق ایسی فرمائیں کہ جن سے اس کا حقیر وذلیل ہونا معلوم ہوتا تھا۔ (مثلاً یہ کہ وہ کانا ہے) اور بعض باتیں اس کے متعلق ایسی فرمائیں کہ جن سے معلوم ہوتا تھا کہ اس کا فتنہ سخت اور عظیم ہے (مثلاً جنت ودوزخ کا اس کے ساتھ ہونا اور دوسرے خوارق عادات) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے (ہم پر ایسا خوف طاری ہوا کہ) گویا دجال کھجوروں کے جھنڈ میں ہے (یعنی قریب ہی موجود ہے) جب ہم شام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے قلبی تاثرات کو بھانپ لیا اور پوچھا کہ تم نے کیا سمجھا؟ ہم نے عرض کیا کہ آپ نے دجال کا تذکرہ فرمایا اور بعض باتیں اس کے متعلق ایسی فرمائیں جن سے اس کا معاملہ حقیر اور آسان معلوم ہوتا تھا اور بعض باتیں ایسی فرمائیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بڑی قوت ہوگی اس کا فتنہ بڑا عظیم ہے۔ہمیں تو ایسا محسوس ہونے لگا کہ ہمارے قریب ہی وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے' تمہارے بارے

Marfat.com

میں جن فتنوں کا مجھے خوف ہے ان میں دجال کی بہ نسبت دوسرے فتنے زیادہ قابل خوف ہیں (یعنی دجال کا فتنہ اتنا عظیم نہیں جتنا تم نے سمجھ لیا ہے) اگر میری موجودگی میں وہ نکلا تو میں اس کا مقابلہ خود کروں گا۔ (تمہیں اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں اور اگر وہ میرے بعد آیا تو ہر شخص اپنی ہمت کے موافق اس کو مغلوب کرنے کی کوشش کرے گا۔ حق تعالیٰ میری غیر موجودگی میں ہر مسلمان کا ناصر اور مددگار رہے (اس کی علامت یہ ہے) کہ وہ نوجوان سخت پیچدار بالوں والا ہے' اس کی ایک آنکھ اوپر کو ابھری ہوئی ہے (اور دوسری آنکھ سے کانا ہے' جیسا کہ دوسری روایات میں ہے) اور اگر میں (اس کی قبیح صورت میں) اس کو کسی کے ساتھ تشبیہ دے سکتا ہوں تو وہ عبدالعزیز بن قطن ہے (یہ زمانہ جاہلیت میں بنوخزاعہ قبیلہ کا ایک بدشکل شخص تھا) اگر تم میں سے کسی مسلمان کا دجال کے ساتھ سامنا ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھ لے (اس سے دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا) دجال شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور ہر طرف فساد مچائے گا۔ اے اللہ کے بندو! اس کے مقابلہ میں ثابت قدم رہنا۔

ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) وہ زمین میں کس قدر مدت رہے گا۔ آپؐ نے فرمایا وہ چالیس دن رہے گا۔ لیکن پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا دن ایک ماہ کے برابر ہوگا اور تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی دن عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو دن ایک سال کے برابر ہوگا کیا ہم اس میں صرف ایک دن کی (پانچ نمازیں) پڑھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں' بلکہ وقت کا اندازہ کر کے پورے سال کی نمازیں ادا کرنا ہوں گی' پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ زمین میں کس قدر سرعت کے ساتھ سفر کرے گا فرمایا اس ابر کی مانند تیز چلے گا جس کے پیچھے موافق ہوا لگی ہوئی ہو۔ پس دجال کسی قوم کے پاس سے گزرے گا ان کو اپنے باطل عقائد کی دعوت دے گا۔ وہ اس پر ایمان لائیں گے تو وہ بادلوں کو حکم دے گا تو وہ برسنے لگیں گے اور زمین کو حکم دے گا تو وہ سرسبز شاداب ہو جائے گی (اور ان کے مویشی اس میں چریں گے) اور شام کو جب واپس آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے کی بہ نسبت بہت اونچے ہوں گے اور تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے اور ان کی کوکھیں پر ہوں گی۔ پھر دجال کسی دوسری قوم کے پاس سے گزرے گا اور ان کو بھی اپنے کفر و ضلال کی

Marfat.com

دعوت دے گا لیکن وہ اس کی باتوں کو رد کر دیں گے۔ وہ ان سے مایوس ہو کر چلا جائے گا تو یہ مسلمان لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو جائیں گے اور ان کے پاس کچھ مال نہ رہے گا۔ اور ویران زمین کے پاس سے اس کا گزر ہوگا تو وہ اس کو خطاب کرے گا کہ اپنے خزانوں کو باہر لے آ۔ چنانچہ زمین کے خزانے اس کے پیچھے پیچھے ہو لیں گے۔ جیسا کہ شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے ہو لیتی ہیں۔ پھر دجال ایک آدمی کو بلائے گا۔ جس کا شباب پورے زوروں پر ہوگا۔ اس کو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دے گا۔ اور دونوں ٹکڑے اس قدر فاصلہ پر کر دیئے جائیں گے جس قدر تیر مارنے والے اور نشانہ کے درمیان فاصلہ ہوتا ہے۔ پھر وہ اس کو بلائے گا وہ (زندہ ہو کر) دجال کی طرف سے اس کے اس فعل پر ہنستا ہوا روشن چہرے کے ساتھ آ جائے گا۔ دریں اثناء حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائیں گے چنانچہ وہ دو رنگ دار چادریں پہنے ہوئے دمشق کی مشرقی جانب کے سفید مینارہ پر اس طرح نزول فرمائیں گے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے ہوں گے' جب اپنے سر مبارک کو نیچے کریں گے تو اس سے پانی کے قطرات جھڑیں گے (جیسے کوئی ابھی غسل کر کے آیا ہو) اور جب سر کو اوپر کریں گے تو اس وقت بھی پانی کے متفرق قطرات جو موتیوں کی طرح صاف ہوں گے گریں گے۔ جس کافر کو آپ کے سانس کی ہوا پہنچے گی وہ وہیں مر جائے گا۔ اور آپ کا سانس اس قدر دور پہنچے گا جس قدر دور آپ کی نگاہ جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے۔ یہاں تک کہ آپ اسے باب اللد پر جا پکڑیں گے۔ (یہ بستی اب بھی بیت المقدس کے قریب اسی نام سے موجود ہے) وہاں اس کو قتل کر دیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کے پاس تشریف لائیں گے اور (بطور شفقت کے) ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور جنت میں اعلیٰ درجات کی ان کو خوشخبری سنائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی اسی حال میں ہوں گے کہ حق تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ میں اپنے بندوں میں ایسے لوگوں کو نکالوں گا جن کے مقابلہ کی کسی کو طاقت نہیں' آپ مسلمانوں کو جمع کر کے کوہ طور پر چلے جائیں (چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام ایسا ہی کریں گے) اور حق تعالیٰ یاجوج ماجوج کو کھول دیں گے تو وہ سرعت سیر کے سبب ہر بلندی سے پھسلتے ہوئے دکھائی دیں گے ان میں سے

Marfat.com

پہلے لوگ بحیرہ طبریہ سے گزریں گے اور اس کا سب پانی پی کر ایسا کر دیں گے کہ جب ان میں سے دوسرے لوگ اس بحیرہ سے گزریں گے تو دریا کی جگہ کو خشک دیکھ کر کہیں گے کہ کبھی یہاں پانی ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء کوہ طور پر پناہ لیں گے اور دوسرے مسلمان اپنے قلعوں اور محفوظ جگہوں پر پناہ لیں گے۔ کھانے پینے کا سامان ساتھ ہوگا مگر وہ کم پڑ جائے گا تو ایک بیل کے سر کو سو دینار سے بہتر سمجھا جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے مسلمان اپنی تکلیف دفع ہونے کے لئے حق تعالیٰ سے دعا کریں گے (حق تعالیٰ دعا قبول فرمائیں گے) اور ان پر وبائی صورت میں ایک بیماری بھیجیں گے اور یاجوج ماجوج تھوڑی دیر میں سب کے سب مر جائیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کوہ طور سے نیچے آئیں گے تو دیکھیں گے کہ زمین میں ایک بالشت جگہ بھی ان کی لاشوں سے خالی نہیں (اور لاشوں کے سڑنے کی وجہ سے) سخت تعفن پھیلا ہوگا (اس کیفیت کو دیکھ کر دوبارہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی حق تعالیٰ سے دعا کریں گے (کہ یہ مصیبت بھی دفع ہو، حق تعالیٰ قبول فرمائیں گے) اور بہت بھاری بھرکم پرندوں کو بھیجیں گے جن کی گردنیں اونٹ کی گردن کی مانند ہوں گی (وہ ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ کی مرضی ہوگی وہاں پھینک دیں گے) بعض روایات میں ہے کہ دریا میں ڈالیں گے۔ پھر حق تعالیٰ بارش برسائیں گے۔ کوئی شہر اور جنگل ایسا نہ ہوگا جہاں بارش نہ ہوئی ہوگی ساری زمین دُھل جائے گی اور شیشہ کی مانند صاف ہو جائے گی۔ پھر حق تعالیٰ زمین کو حکم فرمائیں گے کہ اپنے پیٹ سے پھلوں اور پھولوں کو اُگا دے (اور از سرنو) اپنی برکات کو ظاہر کر دے (چنانچہ ایسا ہی ہوگا اور اس قدر برکت ظاہر ہوگی) کہ ایک انار ایک جماعت کے کھانے کے لئے کفایت کرے گا اور لوگ اس کے چھلکے کی چھتری بنا کر سایہ حاصل کریں گے اور دودھ میں اس قدر برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک قبیلہ کے سب لوگوں کو کافی ہو جائے گا اور ایک بکری کا دودھ پوری برادری کو کافی ہو جائے گا (یہ غیر معمولی برکات اور امن وامان کا زمانہ چالیس سال رہنے کے بعد جب قیامت کا وقت آ جائے گا تو) اس وقت حق تعالیٰ ایک خوشگوار ہوا چلائیں گے جس کی وجہ سے سب مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے ایک خاص بیماری ظاہر ہو جائے گی اور

Marfat.com

سب کے سب وفات پا جائیں گے اور باقی صرف شریر و کافر رہ جائیں گے۔ جو زمین پر کھلم کھلا حرام کاری جانوروں کی طرح کریں گے۔ ایسے ہی لوگوں پر قیامت آئے گی۔

یاجوج ماجوج کی سرکشی وحماقت:

اور حضرت عبدالرحمٰن بن یزیدؒ کی روایت میں یاجوج وماجوج کے قصہ کی زیادہ تفصیل آئی ہے، وہ یہ کہ بحیرہ طبریہ سے گزرنے کے بعد یاجوج ماجوج بیت المقدس کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ جبل الخمر پر چڑھ جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو سب کو قتل کر دیا ہے لو اب ہم آسمان والوں کا خاتمہ کریں چنانچہ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اور وہ تیر حق تعالیٰ کے حکم سے خون آلود ہو کر ان کی طرف واپس آئیں گے۔ (تاکہ وہ احمق یہ سمجھ کر خوش ہوں کہ آسمان والوں کا بھی خاتمہ کر دیا)

ایک نیک آدمی اور دجال:

اور دجال کے قصہ میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ دجال مدینہ منورہ سے دور رہے گا اور مدینہ کے راستوں پر بھی اس کا آنا ممکن نہ ہوگا تو وہ مدینہ کے قریب ایک شور زمین کی طرف آئے گا اس وقت ایک آدمی دجال کے پاس آئے گا اور وہ آدمی اس وقت کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا۔ اور اس کو خطاب کر کے کہے گا کہ میں یقین سے کہتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کی ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی (یہ سن کر) دجال کہنے لگے گا لوگو! مجھے بتلاؤ کہ اگر میں اس آدمی کو قتل کر دوں اور پھر اس کو زندہ کر دوں تو میرے خدا ہونے میں شک کرو گے۔ وہ جواب دیں گے نہیں، چنانچہ وہ اس آدمی کو قتل کرے گا اور پھر اس کو زندہ کر دے گا تو وہ دجال کو کہے گا کہ اب مجھے تیرے دجال ہونے کا پہلے سے زیادہ یقین ہو گیا ہے، دجال اس کو دوبارہ قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن وہ اس پر قادر نہ ہو سکے گا۔ (صحیح مسلم)

یاجوج ماجوج کی تعداد:

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

Marfat.com

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ آپ اپنی ذریت میں سے بعث النار (یعنی جہنمی لوگ) اٹھایئے' وہ عرض کریں گے اے رب وہ کون ہیں تو حکم ہوگا کہ ہر ایک ہزار میں سے نوسوننانوے جہنمی ہیں صرف ایک جنتی ہے' صحابہ کرام سہم گئے اور دریافت کیا کہ یارسول اللہ ہم میں سے وہ ایک جنتی کونسا ہوگا تو آپ ﷺ نے فرمایا غم نہ کرو' کیونکہ یہ نوسو ننانوے جہنمی تم میں سے ایک اور یاجوج ماجوج میں سے ایک ہزار کی نسبت سے ہوں گے اور مستدرکِ حاکم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے دس حصے کئے۔ ان میں سے نو حصے یاجوج ماجوج کے ہیں اور باقی ایک حصہ میں باقی ساری دنیا کے انسان ہیں۔ (روح المعانی)

ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں ان روایات کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ اس سے معلوم ہوا ہے کہ یاجوج ماجوج کی تعداد ساری انسانی آبادی سے بے حد زائد ہے۔

بخاری نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا حج وعمرہ خروج یاجوج ماجوج کے بعد بھی جاری ہوگا۔ (تفسیر مظہری)

یاجوج ماجوج اور سدذوالقرنین:

بخاری ومسلم نے ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک روز) نیند سے ایسی حالت میں بیدار ہوئے کہ چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا اور آپ کی زبان مبارک پر یہ جملے تھے:

لا الہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج مثل ھذہ وحلق تسعین۔

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' خرابی ہو عرب کی اس شر سے جو قریب آ چکا ہو۔ آج کے دن یاجوج وماجوج کی روم یعنی سد میں اتنا سوراخ کھل گیا ہے اور آپ نے عقد تسعین یعنی انگوٹھے اور انگشت شہادت کو ملا کر حلقہ بنا کر دکھلایا۔''

ام المومنینؓ فرماتی ہیں کہ اس ارشاد پر ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہم ایسے حال

Marfat.com

میں ہلاک ہو سکتے ہیں جبکہ ہمارے اندر صالحین موجود ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں ہلاک ہو سکتے ہیں، جبکہ خبث (یعنی شر) کی کثرت ہو جائے (مثلہ فی الصحیحین عن ابی ابوھریرۃؓ، کذا فی البدایۃ والنھایتہ لابن کثیر) اور سد یاجوج میں بقدر حلقہ سوراخ ہو جانا اپنے حقیقی معنی میں بھی ہو سکتا ہے اور مجازی طور پر سد ذوالقرنین کے کمزور ہو جانے کے معنی میں بھی ہو سکتا ہے۔ (ابن کثیر، ابوحیان)

مسند احمد، ترمذی ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج ہر روز سد ذوالقرنین کو کھودتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس آہنی دیوار کے آخری حصہ تک اتنے قریب پہنچ جاتے ہیں کہ دوسری طرف کی روشنی نظر آنے لگے، مگر یہ کہہ کر لوٹ جاتے ہیں کہ باقی کو کل کھود کر پار کر دیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کو پھر ویسا ہی مضبوط درست کر دیتے ہیں اور اگلے روز پھر نئی محنت اس کے کھودنے میں کرتے ہیں یہ سلسلہ کھودنے میں محنت کا اور پھر منجانب اللہ اس کی درستی کا اس وقت تک چلتا رہے گا جس وقت تک یاجوج ماجوج کو بند رکھنے کا ارادہ ہے اور جب اللہ تعالیٰ ان کو کھولنے کا ارادہ فرمائیں گے تو اس روز جب محنت کر کے آخری حد میں پہنچا دیں گے اس دن یوں کہیں گے کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم کل اس کو پار کر لیں گے (اللہ کے نام اور اس کی مشیت پر موقوف رکھنے سے آج توفیق ہو جائے گی) تو اگلے روز دیوار کا باقی ماندہ حصہ اپنی حالت پر ملے گا اور وہ اس کو توڑ کر پار کر لیں گے۔

بحوالہ ابن عربی بیان کیا کہ اس حدیث میں تین آیات الٰہیہ یعنی معجزات ہیں۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذہنوں کو اس طرف متوجہ نہیں ہونے دیا کہ سد کو کھودنے کا کام رات دن مسلسل جاری رکھیں، ورنہ اتنی بڑی قوم کے لئے کیا مشکل تھا کہ دن اور رات کی ڈیوٹیاں الگ الگ مقرر کر لیتے، دوسرے ان کے ذہنوں کو اس طرف سے پھیر دیا کہ اس سد کے اوپر چڑھنے کی کوشش کریں، اس کے لئے آلات سے مدد لیں، حالانکہ وہب بن منبہ کی روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ صاحب زراعت وصناعت ہیں ہر طرح کے آلات رکھتے ہیں۔ ان کی زمین میں درخت بھی مختلف قسم کے ہیں۔ کوئی مشکل کام نہ تھا کہ اوپر چڑھنے کے ذرائع وسائل پیدا کر لیتے، تیسرے یہ کہ ساری مدت میں ان کے قلوب میں یہ بات نہ آئے کہ انشاء اللہ کہہ لیں، صرف اس

Marfat.com

وقت یہ کلمہ ان کی زبان پر جاری ہوگا۔ جب ان کے نکلنے کا وقت مقرر آ جائے گا۔

یاجوج ماجوج کا عقیدہ:

ابن عربی نے فرمایا کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے وجود اور اس کی مشیت وارادے کو مانتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ بغیر کسی عقیدے کے ہی ان کی زبان پر اللہ تعالیٰ یہ کلمہ جاری کر دے اور اس کی برکت سے ان کا کام بن جائے (اشراط الساعۃ للسید محمد، ص ۱۵۴) مگر ظاہر یہی ہے کہ ان کے پاس بھی انبیاء علیہم السلام کی دعوت پہنچ چکی ہے۔ ورنہ نص قرآنی کے مطابق ان کو جہنم کا عذاب نہ ہونا چاہیے۔ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا معلوم ہوا کہ دعوت ایمان ان کو بھی پہنچی ہے۔ مگر یہ لوگ کفر پر جمے رہے، ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اللہ کے وجود اور اس کے ارادہ ومشیت کے قائل ہوں گے، اگرچہ صرف اتنا عقیدہ ایمان کے لئے کافی نہیں جب تک رسالت اور آخرت پر ایمان نہ ہو۔ بہرحال ان شاء اللہ کا کلمہ کہنا باوجود کفر کے بھی بعید نہیں۔

یاجوج ماجوج کے متعلق قرآن وحدیث سے حاصل شدہ معلومات:

(۱) یاجوج ماجوج عام انسانوں کی طرح انسان حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں جمہور محدثین ومورخین ان کو یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد قرار دیتے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یافث بن نوح کی اولاد نوح علیہ السلام کے زمانے سے ذوالقرنین کے زمانے تک دور دور تک مختلف قبائل اور مختلف قوموں اور مختلف آبادیوں میں پھیل چکی تھی، یاجوج ماجوج جن قوموں کا نام ہے یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ سب کے سب سد ذوالقرنین کے پیچھے ہی محصور ہو گئے ہوں، ان کے کچھ قبائل اور قومیں سد ذوالقرنین کے اس طرف بھی ہوں گی۔ البتہ ان میں سے جو قتل وغارت گری کرنے والے وحشی لوگ تھے۔ وہ سد ذوالقرنین کے ذریعے روک دیئے گئے مورخین عام طور سے ان کو ترک اور مغول یا منگولین لکھتے ہیں مگر ان میں سے یاجوج ماجوج نام صرف ان وحشی غیر متمدن خونخوار ظالم لوگوں کا ہے جو تمدن سے آشنا نہیں ہوئے۔ انہی کی برادری کے مغول اور ترک یا منگولین جو متمدن ہو گئے وہ اس نام سے خارج ہیں۔

Marfat.com

(۲) یاجوج ماجوج کی تعداد پوری دنیا کے انسانوں کی تعداد سے بدرجہا زائد' کم از کم ایک اور دس کی نسبت سے ہے۔

(۳) یاجوج ماجوج کی جو قومیں اور قبائل سد ذوالقرنین کے ذریعہ اس طرف آنے سے روک دیئے گئے ہیں وہ قیامت کے بالکل قریب تک اسی طرح محصور رہیں گے ان کے نکلنے کا وقت مقدر ظہور مہدی علیہ السلام پھر خروج دجال کے بعد کو ہوگا جبکہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر دجال کو قتل کر چکیں گے۔

(۴) یاجوج ماجوج کے کھلنے کے وقت سد ذوالقرنین منہدم ہو کر زمین کے برابر ہو جائے گی۔ (آیت قرآن) اس وقت یہ یاجوج ماجوج کی بے پناہ قومیں بیک وقت پہاڑوں کی بلندیوں سے اترتی ہوئی سرعت رفتار کے سبب ایسی معلوم ہوں گی کہ گویا یہ پھسل پھسل کر گر رہے ہیں۔ اور یہ لاتعداد وحشی انسان عام انسانی آبادی اور پوری زمین پر ٹوٹ پڑیں گے اور ان کے قتل و غارت گری کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا۔ اللہ کے رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی بامر الٰہی اپنے ساتھی مسلمانوں کو لے کر کوہ طور پر پناہ لیں گے اور عام دنیا کی آبادیوں میں جہاں کچھ قلعے محفوظ مقامات ہیں وہ ان میں بند ہو کر اپنی جانیں بچائیں گے' کھانے پینے کا سامان ختم ہو جانے کے بعد ضروریات زندگی انتہائی گراں ہو جائے گی۔ باقی انسانی آبادی کو یہ وحشی قومیں ختم کر ڈالیں گی ان کے دریاؤں کو چاٹ جائیں گی۔

(۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء کی دعا سے پھر یہ ٹڈی دل قسم کی بے شمار قومیں بیک وقت ہلاک کر دی جائیں گی' ان کی لاشوں سے ساری زمین پٹ جائے گی۔ ان کی بدبو کی وجہ سے زمین میں بسنا مشکل ہو جائے گا۔

(۶) پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء ہی کی دعا سے ان کی لاشیں دریا برد یا غائب کر دی جائیں گی اور عالمگیر بارش کے ذریعہ پوری زمین کو دھو کر پاک صاف کر دیا جائے گا۔

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر زمانے میں بذریعہ وحی خواب میں آپ کو دکھلایا گیا کہ سد ذوالقرنین میں ایک سوراخ ہو گیا ہے جس کو آپ نے عرب کے لئے شر و فتنہ کی علامت قرار دی۔ اس دیوار میں سوراخ ہو جانے کو بعض محدثین نے اپنی حقیقت پر محمول کیا ہے اور بعض نے

Marfat.com

اس کا مطلب بطور استعارہ اور مجاز کے یہ قرار دیا ہے کہ اب یہ سد ذوالقرنین کمزور ہو چکی ہے۔ خروج یاجوج ماجوج کا وقت قریب آ گیا ہے اور اس کے آثار عرب قوم کے تنزل وانحطاط کے رنگ میں ظاہر ہوں گے۔ واللہ اعلم

یاجوج ماجوج اور سد ذوالقرنین کے متعلق یہ معلومات تو وہ ہیں جو قرآن اور احادیث نبویہ ﷺ نے امت کو بتلا دیئے ہیں۔ اس پر عقیدہ رکھنا ضروری اور مخالفت ناجائز ہے۔ باقی رہی اس کی جغرافیائی بحث کہ سد ذوالقرنین کس جگہ واقع ہے اور قوم یاجوج ماجوج کونسی قوم ہے' اور اس وقت کہاں کہاں بستی ہے۔ اگرچہ اس پر نہ کوئی اسلامی عقیدہ موقوف ہے اور نہ قرآن کی کسی آیت کا مطلب سمجھنا اس پر موقوف ہے۔

یاجوج ماجوج کے خروج کا مقدمہ:

قرطبی نے اپنی تفسیر میں بحوالہ سدی نقل کیا ہے کہ یاجوج ماجوج کے بائیس قبیلوں میں سے اکیس قبیلوں کو سد ذوالقرنین سے بند کر دیا گیا۔ ان کا ایک قبیلہ سد ذوالقرنین کے اندر اس طرف رہ گیا' وہ ترک ہیں' اس کے بعد قرطبی نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ترک کے متعلق جو باتیں بتلائی ہیں وہ یاجوج ماجوج سے ملتی ہوئی ہیں اور آخر زمانے میں مسلمانوں کی ان سے جنگ ہونا صحیح مسلم کی حدیث میں ہے پھر فرمایا کہ اس زمانے میں ترک قوم کی بڑی بھاری تعداد مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے نکلی ہوئی ہے جن کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے' وہی مسلمانوں کو ان کے شر سے بچا سکتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہی یاجوج ماجوج ہیں یا کم از کم ان کا مقدمہ ہیں (قرطبی' ص ۸ ج ۱۱) قرطبی کا زمانہ چھٹی صدی ہجری ہے جس میں فتنہ تاتار ظاہر ہوا اور اسلامی خلافت کو تباہ برباد کیا ان کا عظیم فتنہ تاریخ اسلام میں معروف اور تاتاریوں کا مغول ترک میں سے ہونا مشہور ہے) مگر قرطبی نے ان کو یاجوج ماجوج کے مشابہ اور ان کا مقدمہ قرار دیا ہے ان کے فتنہ کو وہ خروج یاجوج ماجوج نہیں بتایا جو علامات قیامت میں سے ہے۔ کیونکہ صحیح مسلم کی حدیث مذکورہ میں اس کی تصریح ہے کہ وہ خروج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ان کے زمانے میں ہوگا۔

Marfat.com

اس سے ثابت ہوا کہ اس زمانے میں جو بعض مورخین موجودہ روس یا چین یا دونوں کو یاجوج ماجوج قرار دیتے ہیں اگر اس سے ان کی مراد وہی ہوتی جو قرطبی اور آلوسی نے فرمایا کہ ان کا فتنہ فتنہ یاجوج ماجوج کے مشابہ ہے تو یہ کہنا کچھ غلط نہ ہوتا۔ مگر اسی کو وہ خروج یاجوج ماجوج قرار دینا جس کی خبر قرآن وحدیث میں بطور علامات قیامت دی گئی اور اس کا وقت نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بتلایا گیا یہ قطعاً غلط اور گمراہی اور نصوص حدیث کا انکار ہے۔

یاجوج ماجوج اور سد ذوالقرنین کہاں ہے:

مشہور مورخ ابن خلدون نے اپنی تاریخ کے مقدمہ میں اقلیم سادس کی بحث میں یاجوج ماجوج اور سد ذوالقرنین اور ان کے محل ومقام کے متعلق جغرافیائی تحقیق اس طرح فرمائی ہے:

''ساتویں اقلیم کے نویں حصہ میں مغرب کی جانب ترکوں کے وہ قبائل آباد ہیں جو قنجاق اور چرکس کہلاتے ہیں اور مشرق کی جانب یاجوج ماجوج کی آبادیاں ہیں اور ان دونوں کے درمیان کوہ قاف حد فاصل ہے جس کا ذکر گزشتہ سطور میں ہو چکا ہے کہ وہ بحر محیط سے شروع ہوتا ہے جو چوتھی اقلیم کے مشرق میں واقع ہے اور اس کے ساتھ شمال کی جانب اقلیم کے آخر تک چلا گیا ہے اور پھر بحر محیط سے جدا ہو کر شمال مغرب میں ہوتا ہوا یعنی مغرب کی جانب جھکتا ہوا پانچویں اقلیم کے نویں حصہ میں داخل ہو جاتا ہے یہاں سے وہ پھر اپنی پہلی سمت کو مڑ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ساتویں اقلیم کے نویں حصہ میں داخل ہو جاتا ہے اور یہاں پہنچ کر جنوب سے شمالی مغرب کو ہوتا ہوا گیا ہے اور اسی سلسلہ کوہ کے درمیان سد سکندری واقع ہے اور ساتویں اقلیم کے نویں حصہ کے وسط ہی میں وہ سد سکندری ہے جس کا ہم ابھی ذکر کر آئے ہیں اور جس کی اطلاع قرآن نے بھی دی ہے۔''

اور عبداللہ بن خرداذبہ نے اپنی جغرافیہ کی کتاب میں واثق باللہ خلیفہ عباسی کا وہ خواب نقل کیا ہے جس میں اس نے یہ دیکھا تھا کہ سد کھل گئی ہے چنانچہ وہ گھبرا کر اٹھا اور دریافت حال کے لئے سلام ترجمان کو روانہ کیا اس نے واپس آ کر اسی سد کے حالات واوصاف بیان کئے۔ (مقدمہ ابن خلدون ص ۷۹)

Marfat.com

دنیا میں مختلف دیواریں:

حضرت الاستاذ حجۃ الاسلام سیدی حضرت مولانا انور شاہ کشمیری قدس سرہ نے اپنی کتاب عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام میں یاجوج ماجوج اور سد ذوالقرنین کا حال اگرچہ ضمنی طور پر بیان فرمایا ہے مگر جو کچھ بیان کیا ہے وہ تحقیق وروایت کے اعلیٰ معیار پر ہے آپ نے فرمایا کہ مفسد اور وحشی انسانوں کی تاخت وتاراج سے حفاظت کے لئے زمین پر ایک نہیں بہت سی جگہوں میں سدیں (دیواریں) بنائی گئی ہیں جو مختلف بادشاہوں نے مختلف مقامات پر مختلف زمانوں میں بنائی ہیں ان میں سے زیادہ بڑی اور مشہور دیوار چین ہے۔ جس کا طول ابوحیان اندلسی (دربار ایران کے شاہی مورخ) نے بارہ سو میل بتلایا ہے اور یہ کہ اس کا بانی فغفور بادشاہ چین ہے اور اس کی بناء کی تاریخ ہبوط آدم علیہ السلام سے تین ہزار چار سو ساٹھ سال بعد بتلائی۔ اور یہ کہ اس دیوار چین کو مغل لوگ اتکووہ اور ترک لوگ بورقورقہ کہتے ہیں اور فرمایا کہ اسی طرح کی اور بھی متعدد دیواریں سدیں مختلف مقامات پر پائی جاتی ہیں۔

ہمارے خواجہ تاس مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ نے اپنی کتاب قصص القرآن میں حضرت شیخ کے اس بیان کی تاریخی توضیح بڑی تفصیل وتحقیق سے لکھی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

یاجوج ماجوج کی تاخت وتاراج اور شروفساد کا دائرہ اتنا وسیع تھا کہ ایک طرف کا کیشیا کے نیچے بسنے والے ان کے ظلم وستم کا شکار تھے تو دوسری جانب تبت اور چین کے باشندے بھی ہر وقت ان کی زد میں تھے۔ انہی یاجوج ماجوج کے شروفساد سے بچنے کے لئے مختلف زمانوں میں مختلف مقامات پر متعدد سد تعمیر کی گئی ان میں سب سے زیادہ بڑی اور مشہور دیوار چین ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔

دوسری سد وسط ایشیا میں بخارا اور ترمذ کے قریب واقع ہے اور اس کے محل وقوع کا نام در بند ہے یہ سد مشہور مغل بادشاہ تیمور لنگ کے زمانہ میں موجود تھی اور شاہ روم کے خاص ہمنشین سیلابر جرمنی نے بھی اس کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے اور اندلس کے بادشاہ کسٹیل کے قاصد کلافجو نے بھی اپنے سفرنامہ میں اس کا نام ذکر کیا ہے۔ یہ ۱۴۰۳ء میں اپنے بادشاہ کا سفیر ہو کر

Marfat.com

جب تیمور کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس جگہ سے گزرا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ باب الحدید کی سد موصل کے اس راستہ پر ہے جو سمرقند اور ہندوستان کے درمیان ہے (از تفسیر جواہر القرآن طنطاوی ج ۹ ص ۱۹۸)

تیسری سد روسی علاقہ داغستان میں واقع ہے' یہ بھی دربند اور باب الابواب کے نام سے مشہور ہے' یاقوت حموی نے معجم البلدان میں ادریسی نے جغرافیہ میں اور بستانی نے دائرۃ المعارف میں اس کے حالات بڑی تفصیل سے لکھے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

''داغستان میں دربند ایک روسی شہر ہے یہ شہر بحر خزر (کاسپین) کے غربی کنارے پر واقع ہے۔ اس کا عرض البلد ۳۔۴۳ شمالاً اور طول البلد ۱۵۔۴۸ شرقاً ہے اور اس کو دربند انوشیرواں بھی کہتے ہیں اور باب الابواب کے نام سے بہت مشہور ہے۔''

چوتھی سد اسی باب الابواب سے مغرب کی جانب کاکیشیا کے بہت بلند حصوں میں ہے' جہاں دو پہاڑوں کے درمیان ایک درہ درہ داریال کے نام سے مشہور ہے۔ اس جگہ یہ چوتھی سد جو قفقاز یا جبل قوقایا کوہ قاف کی سد کہلاتی ہے۔ بستانی نے اس کے متعلق لکھا ہے:

''اور اسی کے (یعنی سد باب الابواب کے) قریب ایک اور سد ہے جو غربی جانب بڑھتی چلی گئی ہے غالباً اس کو اہل فارس نے شمالی بربروں سے حفاظت کی خاطر بنایا ہوگا کیونکہ اس کے بانی کا صحیح حال معلوم نہیں ہوسکا۔ بعض نے اس کی نسبت سکندر کی جانب کر دی ہے۔ اور بعض نے کسریٰ ونوشیرواں کی طرف اور یاقوت کہتا ہے کہ یہ تانبا پگھلا کر اس سے تعمیر کی گئی ہے۔ (دائرۃ المعارف جلد ۷ ص ۶۵۱' معجم البلدان جلد ۸ ص ۹)

چونکہ یہ سب دیواریں شمال ہی میں ہیں اور تقریباً ایک ہی ضرورت کے لئے بنائی گئی ہیں اس لئے ان میں سے سد ذوالقرنین کونسی ہے۔ اس کے متعین کرنے میں اشکالات پیش آئے ہیں اور بڑا اختلاط ان آخری دو سدوں کے معاملہ میں پیش آیا۔ کیونکہ دونوں مقامات کا نام بھی دربند ہے اور دونوں جگہ سد بھی موجود ہے' مذکورالصدر چار سدوں میں سے دیوار چین جو سب سے زیادہ بڑی اور سب سے زیادہ قدیم ہے اس کے متعلق تو سد ذوالقرنین ہونے کا کوئی قائل نہیں اور وہ بجائے شمال کے مشرق اقصیٰ میں ہے اور قرآن کریم کے اشارہ سے اس کا شمال میں

Marfat.com

ہونا ظاہر ہے۔

اب معاملہ باقی تین دیواروں کا رہ گیا جو شمال ہی میں ہیں۔ان میں سے عام طور پر مورخین مسعودی، اصطخری، حموی وغیرہ اس دیوار کو سد ذوالقرنین بتاتے ہیں جو داغستان یا کاکیشیا کے علاقہ باب الابواب کے دربند میں بحرخزر پر واقع ہے۔ بخارا اور ترمذ کے دربند اور اس کی دیوار کو جن مورخین نے سد ذوالقرنین کہا ہے وہ غالباً لفظ دربند کے اشتراک کی وجہ سے ان کو اختلاط ہوا ہے۔اب تقریباً اس کا محل وقوع متعین ہوگیا کہ علاقہ داغستان کاکیشیا کے دربند باب الابواب میں یا اس سے بھی اوپر جبل قفقاز یا کوہ قاف کی بلندی پر ہے اور ان دونوں جگہوں پر سد کا ہونا مورخین کے نزدیک ثابت ہے۔

ان دونوں میں سے حضرت الاستاذ مولانا سید محمد انور شاہ قدس سرہ نے ''عقیدۃ الاسلام'' میں کوہ قاف قفقاز کی سد کو ترجیح دی ہے کہ یہ سد ذوالقرنین کی بنائی ہوئی ہے۔(عقیدۃ الاسلام ص ۲۹۷)

سد ذوالقرنین اس وقت تک موجود ہے
اور قیامت تک رہے گی یا وہ ٹوٹ چکی ہے

آج کل تاریخ وجغرافیہ کے ماہرین اہل یورپ اس وقت ان شمالی دیواروں میں سے کسی کا موجود ہونا تسلیم نہیں کرتے اور نہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اب بھی یاجوج ماجوج کا راستہ بند ہے۔ حضرت الاستاذ حجۃ الاسلام علامہ کشمیریؒ کی تحقیق اس معاملہ میں یہ ہے کہ اہل یورپ کا یہ کہنا تو کوئی وزن نہیں رکھتا کہ ہم نے ساری دنیا چھان ماری ہے ہمیں اس دیوار کا پتہ نہیں لگا کیونکہ اول تو خود انہی لوگوں کی یہ تصریحات موجود ہیں کہ سیاحت اور تحقیق کے انتہائی معراج پر پہنچنے کے باوجود آج بھی بہت سے جنگل اور دریا اور جزیرے ایسے باقی ہیں جن کا ہمیں علم نہیں ہو سکا۔ دوسرے یہ بھی احتمال بعید نہیں کہ اب وہ دیوار موجود ہونے کے باوجود پہاڑوں کے گرنے اور باہم مل جانے کے سبب ایک پہاڑ ہی کی صورت اختیار کر چکی ہو لیکن کوئی نص قطعی اس کے بھی

Marfat.com

منافی نہیں کہ قیامت سے پہلے یہ سد ٹوٹ جائے یا کسی دور دراز کے طویل راستہ سے یاجوج ماجوج کی کچھ قومیں اس طرف آسکیں۔

اس سد ذوالقرنین کے تا قیامت باقی رہنے پر بڑا استدلال تو قرآن کریم کے اس لفظ سے کیا جاتا ہے کہ فاذا جاء وعد ربی جعلہ دکاء یعنی ذوالقرنین کا یہ قول کہ جب میرے رب کا وعدہ آپہنچے گا (یعنی خروج یاجوج ماجوج کا وقت آجائے گا) تو اللہ تعالیٰ اس آہنی دیوار کو ریزہ ریزہ کر کے زمین کے برابر کر دیں گے۔ اس آیت میں وعد ربی کا مفہوم ان حضرات نے قیامت کو قرار دیا ہے۔ حالانکہ الفاظ قرآن اس بارے میں قطعی نہیں۔ کیونکہ وعد ربی کا صریح مفہوم تو یہ ہے کہ یاجوج ماجوج کا راستہ روکنے کا جو انتظام ذوالقرنین نے کیا ہے یہ کوئی ضروری نہیں کہ ہمیشہ اسی طرح رہے۔ جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ ان کا راستہ کھل جائے تو یہ دیوار منہدم و مسمار ہو جائے گی۔ اس کے لئے ضروری نہیں کہ وہ بالکل قیامت کے متصل ہو۔ چنانچہ تمام حضرات مفسرین نے وعدہ ربی کے مفہوم میں دونوں احتمال ذکر کئے ہیں۔

دوسرا استدلال ترمذی اور مسند احمد کی اس حدیث سے کیا جاتا ہے جس میں مذکور ہے کہ یاجوج ماجوج اس دیوار کو روزانہ کھودتے رہتے ہیں مگر اول تو اس حدیث کو ابن کثیر نے معلول قرار دیا ہے، دوسرے اس میں بھی اس کی کوئی تصریح نہیں کہ جس روز یاجوج ماجوج ان شاء اللہ کہنے کی برکت سے اس کو پار کر لیں گے وہ قیامت کے متصل ہی ہوگا اور اس کی بھی اس حدیث میں کوئی دلیل نہیں کہ سارے یاجوج ماجوج اسی دیوار کے پیچھے رکے رہیں گے۔ اگر ان کی کچھ جماعتیں یا قومیں کسی دور دراز کے راستہ سے اس طرف آجائیں۔ جیسا کہ آج کل کے طاقتور بحری جہازوں کے ذریعہ ایسا ہو جانا کچھ مستبعد نہیں اور بعض مورخین نے لکھا بھی ہے کہ یاجوج ماجوج کو طویل بحری سفر کر کے اس طرف آنے کا راستہ مل گیا ہے تو اس حدیث سے اس کی بھی نفی نہیں ہوتی۔

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن وسنت میں کوئی ایسی دلیل صریح اور قطعی نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ سد ذوالقرنین قیامت تک باقی رہے گی۔ یا ان کے ابتدائی اور معمولی حملے قیامت سے پہلے اس طرف کے انسانوں پر نہیں ہو سکیں گے۔ البتہ وہ انتہائی خوفناک اور تباہ کن حملہ جو پوری انسانی

Marfat.com

آبادی کو برباد کردے گا۔ اس کا وقت بالکل قیامت کے متصل وہی ہوگا جس کا ذکر بار بار آچکا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ قرآن وسنت کی نصوص کی بنا پر نہ یہ قطعی فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ سد یاجوج ماجوج ٹوٹ چکی ہے اور راستہ کھل گیا ہے اور نہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ از روئے قرآن وسنت اس کا قیامت تک قائم رہنا ضروری ہے' احتمال دونوں ہی ہیں۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم بحقیقة الحال (بشکریہ انوار مدینہ)

☆☆☆

Marfat.com

عقیدۂ نزول

سیدنا مسیح علیہ السلام

حضرت مولانا محمد عبداللہ مدظلہ

تلمیذ رشید

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

اولاد آدم عجب بوقلموں ہے۔ اگر ماننے پر آ گئی تو شجر حجر کے سامنے جبین نیاز جھکا دی ایک ایک پجاری نے کئی کئی معبود بنا لئے۔ برصغیر پاک و ہند کی آبادی جب تین کروڑ تھی اس وقت اس نے پینتیس کروڑ معبود تراش رکھے تھے۔ کبھی ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر سورج کے سامنے ہاتھ جوڑے ہوئے کبھی پانی کے آگے ماتھا ٹیک دیا۔ شرف انسانیت کو یہاں تک پامال کیا کہ حشرات الارض تک کو الٰہ مان لیا۔ بالکل سچ فرمایا اللہ رب العزت نے:

﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ۔﴾

''جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا تو اسے پرندے اچک لیتے یا ہوا اسے لے جا کر دور کسی جگہ پھینک دیتی ہے۔''

اور نہ ماننے پر آیا تو اسے ساری کائنات کا مشاہدہ کرنے کے باوجود خالق کا پتہ نہ چلا۔ نہ اپنے اندر جھانک کر کبھی اس نے دیکھا' نہ آفاق پر اس نے نظر ڈالی۔ اس کی ترک تازیوں نے اسے زمین کی پستی سے اٹھا کر اجرام فلکی تک پہنچا دیا۔ اس نے نوری سال کا پیمانہ ایجاد کر کے کروں کا باہمی فاصلہ ناپ لیا۔ اس نے فنا ہو جانے والی مخلوق پر Research میں عمر کھپا دی رصد گاہوں میں بیٹھ کر ستاروں اور سیاروں کا مطالعہ کرتا رہا مگر مادی دنیا سے آگے نہ بڑھ سکا۔ اللہ کے رسولوں نے اسے سمجھایا:

﴿اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔﴾

''کیا اللہ کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے؟''

مگر اس نے کان نہ دھرا اس کی عقل پر پردے پڑے رہے اس کی آنکھوں پر اندھیرا چھایا رہا۔

﴿لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا۔﴾

''ان کے دل ہیں وہ ان سے سمجھنے کا کام نہیں لیتے' ان کی آنکھیں تو ہیں وہ ان سے

Marfat.com

دیکھتے نہیں ہیں' اوران کے کان تو ہیں ان سے سنتے نہیں ہیں۔''

عارف رومیؒ فرماتے ہیں ؎

فلسفی گشتی و مرآ گہ نیستی خود کجا و ازکجا و کیستی
چوں نہ از خود آ گہ اے بے شعور پس نباید بر چنیں علمت غرور

یوں جاہلیت قدیمہ کا انسان شرک کی بھول بھلیوں میں پھنس کر صراط مستقیم سے دور رہ گیا اور جاہلیت جدیدہ کا انسان غفلت کا شکار ہو کر خدا فراموشی اور خدا بے زاری میں مبتلا ہو گیا۔

افراط وتفریط کا یہ سلسلہ دین کے ہر شعبہ میں کارفرما نظر آتا ہے۔ توحید کے بعد رسالت کا مسئلہ سامنے آیا تو کسی کی نگاہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی بشریت تک پہنچ کر رک گئی تو وہ کہہ اٹھا۔

﴿اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَتَّبِعُهٗٓ۔﴾

''کیا ہم اپنے میں سے ایک انسان کے پیچھے لگ جائیں۔''

﴿اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا۔﴾

''کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں؟''

اور کسی نے ان کی رسالت ونبوت کو ملحوظ رکھا تو بشریت کا مقام پست سمجھتے ہوئے ان کی بشریت کا انکار کر دیا۔

افراط وتفریط کی وجہ سے ظلوم وجہول انسان کی زیادتیوں کی داستان طویل بھی ہے حیرت انگیز بھی اور المناک بھی۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی آج کی فرصت میں ہمارا موضوع سخن ہے جس کے لئے ہم قارئین سے چند لمحات زندگی صرف کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آغاز سخن

اگر آپ نے قرآن مجید پڑھا ہوا ہے اور آپ کی خوش نصیبی نے اس کے معانی مطالب کو بھی کسی حد تک سمجھنا آسان کر دیا ہے تو آپ ذرا غور کیجئے۔ سورۂ فاتحہ تو پورے قرآن کریم کا متن ہے اس کے نصف اول میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ہے اور نصف آخر میں دعا ہے کہ:

''اے اللہ! ہم تجھ ہی سے عبادت اور ہر نیکی کی توفیق مانگتے ہیں تو ہمیں اس راستے پر چلا جو سیدھا راستہ ہے ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا' ان لوگوں کے راستے پر نہیں جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان لوگوں کا راستہ جو گمراہ ہو کر رہ گئے۔''

آگے مفسرین حضرات نے بتایا کہ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ یہودی ہیں اور الضَّآلِّیْنَ نصاریٰ۔ سورۂ فاتحہ سے آگے تیس پاروں میں تقسیم شدہ اللہ کا قرآن ہے جو اپنے زمانہ نزول کے بعد قیامت تک' انسانیت کی فلاح وہدایت کا نصاب بن کر نازل ہوا۔ بلفظ دیگر یوں سمجھئے کہ شہ سرخی کے بعد اب تفصیلات کا بیان شروع ہوا۔ قرآن کریم نے ببانگ دہل لاریب فیه کا اعلان کرنے کے بعد ماننے یا نہ ماننے کے لحاظ سے تین گروہوں کا ذکر کیا۔ متقین' کفار' منافقین۔ پھر متقین کے پانچ اوصاف کا ذکر کیا۔ ان میں سے پہلے نمبر پر ایمان بالغیب ہے اس الغیب میں کیا کیا شامل ہے؟ یہ انسانی عقل کی وہاں تک رسائی' ہو نہ ہو اس کی۔ طلبہ ذرا تفسیروں کو دیکھیں' علماء امت اس کا معنی لکھتے ہیں ماغاب عن الحس و العقل' پھر انسانی عقل نے ترقی کرتے کرتے معاملہ کہیں سے کہیں تک پہنچا دیا ہے۔ بہت کچھ جو پہلے الغیب تھا وہ اب الشہادۃ کے کھاتے میں آ گیا ہے تو الغیب میں کیا کچھ ہوگا؟ صدیوں پیشتر انسان کی نگاہ صرف نیچے کی زمین' اوپر کی نیلگوں چھت (آسمان) سورج' چاند اور تاروں تک پہنچتی تھی۔ نہ اس نے کبھی نظام شمسی کا لفظ سنا تھا' نہ اس کی تفصیلات اور جزئیات سے واقف تھا۔ آگے بڑھا تو نظام شمسی (جو ایک مرکز یعنی سورج اس کے ساتھ نو سیاروں اور تینتیس (۳۳) چاندوں پر مشتمل ہے) کی کہانی سنانے لگا۔ اور آگے بڑھا تو کہکشاؤں کی ایک دنیا کی داستان سنانے لگا۔ کہکشاں کے بارے

Marfat.com

میں وہ یہاں تک کہہ گزرا کہ ایک کہکشاں میں ہزاروں نظام شمسی شامل ہیں اور ایسی کروڑوں کہکشائیں ہیں۔ مگر اللہ کا قرآن اب بھی ہمیں یہی بتاتا ہے۔

﴿وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ۔﴾

تین چار انچ مربع کھوپڑی والا انسان کیا سمجھے قدرت کے بھیدوں اور کائنات کی رموز کو۔

خدا کی باتیں خدا ہی جانے

ہم قرآن پاک کو پڑھتے ہوئے آگے بڑھے تو ہمیں یہ آیت نظر آئی۔

﴿اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ۔﴾

''وہ لوگ جو اس (وحی) پر بھی ایمان لے آتے ہیں جو آپ پر اتری اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اتر چکی۔''

اب اس ابدی اور سرمدی کتاب ہدایت نے وضاحت فرمادی کہ وحی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو قرآن پاک کے براہ راست مخاطب محمد مصطفےٰ ﷺ پر نازل ہوئی اور ایک وہ جو آپؐ سے پہلے نازل ہوئی۔ قارئین یاد رکھیں گے کہ وحی کی یہی دو قسمیں ہیں۔ اگر کوئی شخص ان دو کے علاوہ وحی کی تیسری قسم مانتا ہے تو وہ جادۂ مستقیمہ سے منحرف ہے۔ اس کے بعد متقین کے اوصاف میں یہ الفاظ ملے۔ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

پھر اس آخرت کے متعدد نام اور بھی قرآن پاک میں آئے ہیں۔ یوم القیامہ۔ یوم الدین' یوم الحساب' یوم النشور' الساعۃ القارعۃ' الحاقۃ' الواقعۃ' خافضۃ' رافعۃ' وغیرہ۔ توحید اور رسالت کے ساتھ قیامت بھی اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اب یہ دنیا کیونکر ختم ہوگی؟ قیامت سے پہلے کیا کیا حالات اور واقعات پیش آئیں گے؟ کیا کیا تبدیلیاں رونما ہوں گی۔

اس دنیا کے لئے فضا کیونکر ہموار ہوگی؟ پھر آگے کیا ہوگا؟ یہ سوالات ایسے نہیں تھے کہ اللہ کے آخری نبی اور رسول ﷺ اس دنیا سے تشریف لے جاتے اور اپنی امت کو اس انقلاب عظیم کے بارے میں کچھ بتا کر نہ جاتے۔ باپ گھر سے باہر جاتا ہے تو بیٹے کو ہدایات دے کر جاتا ہے کیا رؤف ورحیم پیغمبر' امت کو بتائے بغیر تشریف لے جاتے؟ (ﷺ) حاشا وکلا!

آج کی پڑھی لکھی دنیا' جس دور کو ''صنعتی انقلاب کا زمانہ'' یا Scientificages کا نام

Marfat.com

دیتی ہے بجائے اس کے کہ یہ اسلامی معتقدات کو تقویت پہنچاتا' الٹا وہ حق سے دور ہوتا چلا گیا۔ قرآن کریم نے تسلیم کیا ہے کہ وَمَا كَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ اور ویسے تو وہ لوگ بڑے ہوشیار تھے۔

ان کی تمام تر روشن دماغی کے باوجود حال یہ ہے کہ

﴿يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ۔﴾

''یہ لوگ دنیوی زندگی کی ظاہر داری کو تو جانتے ہیں آخرت سے بالکل غافل ہیں۔''

لیکن مسلمان' جو قرآن کو اللہ کی کتاب مانتا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ کا آخری رسول' وہ بہر حال مذکورہ بالا بنیادی عقائد کو مانتا اور ان کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔

یہ عقیدہ قیامت' آخرت کا ایک جزو ہے ''نزول سیدنا مسیح ابن مریم علیہ وعلیٰ امہ السلام''

یہ عقیدہ کتاب وسنت کے واضح دلائل اپنی پشت پر رکھتا ہے اور ناممکن ہے کہ ایک شخص کتاب وسنت پر ایمان رکھنے کے باوجود امت مسلمہ کے اس طے شدہ عقیدہ کا انکار کرے' مگر ہمیں بافسوس کہنا پڑتا ہے کہ اس دور میں کچھ لوگ تو ازراہ بدنیتی اس کا انکار کر رہے ہیں اور کچھ وہ بھی ہیں جو ہمارے نزدیک دین کے ''نادان دوست'' کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ وہ یوں سوچتے ہیں کہ اسلامی عقائد کی فہرست میں نہ نزول مسیح کا عقیدہ رہے گا' نہ کسی کو مسیح موعود بننے کا موقعہ ملے گا۔ آپ نے سن رکھا ہوگا کہ آدمی مستحبات کو چھوڑ کر سنن کا تارک ہو جاتا ہے اور سنن کو چھوڑنے کے بعد واجبات اور فرائض سے محروم ہو جاتا ہے۔ اگر ناقابل تردید دلائل کے ہوتے ہوئے' ایک شخص ''نزول مسیح'' کا انکار کر سکتا ہے تو کل کو وہ سلسلہ نبوت کا بھی انکار کر سکتا ہے' تاکہ کسی بدبخت کے لئے جھوٹے دعویٰ نبوت کی گنجائش باقی نہ رہے۔

ایک واقعہ: ۶۰ء کی دہائی کا واقعہ ہے کہ ایک بزرگ' جنہیں مسئلہ ختم نبوت سے تعلق ہی نہیں عشق تھا۔ یہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا اور مشن کی حیثیت سے یہ ان کا شب وروز کا مشغلہ تھا انہوں نے ایک محفل میں بیان فرمایا۔ ہماری جماعت کے مبلغین کو ایک مرتبہ' پنجاب کے کسی دیہاتی علاقہ میں بلایا گیا۔ اس چک میں صرف دو گھر مسلمانوں کے تھے' باقی مرزائیوں کے۔ مرزائیوں نے جلسے میں رکاوٹ پیدا کی' جس کی بناء پر داعیان نے ہم لوگوں سے کہا کہ یہ صورت حال ہے۔ اس لئے مصلحت سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ فی الحال علماء کرام دینی موضوعات پر وعظ

Marfat.com

کہیں، لیکن مرزائیت کے بارے میں کچھ نہ کہیں۔ ان کے اصرار پر ہم لوگوں نے کہہ دیا کہ ٹھیک ہے چنانچہ دن بھر جلسہ کی کارروائی جاری رہی۔ رات کو ہم لوگ سوئے تو میں نے ایک خواب دیکھا۔ خواب کا واقعہ اس طرح سے ہے کہ۔

ایک کھلا میدان ہے جس میں میں کھڑا ہوا ہوں۔ اتنے میں دیکھتا ہوں کہ ایک صاحب میرے سامنے آسمان سے اترے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ جناب کا اسم گرامی، فرمایا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام۔ اب میں وہ علامات ملانے لگا جو احادیث میں آپ کے حلیہ مبارک کے بارے میں آئی ہیں۔ علامات تو وہ ملتی چلی گئیں۔ میں نے عرض کیا حضرت! آپ قبل از وقت نہیں تشریف لے آئے؟ ابھی تو دجال بھی نہیں آیا۔ فرمایا: جو لوگ مجھے مردہ کہتے ہیں ان کو تو چھوڑو۔ وہ لوگ جو مجھے زندہ مانتے ہیں اگر وہ بھی میرا زندہ ہونا بیان نہ کریں، تو پھر اپنی زندگی کا ثبوت دینے کے لئے خود نہ آؤں تو اور کیا ہو؟ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ میرے دل میں خوشی اور ندامت کے ملے جلے جذبات تھے۔ خوشی اس بات کی کہ مجھے حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور ندامت اس بات پر کہ ہم نے اپنے مشن کو کیوں چھوڑا۔ خواب کا قصہ ختم ہوا۔

صبح کو اٹھ کر میں نے مسلمان داعیان کو بلایا اور میں نے ان سے کہا کہ کل آپ لوگوں کے کہنے کے مطابق جلسہ کی کارروائی ہوتی رہی۔ مگر ہم مجبور ہیں۔ آج ہم نے مرزائیت پر بولنا ہے۔ آپ لوگ ہمارا ساتھ دیں تو ٹھیک، ورنہ تو ہم آپ کی جلسہ گاہ کو چھوڑ دیں گے۔ ہمیں جہاں جگہ مل جائے گی ہم نے ان عنوانات پر تقریریں کرنی ہیں۔ آپ لوگ چاہیں تو ہم کل کا خرچ بھی آپ کو ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لے دے کے بعد ان لوگوں نے ہم سے اتفاق کر لیا۔ اس کے بعد پھر ہمارے مبلغین نے ختم نبوت وغیرہ پر تقریریں کیں اور میں نے ''حیات ونزول مسیح علیہ السلام'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بحمد اللہ جلسہ بڑا کامیاب رہا۔ (غالباً یہ بھی فرمایا تھا کہ کئی مرزائی تائب ہوئے)

یہ بزرگ کون ہیں؟ یہ ہیں حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ صرف حضرت مولانا محمد علیؒ یا مبلغین ختم نبوت ہی کی ذمہ داری تھی؟ اغیار کو تو چھوڑیئے، اگر علم وفضل کے دعویدار، سیدنا مسیح علیہ السلام کے رفع الی السماء تک پہنچ

Marfat.com

کر آپ کے نزول کا انکار کر دیں تو کیا کتاب وسنت کے جاننے والے خاموش رہیں؟ یہ آگے تفصیل سے بتاؤں گا کہ یہ کون صاحب ہیں۔ بہر حال مسئلہ زیر نظر پر ایک طالب علم کی طرف سے ماحضر قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

ایک توجہ طلب سوال:

یہاں قدرتی طور پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ چلئے مان لیا' سیدنا عیسیٰ مسیح ابن مریم علیہ السلام زندہ ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے۔ ہوتے رہیں' ہمیں اس پر زیادہ زور دینے اور قیمتی لمحات زندگی صرف کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ تو اس کا جواب مختصر الفاظ میں یوں دیا جا سکتا ہے کہ عقائد اور اعمال میں گہرا ربط ہے۔ صحیح عقائد کے ساتھ صحیح اعمال کی اور غلط عقائد کے ساتھ برے اعمال کا حساب ہونا یقینی ہے۔

دنیا میں دو قسم کے آدمی بستے ہیں اور ہر ایک کی جداگانہ خصوصیات ہیں۔ ایک طبقہ خدا ترس انسانوں کا ہے' دوسرا خدا فراموش انسانوں کا۔ خدا ترس انسانوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے تحسین وستائش کے انداز میں کیا ہے۔

﴿وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ۔﴾ (الانبیاء: ۴۹)

''اور وہ قیامت سے خوف زدہ رہتے ہیں۔''

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا لا وَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ﴾ (الشوری: ۱۸)

''اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے اس سے خوف زدہ رہتے ہیں اور اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔''

﴿ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ o وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ o﴾ (المعارج: ۲۶ - ۲۷)

''وہ لوگ جو روز جزا کو برحق مانتے ہیں اور وہ اپنے رب کے عذاب سے خوف زدہ رہتے ہیں۔''

اس کے بالمقابل جو خدا فراموش انسان ہیں' ان کے دل و دماغ پر پردے آ جاتے ہیں' وہ

Marfat.com

غفلت کی زندگی بسر کرتے۔

﴿لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا وَ رَضُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ اطْمَاَنُّوْا بِھَا.﴾ (یونس: ۷)

---وہ ہمارے سامنے پیش ہونے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی سے خوش اور اسی پر مطمئن ہیں کا مصداق بنے ہوئے ہیں۔ نہ انفرادی زندگی میں خوف خدا اور آخرت کی جواب دہی کا احساس' ان پر اثر انداز ہوتا ہے نہ اجتماعی اور معاشرتی زندگی میں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ موت کو زیادہ یاد کیا کرو اور خود قران پاک تہدیدات سے بھرا ہوا ہے۔ قرآنی انداز بیان اور فقہ کی کتابوں کے انداز تحریر میں یہی تو فرق ہے کہ کتابوں میں آپ کو مسائل کی تفصیل ملے گی' لیکن کرو گے تو اجر کیا ملے گا؟ خلاف ورزی کرو گے تو آخرت کا کتنا وبال ہوگا؟ اس کا جواب وہاں نہیں ملے گا۔ اس کے برخلاف قرآن مجید میں فقہی مسئلہ پر تھوڑے الفاظ آپ کو ملیں گے لیکن تنبیہ وتہدید زیادہ ہوگی۔ مثال کے طور پر آپ سورۂ طلاق کو پڑھ لیجئے۔

سورۂ مطففین میں حقوق وفرائض کا ذکر ہوا تو ساتھ ہی فرمایا گیا:

﴿اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ○ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○﴾ (المطففین)

''کیا وہ لوگ یہ نہیں خیال کرتے کہ ان سب کو اس روز اٹھایا جائے گا جو بڑا سخت ہوگا جس روز کہ تمام لوگ رب العالمین کے پیش ہوں گے۔''

تو مسائل کے ساتھ جزا وسزا اور آخرت کا تصور بہت ضروری ہے۔

اب ہر وہ کوشش جو مسلمانوں میں فکر آخرت پیدا کرے' وہ محمود اور قابل تعریف ہے اور ہر وہ سعی جس سے فکر آخرت میں کمی آئے' وہ مذموم ہے تو خروج دجال' نزول سیدنا مسیح علیہ السلام وغیرہ ان امور میں سے ہیں' جن کا تعلق فناء عالم سے ہے اس لئے وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ اور وہ آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں کی تکمیل کیلئے ضروری ہے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح ان امور کی نشانی دہی فرمائی ہو' ان کو ہر وقت ذہن نشین رکھا جائے تا کہ سورج مغرب سے طلوع ہو اور توبہ کے دروازے بند ہوں تو اس سے پہلے بنی نوع انسان یوم الحساب' کی پیشی کیلئے تیار ہو۔

Marfat.com

عقیدۂ نزول مسیح علیہ السلام کے سلسلہ میں
قرآن پاک کا سرسری مطالعہ

گزشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ افراط وتفریط دونوں صراط مستقیم سے دور ہو جانے کا باعث ہیں۔ سیدنا عیسیٰ مسیح ابن مریم علیہما السلام کے بارے میں دو امتیں اس طرح گمراہ ہو گئیں۔ نصاریٰ افراط کا شکار ہو گئے۔ انہوں نے حضرت کو اللہ کا بیٹا قرار دے کر نہ صرف انہیں، بلکہ ان کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی مریم علیہا السلام کو بھی الٰہ بنا دیا۔ اور یہود تفریط میں مبتلا ہو کر العیاذ باللہ مریم بتول پر بہتان تراشی کرنے لگے۔ خود سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام کے قتل کے درپے ہو گئے۔ تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے مختصر یہ کہ وہ یہ کہنے لگے کہ ہم نے انہیں سولی پر چڑھا کر مار دیا ہے۔

اب آپ قرآن مجید کو ہاتھ میں لیجئے اور ان تین سورتوں کو ملا کر پڑھئے: (۱) سورۂ اسراء جس کا دوسرا نام بنی اسرائیل ہے (۲) سورۂ کہف (۳) سورۂ مریم ان میں سے پہلی سورت میں مختصراً معراج کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے رخ قوم بنی اسرائیل کی طرف بدل دیا گیا ہے ان لوگوں کی سرکشی اور مفسدانہ ❶ کاوشوں کا ذکر کرنے کے بعد قرآن مجید کی عظمت اور پھر چند اوامر ونواہی کا بیان فرمایا گیا ہے۔ درمیان میں کہیں کہیں عبرت دلانے کے لئے سابقہ امتوں کی تباہی کا ذکر آ گیا ہے اور اختتام اس آیت کریمہ پر ہوا ہے۔

﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا۝﴾ (بنی اسرآئیل: ۱۱۱)

''اور کہہ دیں کہ ہر تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے نہ تو اپنی کوئی اولاد بنائی ہے نہ

---

❶ یہاں پر یہ واضح کر دینا مناسب ہوگا کہ قرآن پاک اصالتاً نہ تو تاریخ کی کتاب ہے نہ جغرافیہ یا سائنس کی۔ ضمناً کوئی قصہ آ جائے تو وہ اس کا بیان صرف اس حد تک کرتا ہے کہ اس سے سامعین کو عبرت دلائی جا سکے تاکہ وہ اس سے سبق حاصل کریں تفصیلات کے درپے نہیں ہوتا۔

Marfat.com

سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اس کا مددگار ہو' اور خوب کھل کر اس کی عظمت بیان کریں۔''

یہ آیت گویا اگلی سورت کے لئے تمہید ہے اس کے بعد سورۂ کہف آئی۔ اس کے مضامین پر غور کیجئے۔

الف: قرآن اللہ کا کلام ہے جو اس نے اپنے خاص بندے پر نازل فرمایا۔

ب: قرآن مجید میں کوئی اتچ پیچ نہیں ہے اشارہ فرمایا گیا کہ نصاریٰ نے جس چیز کو دین بنا رکھا ہے وہ سمجھ میں نہ آنے والی چیز ہے۔ عقیدہ ولدیت' جس پر دین مسیحی کی بنیاد ہے' یہ گورکھ دھندا ہے یا اللہ کا دین؟ یہ وہ عقیدہ ہے جس کے نتیجے کو سوچ سوچ کر اللہ کے محبوب (ﷺ) سراپا کرب واضطراب بنے رہتے تھے۔

﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا.﴾ (کھف: ٦)

''تو آپ کہیں ان کے عواقب (اور نتائج) کو سوچ سوچ کر غم میں اپنے آپ کو کھو دیں گے' اگر وہ اس قرآن پر ایمان نہ لے آئے تو۔''

اللہ کا دین تو دین قیم ہے' فطرت کے تقاضوں کے عین مطابق' نہ یہاں تین میں ایک کا چکر نہ ایک میں تین کا۔

ج: اس کے بعد اصحاب کہف کا قصہ دور تک چلا گیا۔ اس سورت سے اس کی کیا مناسبت ہے؟ اس کا بیان آگے آئے گا۔ اب آیئے سورۂ مریم کی طرف تو اس کے شروع میں دو نبیوں کی خرق عادت ولادت کے واقعات کسی قدر تفصیل سے آئے ہیں اور اس کا اختتام پھر عقیدہ ولدیت کی تردید پر ہوا اور نہایت زوردار الفاظ میں۔ ذرا ان الفاظ پر غور کیجئے۔

﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا﴾ (مریم: ٨٨-٩٢)

''انہوں نے کہا کہ اللہ کی اولاد ہے تم نے بہت ہی بیہودہ بات کہی۔ قریب ہے کہ اس

Marfat.com

سے آسمان پھٹ جائیں۔ زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ گر کر ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ کی طرف اولاد کی نسبت کی' حالانکہ اللہ کی اولاد کیونکر ہو سکتی ہے۔"

غور طلب بات یہ ہے کہ ایک طرف تو عقیدہ ولدیت کی تردید اتنی شد و مد کے ساتھ دوسری طرف یہ حقائق کہ۔

(۱) حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم علیہما السلام کی والدہ ماجدہ کی خلاف معمول تربیت اور پرورش کا انتظام۔

(۲) حضرت بی بی مریم علیہا السلام کا خرق عادت کے طور پر حاملہ ہونا اور پھر بچے کی پیدائش۔

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزانہ طور پر پنگھوڑے میں بولنا۔

(۴) بعثت کے بعد حضرت کو عجیب و غریب نوعیت کے معجزات مثلاً احیاء موتیٰ وغیرہ ملنا۔ جس کے نعرہ قم باذن اللہ میں اللہ نے یہ تاثیر رکھ دی تھی' اندازہ تو لگایئے' اس کا اپنا کیا حال ہوگا؟

(۵) یہود کی سازش قتل سے آپ کو معجزانہ طور پر (MIRACULOUSLY) آسمان کی طرف اٹھا لینا۔

(۶) شیر خوارگی میں بولتے وقت یہ فرمانا کہ ﴿جعلنی مبارکا این ما کنت﴾ (مریم: ۳۱) "مجھے اس نے برکت والا بنایا' میں جہاں کہیں بھی ہوں گا۔"

جبکہ اس قسم کا جملہ اور کسی نبی کی زبان پر نہیں آیا' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمینی زندگی کے علاوہ کہیں اور بھی آپ کی رہائش ہوتی تھی۔

(۷) قیامت کے روز جب آپ سے پوچھا جائے گا کہ کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے علاوہ مجھے اور میری ماں کو بھی خدا مان لو؟ تو اس کے جواب میں آپ کا یہ کہنا ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ﴾ (المائدۃ: ۱۱۷) "جب تک میں ان میں رہا تو میں ان سے آگاہ تھا۔"

ان الفاظ پر غور کیجئے' یوں نہیں کہا: ماحییت جب تک میں زندہ رہا بلکہ یہ کہیں گے "جب تک میں ان میں رہا۔"

Marfat.com

پھر اس سے آگے یوں نہیں کہا فلما امتنی (جب تو نے مجھے مار دیا) بلکہ کہیں گے: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي (المائدۃ:۱۱۷) ''جب تو نے مجھے اپنے قبضہ (اپنی تحویل) میں لے لیا۔''

ان تمام حقائق پر غور کیجئے' اگر آپ کہیں unbalanced نہیں ہیں تو لازماً آپ کو حیات مسیح علیہ السلام کا قائل ہونا پڑے گا۔ بعض دوسرے انبیاء علیہ السلام کے بارے میں صاف طور پر موت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں قران کیوں نہیں صاف طور پر کہہ دیتا کہ وہ تو مر گئے' نادانو! تم اسے کیسے خدا بنائے پھرتے ہو؟

ایک لمحہ فکریہ:

سورۂ مریم سے پہلے اصحاب کہف کا واقعہ بیان ہوا ہے جس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے کہ چند آدمی ایک مشرک بادشاہ کے ڈر سے' اپنا ایمان بچا کر ایک غار میں چلے گئے تھے اور قرآن پاک کے مطابق تین سو نو برس تک وہاں رہے۔ اس کے بعد وہ وہاں سے نکل کر آئے تو خوراک حاصل کرنے کے لئے ایک آدمی کو شہر روانہ کیا۔ یوں ان کا راز کھل گیا۔ اب قرآن کے ان الفاظ پر غور کیجئے۔

﴿وَ كَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا.﴾ (الکھف: ۲۱)

''(ہم نے جو سینکڑوں برس سلا کر انہیں جگا دیا) یوں ہم نے ان لوگوں کو مطلع کر دیا تا کہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے اور یہ کہ قیامت میں شک کی کوئی وجہ نہیں ہے۔''

اب اگر کسی شخص کے حواس معطل نہ ہوں' تو ذرا سوچے کہ اصحاب کہف صدیاں گزار کر پھر انسانی آبادی میں آ سکتے ہیں جبکہ وہ عام آدمی تھے اور اپنی مرضی سے روپوش ہوئے تھے تو انہیں قیامت کی دلیل بنا کر لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے دوبارہ لایا جا سکتا ہے تو جس ذات گرامی کا یہ حال ہو کہ اس کی ولادت بھی عام دستور کے خلاف' بن باپ محض جبرئیل علیہ السلام کے نفخ روح سے ہوئی۔ کلمۃ اللہ اور روح اللہ (لقب کہئے یا نام) اس کے ناموں میں شامل ہوئے' اگر اللہ

Marfat.com

رب العزت انہیں علم للساعۃ بنا کر کسی محفوظ مقام میں رکھ لے۔ یوں اینما کنت والی بات پوری ہو اور پھر نبی صادق المصدوق ﷺ کے بیسیوں ارشادات عالیہ کے مطابق اس دنیا میں تشریف لے آئیں تو کون سی تعجب کی بات ہے؟ کیا ہم اس حقیقت کا صرف اس لئے انکار کر دیں کہ کسی مراقی کی کھوپڑی اس کو تسلیم نہیں کرتی؟ پھر اللہ کا دین تو نہ ہوا' موم کی ناک ہوئی' چاہو تو لگا لو' چاہو تو اتار کے رکھ دو۔ آیئے اپنا عقیدہ محفوظ کرنے کے لئے چودھویں صدی ہجری کے ایک جلیل القدر محدث کا فرمان سن لیجئے۔

دنیا کے روزمرہ واقعات بھی زمانہ اور شخصیتوں کے اختلاف سے بہت مختلف ہو جاتے ہیں۔ اسی زمین پر ایک خطہ ایسا بھی ہے جہاں مہینوں کی رات اور مہینوں کا دن ہوتا ہے اور ان ہی سمندروں میں ایک سمندر ایسا بھی ہے جس پر موسم سرما میں خشکی کی طرح سواریوں پر چلتے ہیں۔ اسی طرح انسانوں کا اختلاف ہے ظاہر ہے کہ شجاعت و طاقت اور دانائی و فرزانگی کے وہ بعید سے بعید کارنامے جو رستم و اسفندیار وغیرہ کے حق میں بے تامل قابل تصدیق سمجھے جاتے ہیں۔ وہ عام انسانوں کے حق میں بمشکل قابل تصدیق ہو سکتے ہیں۔ پس عام انسانوں کے حالات کے لحاظ سے یا صرف اپنے دور اور اپنے زمانہ کے حالات پر قیاس کر کے کسی صحیح واقعہ کا انکار کر دینا کوئی معقول طریقہ نہیں ہے۔

نزول مسیح علیہ السلام کا واقعہ' تخریب عالم یعنی قیامت کے واقعات کی ایک کڑی ہے اور تخریب عالم کا ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو عالم کے تعمیری دور کے واقعات سے ملتا جلتا ہو۔ اگر تخریب عالم کے وہ سب واقعات تعمیری واقعات سے مختلف ہونے کے باوجود' قابل تصدیق ہیں تو پھر اس ایک واقعہ کی تصدیق میں آپ کو تامل کیوں ہے؟ (ترجمان السنہ ج ۳ ص ۵۲۱۔ از حضرت مولانا سید محمد بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت والا قدس سرہ کا یہ مقالہ چھیالیس صفحات پر مشتمل ہے احادیث اس کے بعد نقل کی گئی ہیں۔ نہایت۔ ایمان افروز اور قابل دید مقالہ ہے پھر صفحہ نمبر ۵۶۷ سے ۵۹۳ تک احادیث اور ان کی تشریحات چلی گئی ہیں۔ نزول مسیح علیہ السلام کے موضوع پر اردو زبان میں اس سے بہتر کوئی تالیف راقم کی نظر سے نہیں گزری۔

Marfat.com

ایک بات اور:

سورۂ کہف اور سورۂ مریم کے مضامین میں ایک اور مناسبت بھی ملحوظ رہے کہ اس کے اخیر میں ذوالقرنین کا قصہ آیا ہے۔ یہ کون تھا؟ کس دور میں تھا ❶ یہاں ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، ہمیں صرف اتنا کہنا ہے کہ ذوالقرنین جب تعمیر دیوار سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا تھا۔

﴿فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا۝﴾ (الکھف: ۹۸)

''جب میرے رب کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا تو وہ اسے پاش پاش کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ تو یقیناً پورا ہونے والا ہے۔''

اس کے بعد یاجوج ماجوج نکل پڑیں گے اور پھر نفخ صور ہوگا جس سے قیام قیامت کا آغاز ہوگا۔ خروج یاجوج ماجوج اور نزول مسیح علیہ السلام دونوں ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ یا دونوں کو تسلیم کرو یا پھر دونوں کا انکار کرو۔ علامات قیامت میں دونوں یکجا ذکر فرما گئی ہیں۔ (دیکھئے کتب حدیث)

ایک اور توجہ طلب نکتہ:

ان اشقیاء کو تو چھوڑیئے، جو اللہ کے ایک جلیل القدر رسولؑ کی توہین اور استخفاف تک سے نہیں چوکتے، ہمارا روئے سخن اس وقت ان اہل علم کی طرف ہے جو ملت اسلامیہ کے افراد، بلکہ مقتدر افراد ہونے کے باوجود نزول سیدنا مسیح علیہ السلام سے انکاری ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کتاب وسنت سے واقفیت کے باوجود انہیں انکار کی جرات کیونکر ہوگئی۔ آگے چل کر انشاء اللہ ہم ان کے خیالات کا جائزہ لیں گے۔ سردست ہم اس مسئلہ پر مثبت انداز میں گفتگو کر رہے ہیں۔ تو ہم یہاں پر قارئین کو دو باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔

ایک تو یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو دوسرے معجزات کے علاوہ ایک معجزہ یہ بھی عطا ہوا تھا کہ وہ مٹی کی شکل کی ایک چیز بنا کر اس میں پھونک مارتے تو وہ اڑنے والا پرندہ بن جاتا ہے۔ یہ

❶ اس قسم کی تحقیق کے لئے طلبہ قصص القرآن مولانا سیوہارویؒ، ارض القرآن حضرت علامہ سید سلیمان ندویؒ وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

بجا ہے کہ یہ کام ہوتا اذن اللہ سے تھا۔ قرآن پاک میں دو جگہ اس کا ذکر آیا ہے اور دونوں جگہ باذن اللہ کی تصریح ہے (آل عمران: ۴۹ء باذن اللہ' مائدہ: ۱۱۰' باذنی)

بہر حال قرآن پاک کے مطابق یہ حضرت مسیح علیہ السلام کا خصوصی معجزہ تھا۔

دوم یہ کہ قران پاک میں لفظ ''رفع'' کے مشتقات کم وبیش دو درجن دفعہ آئے ہیں۔ مگر رفع الی (یعنی لفظ رفع کا صلہ الیٰ۔ حرف جر) اللہ کی طرف منسوب ہو کر صرف دو دفعہ آیا ہے۔ اس کے علاوہ رفع الیٰ کہیں نہیں آیا۔ اور پھر یہ استعمال بھی اس ذات کے لئے ہے جس کی دنیا میں آندھی غیر معقاد (Unusual) طریقہ سے تھی' اگر اس کی زندگی کا باقی حصہ ❶ اللہ کا قرآن ہی تو ہمیں بتاتا ہے انھم یرونہ بعیداo وَنَرٰہُ قَرِیْبًا۔ تو اس قریب پر کتنا عرصہ گزر چکا؟

اور زندگی کا اختتام بھی معمول سے ہٹ کر ہو تو کون سی تعجب کی بات ہوگی؟ اگر اللہ تعالیٰ اسے پرواز کی طاقت دے کر کرہ ارض سے غائب کر دے ❷ اور پھر کچھ عرصہ بعد وہ اسے زمین پر لے آئے تو عقل اس کو تسلیم کرنے سے انکار کیونکر کر سکتی ہے؟ خلا بازی کے اس دور میں آپ کی سوچ کیا کہتی ہے؟ عقل خادم ہے نقل مخدوم۔ عقل کو نقل کے تابع رکھنے کی ضرورت ہے' نہ کہ برعکس ورنہ تو۔

بگڑی ہوئی عقل سے حماقت بہتر

☆☆☆

---

❶ یہ حصہ خواہ کتنا طویل ہو دو ہزار سال کا ہو دو لاکھ سال کا۔ اللہ ہمارے دنوں اور مہینوں کے پیمانہ کا پابند نہیں ہے۔

❷ اس غائب ہونے کے بارے میں حضرت مسیح علیہ السلام خود تو نہیں فرماتے کہ ''میں اوپر چلا گیا'' وہ تو اللہ تعالیٰ بتا رہے ہیں کہ 'میں نے اسے اپنے پاس اٹھا لیا'' پھر بھی شک وارتیاب کی کوئی گنجائش رہ جاتی ہے؟ چودھویں صدی کے خطیب اعظم حضرت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ فرمایا کرتے تھے کہ میرے میاں نے یہ کب کہا تھا کہ میں معراج کو گیا' وہ تو لے جانے والے نے کہا ہے کہ میں اسے لے گیا اور سادہ انداز بیان میں بھی نہیں' بات شروع کی تو سبحان سے تمہید باندھ کر۔ اب اگر اس کی قدرت کامل کو مانتے ہو تو واقعہ معراج کی صداقت تسلیم کر لو ورنہ تو جاؤ --- میں۔ حضرتؒ کا ارشاد ختم ہوا۔

Marfat.com

حیات ونزول مسیح علیہ السلام کے سلسلہ میں قرآن کریم کا گہرا مطالعہ

شاعر مشرق فرماتے ہیں ؎

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی' نہ صاحب کشاف

کسی مسئلہ پر آدمی قرآن کریم کا مطالعہ کرے تو پہلے سے کوئی فیصلہ کر کے نہ بیٹھ جائے بے شک بجا ہے کہ ﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ۔﴾ (الاسراء:۸)

''بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔''

لیکن جو لوگ ﴿لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ.﴾ (البقرۃ: ۸۸)

''اللہ نے ان کے کفر کے باعث ان کو لعنتی بنا دیا ہے (محروم کر دیا ہے)''

کا مصداق بن چکے ہیں' ان کی صورت حال دگرگوں ہوتی ہے۔

﴿فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا۔﴾

''اس لئے وہ برائے نام ہی ایمان رکھتے ہیں'' (تورات پر بھی)

تبھی تو شیخ شیراز فرماتے ہیں ؎

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید ودرشورہ یوم حسن

آیئے! ذرا قرآن کریم میں گہرے جا کر مسئلہ زیر بحث کی تحقیق وجستجو کریں۔ قطع نظر اس سے کہ ''رفع الی اللہ'' یا ''رفع الی السماء'' کہیے اس ذات گرامی سے تعلق رکھتا ہے جو ارضی کم ہے' سماوی زیادہ ہے۔ قرآن پاک کے الفاظ یہ ہیں:

---

۱ واقعہ یہ ہے کہ کہیں بھی رسول اللہ ﷺ نے بصیغہ معلوم عالم بالا کے سفر کا واقعہ بیان نہیں فرمایا۔ احادیث معراج پڑھ کر دیکھئے اسری بی۔ عرج بی کے الفاظ آتے ہیں۔ اسی طرح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بھی کہیں رفع کی یا نزول کی نسبت اپنی طرف نہیں کی۔ وہ تو ہمیں آنحضرت ﷺ نے بتایا۔ بعث اللہ یا یبعث اللہ

Marfat.com

﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ط وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا o وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ج وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾ (نساء: ۱۵۸-۱۵۹)

''بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پاس اٹھالیا اور اللہ تو بڑی طاقت والا اور بڑی حکمت والا ہے۔ اور جو بھی اہل کتاب (اس وقت موجود ہوگا) ان کی وفات سے پہلے ضرور ان پر ایمان لے آئے گا اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔''

ان دو آیتوں کا مطلب سمجھنے سے پہلے ذرا سیاق وسباق کو دیکھ لیجئے۔ آپ کو معلوم ہے کہ قرآن کریم' سید الرسل (علیہ و علیہم الصلوت والتسلیمات) کا زندہ جاوید معجزہ ہے۔ سبحان اللہ! اس کی بلاغت کا کیا ٹھکانا ہے کہ کہیں ایک لفظ بھی تو مہمل اور بے معنی نہیں آیا۔ ہر بات موقع محل کے عین مطابق' گویا انگوٹھی میں نگ جڑا ہوا ہے۔ کہیں اللہ تعالیٰ کے قہر و جبروت کا ذکر ہے اس کے مطابق اس کی صفات دی گئی ہیں کہیں غفران ورحمت کا ذکر ہے تو اس کے مطابق دور جانے کی ضرورت نہیں ہے' اسی سورۂ نساء کو شروع سے پڑھیے' آیت نمبر ۱ میں حکم دیا گیا ہے کہ قرابت داروں کا پورا پورا خیال رکھو اور اس معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۔ اللہ تم پر نگران ہے اور وہ تمہاری ایک ایک بات سے واقف ہے۔

☆ آگے آیت نمبر ۲ میں حکم دیا گیا کہ یتیموں کو بالغ ہو جانے کے بعد ان کے مال حوالے کرو تو گواہ کرلو اور یاد رکھو وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا۔ اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے اور وہ کل کو تم سے ایک ایک پائی کا حساب لے سکتا ہے۔

☆ اس سے آگے آیت نمبر ۱۱ میں میراث کے احکام بیان فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ اللہ کے مقرر کردہ حصے ہیں ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۔﴾ وہ مالک بہتر جانتا ہے کہ کس رشتہ دار کو کتنا دینا ہے۔

☆ آگے چلئے آیت نمبر ۱۶ میں زنا کی قباحت کا بیان کر کے حکم دیا کہ مجرم جوڑے کو عبرتناک سزا دو اور اس کے بعد اگر وہ توبہ کر کے نیک کردار بن جائیں تو تم بھی اپنا رویہ بدل لو کیونکہ ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔﴾

Marfat.com

خیال تو یہی ہے کہ قرآن پاک کی بلاغت کا پتہ چل گیا ہوگا' تاہم تھوڑا سا اور بھی سن لیجئے۔ آگے چل کر اسی سورۃ کی درج ذیل آٹھویں آیات پر غور کیجئے۔

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے' اللہ کی ملکیت اور اس کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ کائنات کے ایک ایک زرہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ﴿وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا﴾ (آیت نمبر ۱۲۶)

☆ کمزوروں اور یتیموں کے متعلق خیر خواہی کا حکم دے کر فرمایا: ﴿وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيمًا۔﴾ آیت نمبر ۱۲۷

''تم جو بھی نیکی کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔''

☆ ازدواجی زندگی میں نیکی اور خدا ترسی کا حکم دے کر فرمایا: ﴿فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا۔﴾ آیت نمبر ۱۲۸

''تو جو کچھ تم کرو گے' اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔''

☆ کئی بیویاں ہونے کی شکل میں امکانی حد تک کوشش کے باوجود عدل میں کمی رہ جائے تو ﴿فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا۝﴾ آیت نمبر ۱۲۹

''تو بیشک اللہ درگزر کرنے والا اور مہربان ہے۔''

☆ اگر میاں بیوی میں علیحدگی ہو جائے تو گھبرائیں نہیں۔ اللہ ہر ایک کی ضرورت پوری کرے گا کیونکہ ﴿وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيمًا۔﴾ آیت نمبر ۱۳۰

''اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور حکمت والا ہے۔''

☆ ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ اگر تم تقویٰ کی راہ سے ہٹ جاؤ گے تو اللہ کو تمہاری ضرورت نہیں ہے۔ ﴿وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيدًا۔﴾ آیت نمبر ۱۳۱

''اور اللہ تعالیٰ تو بڑا بے نیاز اور وہ ہر حال میں بڑا محمود ہے۔''

☆ انہی آیات میں چار مرتبہ اللہ نے ﴿مافی السموت وما فی الارض۔﴾ کا مالک ہونا بیان کر کے فرمایا: ﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا۔﴾ آیت نمبر ۱۳۲ ''اور اللہ تعالیٰ از بس کارساز ہے۔''

Marfat.com

☆ تم نہیں مانو گے تو وہ یہ بھی کر سکتا ہے کہ تمہیں نیست و نابود کر کے اوروں کو لے آئے۔
﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا۔﴾ آیت نمبر ۱۳۳
''اور اللہ تعالیٰ اس پر بڑی قدرت رکھتا ہے۔''
ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم نے ﴿اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ.﴾ پڑھ تو لیا' مگر ہم نے قانون زندگی اللہ کے قرآن کو نہ بنایا۔ انفرادی زندگی کے مسائل سے لے کر اجتماعی اور بین الملی زندگی تک ہم نے کہیں بھی قرآنی ہدایات کو سامنے نہ رکھا۔ نتیجتاً اللہ کی بے نیازی اور اس کی قدرت کے کرشمے سامنے ہیں ؎

زبان نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل

اب ہم اپنے مدعا کی طرف لوٹ کر آتے ہیں۔ اسی سورۂ نساء کی آیات نمبر ۱۵۳ تا ۱۶۱ میں یہود کے گیارہ جرائم گنوائے گئے ہیں: (۱) ان کا سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے یہ مطالبہ کرنا کہ ارنا اللہ جھرۃ (۲) گئوسالہ پرستی (۳) انہیں حکم ہوا کہ تم شہر کے دروازے سے سجدا داخل ہو جاؤ مگر انہوں نے اس کی خلاف ورزی کی (۴) ان کے لئے ہفتہ کا روز عبادت کے لئے مختص تھا' معاش کمانے کی رکاوٹ تھی' مگر سنگین پابندی کے باوجود انہوں نے اس روز ماہی گیری کا سلسلہ جاری رکھا (۵) ان عملی جرائم نے انہیں کھلم کھلا کفر تک پہنچا دیا (۶) ان بدبختوں نے اللہ کے پیارے نبیوں کو شہید کیا (۷) پھر وہ کفر پر علانیہ فخر کرتے تھے اور کہتے تھے بس جی! ہمارے دلوں میں تو یہ بات نہیں جاتی (۸) سیدہ مریم بتولؑ پر بہتان پردازی کرتے تھے (۹)..... (اس کا ذکر ہم آگے کریں گے) (۱۰) حرام خوری میں مبتلا ہو گئے۔ سود لیتے تھے اور علانیہ لوگوں کے مال ناحق ہڑپ کر جاتے تھے (۱۱) خود تو گمراہ ہوئے ہی تھے اوروں کو بھی اتباع حق سے روکتے تھے۔
(جیسا کہ گمراہ قوموں کا شیوہ رہا ہے)
یہود کے ان جرائم اور کرتوتوں کی وجہ سے ان کے حق میں ﴿عَذَابٌ اَلِيْمٌ .﴾ کی وعید سنائی گئی۔ (آیت نمبر ۱۶۱)
یہود کے جرائم کی یہ فہرست آپ نے پڑھ لی۔ درمیان میں جرم نمبر ۹ کا ذکر ہم نے قصداً چھوڑ دیا تھا۔ یہ بات کچھ تفصیل طلب بھی تھی اور یہی ہمارا اصل موضوع ہے۔ اب اس بارے

Marfat.com

میں سنیے۔

(۱) واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے کہ یہود کی جرائم پسندی انتہاء کو پہنچ چکی تھی۔ کوئی مصلح، حتیٰ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام بھی انہیں ان کے جرائم پر ٹوکتے تو وہ مشتعل ہو جاتے۔ آپ ابھی پڑھ چکے ہیں کہ انہوں نے کتنے انبیاء کرام علیہم السلام کو شہید کر دیا تھا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے فریضہ تبلیغ ادا کرنا شروع کیا' تو وہ بد بخت ان کی والدہ ماجدہ عفیفہ صدیقہ سیدہ مریم ؑ کے حق میں بہتان پردازی تو پہلے سے کر رہے تھے۔ اب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجود کیسے برداشت کرتے چنانچہ وہ ان کے قتل کے درپے ہو گئے۔

(۲) ادھر اس وقت ملکی صورت حال یہ تھی کہ فلسطین پر رومیوں کی حکومت تھی۔ آپ اگر تفصیل معلوم کرنا چاہیں تو سورۂ بنی اسرائیل پارہ نمبر ۱۵ کا آغاز پڑھ لیں۔ یہاں قیصر روم کی طرف سے ایک گورنر تعینات تھا۔ یہودیوں نے حضرت مسیحؑ کے خلاف اس کے ہاں بغاوت اور ملکی حکومت کے خلاف سازش کا مقدمہ دائر کر دیا۔ وہ گورنر دل سے سمجھتا کہ حضرتؑ اس الزام سے بری ہیں' مگر یہود نے ان کے برخلاف سزائے موت کا فیصلہ صادر کرا ہی لیا۔

(۳) بغاوت کے مجرم کو سولی پر چڑھا کر قتل کر دیا جاتا تھا۔ اب یہی کارروائی حضرت عیسیٰ مسیحؑ کے ساتھ ہوئی تھی درمیانی تفصیلات ہم اختصار کے پیش نظر حذف کرتے ہیں۔ اب قرآن یہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا نہ وہ سولی پر گئے' نہ قتل ہوئے بلکہ رفعہ اللہ الیہ۔ اللہ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا۔ یوں آپ انسانی آبادی سے غائب ہو گئے۔ ہماری ڈکشنری چونکہ محدود الفاظ پر مشتمل ہے' ہم ارضی مخلوق کے باشندے اس صورت حال کی تعبیر کے لئے اور کوئی لفظ نہیں بول سکتے' سوائے اس کے کہ ہم کہیں کہ آپ کو آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔

(۴) اب ان الفاظ قرآنی کو سامنے رکھئے کہ (الف) رفع الی اللہ کا لفظ' حضرت مسیحؑ کے سوا اور کسی کے لئے نہیں آیا۔ معلوم ہوا کہ یہ رفع ترقی درجات کے مرادف نہیں ہے کیونکہ اس میں تو حضرت مسیحؑ کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔

(ب) آگے فرمایا گیا ہے۔ ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾ ''اللہ زبردست اور بڑی

Marfat.com

حکمت والا ہے۔'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اوپر اٹھا لینا نہ تو کچھ مشکل تھا' نہ کسی کو یہ کہنے کی اجازت ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ وہ جانے اور اس کا کام' ہوگی اس میں کوئی حکمت۔ تم کون ہوتے ہو چوں چرا کرنے والے؟ ﴿لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ .﴾ کسی مومن صادق کے لئے اس بات کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ وہ کتاب وسنت کے بیان کردہ حقائق کو محض عقلی ڈھکوسلوں سے رد کردے آگے بڑھنے سے پہلے قرآن پاک کی بلاغت کی مذکورہ بالا مثالوں کو دوبارہ ذہن میں لایئے اور پھر سوچئے کہ اللہ کے فرمان ﴿رَفَعَهُ اللّٰهُ .﴾ اور ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا .﴾ میں کیا مناسبت ہے۔ دراصل تو ان آیات میں ذکر تھا یہود کے جرائم کا اور قرآن نے ان کے اس جرم کو زیادہ اہمیت کے ساتھ بیان فرمایا۔ پھر اس کی پرزور تردید کی کیا خیال ہے کہ جس چیز کو قرآن پاک اتنی اہمیت دے' آج اگر کوئی شخص اس عقیدہ حیات مسیح کو بے وزن کرنے کی کوشش کرتا ہے تو کیا وہ یہود کا پیروکار نہ ہوگا؟

ایک شبہ کا ازالہ:

ان آیات سے بظاہر یوں لگتا ہے کہ قرآن پاک سیدنا مسیح علیہ السلام کے رفع الی السماء پر زور دیتا ہے' مگر ان کے نزول کا کوئی ذکر نہیں کرتا۔ اس سلسلہ میں ایک بات کو ذہن میں رکھیں کہ قرآن پاک کا اپنا انداز بیان ہے۔ وہ ایک متن کی حیثیت رکھتا ہے اس کی تشریح اور وضاحت اس ذات گرامی کے سپرد کر دیتا ہے جس پر وہ نازل ہوا۔

﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَيْهِمْ.﴾ (النحل: ٤٤)

''ہم نے آپ پر قرآن اتارا ہے تا کہ لوگوں کے لئے جو کچھ وقتاً فوقتاً اتارا جائے' اس کی وضاحت کر دیا کریں۔''

پھر جہاں تک قیامت کا معاملہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو بہت مخفی رکھا ہے۔ اس راز کو تو کسی پر بھی فاش نہیں کیا کہ وہ کب آئے گی۔ بلکہ جگہ جگہ یہ فرمایا کہ یہ اچانک آئے گی۔ دیکھئے یہ آیات کریمہ:

(۱) ﴿اليه يرد علم الساعة﴾ (حم السجدہ)

Marfat.com

''قیامت کا علم اسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔''

(۲) ﴿وعنده علم الساعة .﴾

''اسی کے پاس قیامت کا علم ہے۔

(۳) سورۂ اعراف میں فرمایا گیا ہے:

﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّىْ ج لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ط ثَقُلَتْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ط يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِىٌّ عَنْهَا ط قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ.﴾ (اعراف: ۱۸۷)

''آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ کب اس کا وقوع ہوگا؟ کہہ دیں کہ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے' وہی اس کے وقت پر اسے سامنے لے آئے گا۔ وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری ہے' بس اچانک ہی تمہارے پاس آجائے گی۔ وہ آپ سے یوں پوچھتے ہیں کہ گویا آپ اس کے متعلق ٹوہ میں لگے رہتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔''

اس تمام تر راز داری کے باوجود کہیں کہیں اجمالی طور پر چند علامات قیامت کا ذکر آ گیا ہے ایک جگہ فرمایا گیا:

﴿فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ج فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا.﴾

(محمد: ۱۸)

''تو کیا وہ قیامت ہی کے منتظر ہیں؟ وہ تو اچانک ان کے پاس آجائے گی۔''

اور اس کی علامات تو آ چکی ہیں۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ کہیں انشقاق قمر کو قرب قیامت کی نشانی بتایا گیا ہے کہیں نفخ صور سے پہلے خروج یاجوج ماجوج کا بیان فرمایا۔ کہیں خروج دابہ کا ذکر آ گیا۔

بات کچھ لمبی ہوگئی ہے لیکن مسئلہ زیر بحث کو سمجھنے سمجھانے کے لئے یہ ناگریز تھا۔ اب آیئے ان مسائل کی طرف تو سنیے۔

Marfat.com

جہاں تک نزول مسیح علیہ السلام کی تفصیلات کا تعلق ہے' وہ تو زیادہ تر احادیث میں ملتی ہیں' لیکن قرآن پاک اس بارے میں خاموش نہیں ہے۔ سورۂ الزخرف پارہ ۲۵۔ ایک مکی سورت ہے' اس میں اصل مخاطب کفار مکہ ہیں۔ ضمناً حضرت مسیح ابن مریم کا ذکر آ گیا تو فرمایا:

﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا۔﴾ (آیت نمبر ۶۱)

''اور بیشک وہ تو سراپا قیامت کی دلیل ہیں تو ہم ہرگز اس (یعنی قیامت) کے متعلق شک نہ کرو۔''

اس آیت کریمہ کا ترجمہ ہم سے نہ سنیے' امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اس کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں:

''ہر آئینہ عیسیٰ نشانہ است قیامت را۔'' (فتح الرحمٰن)

امام فخر الدین رازیؒ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں (وانه) ای عیسی (لعلم للساعته) شرط من اشراطها تعلم به (تفسیر کبیر ج ۲۷ ص ۲۲۲)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام' قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں' جن سے اس کا پتہ چلتا ہے۔

قاضی بیضاویؒ تحریر فرماتے ہیں وانه وان عیسی لعلم للساعة لان حدوثه او نزوله من اشراط الساعة یعلم به ونوها۔ (تفسیر بیضاوی ص ۲۸۴ مطبع نولکشور' مطبوعہ ۱۲۸۲ ہجری)

حضرت عیسیٰ کا پیدا ہونا یا نازل ہونا' قیامت کی علامات میں سے ہے کہ ان کے نزول سے قیامت کا قرب معلوم ہو جائے گا۔ ہم تفسیری حوالہ جات کہاں تک دیئے چلے جائیں۔ تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۱۳۲ کا یہ مقام قابل دید ہے۔ چند جملوں کا ترجمہ یوں ہے۔

اس سے مراد' قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا ہے۔ دوسری قرأت وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ بھی اسی معنی کی تائید کرتی ہے۔ جس کا معنی یہ بنتا ہے کہ حضرت عیسیٰ' قیامت کے وقوع کی نشانی اور دلیل ہیں۔ مجاہد تابعی بھی یہی کہتے ہیں کہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا' قیامت کی

Marfat.com

نشانی ہے ایسا ہی مروی ہے حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابن عباسؓ ❶ اور تابعین میں سے ابوالعالیہ' ابو مالک' عکرمہ' حسن بصری' قتادہ' ضحاک اور دوسرے حضرات سے۔ رسول اللہ ﷺ سے احادیث تواتر کے ساتھ آئی ہیں کہ قیامت کے دن سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت امام عادل نازل ہوں گے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۱۳۳)

شاید یہاں کسی قاری کے دل میں یہ کھٹک پیدا ہو کہ جہاں ان کے رفع الی السماء کا ذکر آیا ہے' وہیں ان کے نزول کا ذکر کیوں نہیں آیا۔ اول تو یہ سوال کرنا ہی حماقت ہے ایک جگہ ایک چیز کا بیان ہوا' دوسرے مقام پر دوسری چیز کا۔ کسی کو جرح قدح کا کیا حق پہنچتا ہے' تاہم اس کا معقول جواب بھی موجود ہے وہ یہ کہ آپ اوپر آیت نمبر ۱۵۸ سورۂ نساء کے حوالہ سے حضرت عیسیٰ کے رفع الی السماء کا ذکر پڑھ چکے ہیں۔ اس کے بعد متصل ہی آیت ۱۵۹ کو پڑھیے' اس کے یہ الفاظ آپ کے سامنے ہیں۔ ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ۔﴾ اس کا ترجمہ امام الہند شاہ ولی اللہ دہلویؒ یوں فرماتے ہیں۔ ''نیاشد ہیچ کس از اہل کتاب۔'' 'الا' البتہ ایمان آورد بعیسیٰ پیش از مردن عیسیٰ (فتح الرحمٰن) اور تفسیری فوائد میں فرماتے ہیں۔ مترجم گوید یعنی یہودی کہ حاضر شوند نزول عیسیٰ را البتہ ایمان آورند (حوالہ بالا)

کتب تفسیر میں یوں تو دو اور احتمال بھی نقل کیے گئے ہیں جن کی نہ واقعات سے تائید ہوتی ہے' نہ کلام کے سیاق وسباق سے' نہ روایات حدیث سے ان کا کوئی ثبوت ملتا ہے نہ قرآن پاک کی دوسری کوئی آیت ان کی حمایت کرتی ہے۔ اس آیت کی صحیح اور بے غبار تفسیر یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت جو اہل کتاب موجود ہوں گے ان میں سے ہر آدمی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا اور یوں باقی ادیان ختم ہو کر ایک دین اسلام باقی رہ جائے گا۔ یہی تفسیر سیاق سباق سے مناسبت رکھتی ہے اسی کی تائید حدیث شریف سے بھی ہوتی ہے اور قرآن پاک کے دوسرے مقام (زخرف: ۶۱) سے بھی ہم آہنگ ہے۔ علامہ ابن کثیرؒ۔ امام تفسیر ابن جریر سے نقل کرتے ہیں۔

---

❶ حضرت ابن عباسؓ کی یہ تفسیر مسند احمد (مبوب ج ۱۸ ص ۲۶۶) میں بھی موجود ہے۔

Marfat.com

واولی هذه الاقوال بالصحته القول الاول' وهو انه لا یبقی احد من اهل الکتب بعد نزول عیسٰی علیه السلام الا امن به۔ موت عیسیٰ علیہ السلام (تفسیر ابن کثیر ج ا ص ۵۷۷)

''ان اقوال میں سے صحت کے قریب ترین پہلا قول ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اس وقت کوئی بھی اہل کتاب میں سے نہیں بچ رہے گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے۔''

اور جہاں تک علامہ ابن کثیرؒ کی ذاتی رائے کا تعلق ہے وہ نہایت شدومد سے اسی تفسیر کو برحق اور صحیح قرار دیتے ہیں۔ دوسری کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں- ان کے الفاظ یہ ہیں:

وهذا القول هو الحق کما سنبینه بعد الدلیل القاطع انشاء الله تعالی و به الثقته وعلیه التکلان (ابن کثیر ج ا ص ۵۷۶) اور چند سطور کے بعد فرماتے ہیں:

ولا مثك ان الذی قاله ابن جریر هو الصحیح لانه المقصود من سیاق الایة فی تقریر بطلان ما ادعته الیهود من قتل عیسی و صلبه و تسلیم من سلم من النصاری الجهلة ذلك فاخبر الله انه لم یکن الامر کذلك و انما شبه لهم فقتلوا السبه وهم یتبینون ذلك ثم انه رفعه الیه و انه باق حی و انه ینزل قبل یوم القیامة کما دلت علیه الاحادیث المتواتره التی سنوردها انشاء الله قریباً..... فاخبرت هذه الایة الکریمة انه یؤمن جمیع اهل الکتب حینئذ ولا یتخلف عن التصدیق به واحدمنهم. (ابن کثیر ص ۵۷۷)

''یہی قول حق ہے' جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ قطعی دلیل سے اس کی وضاحت کریں گے۔ اللہ ہی پر بھروسہ اور اعتماد ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو کچھ ابن جریر نے فرمایا ہے وہی صحیح ہے۔ کیونکہ ان آیات کے سیاق سے یہی مقصود ہے کہ یہودی جو دعویٰ کرتے تھے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کو سولی پر چڑھا کر قتل کر دیا ہے اور نادان نصاریٰ میں سے کچھ لوگوں نے اس کو تسلیم کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ معاملہ اس طرح نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کو شبہ میں ڈال دیا

Marfat.com

گیا حضرت عیسیٰ کے مشابہ ایک انسان کو انہوں نے مار ڈالا اور انہیں اس بات کی حقیقت معلوم نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ وہ باقی ہیں زندہ ہیں۔ اور یقیناً روز قیامت سے پہلے نازل ہوں گے جیسا کہ احادیث متواتر سے پتہ چلتا ہے جو قریب ہی انشاء اللہ ہم نقل کریں گے تو اس آیت کریمہ نے بتایا کہ اس وقت تمام اہل کتاب ایمان لے آئیں گے اور ان میں سے کوئی بھی ان پر ایمان لانے سے پیچھے نہ رہ جائے گا۔

چند سطور کے بعد پھر بڑے زوردار الفاظ میں اپنے موقف کو دہرایا ہے اور کئی سطریں خرچ کر دی ہیں (حوالہ بالا) سورۂ زخرف میں وہ پھر اس آیت کو تائید میں لا کر آیت ۶۱ **وانہ یعلم للساعتہ** کی تفسیر کرتے ہیں۔

اس مسئلہ میں حدیث کا سرسری مطالعہ:

یہ تو آپ پیچھے سورۂ کہف کے حوالہ سے پڑھ چکے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ عقیدہ ولدیت کے عواقب اور نتائج کو سوچ سوچ کر انتہائی کرب و درد کا سامنا فرماتے تھے' اس کے باوجود ذخیرہ حدیث پر سرسری نظر دوڑانے سے پتہ چل جاتا ہے کہ

(۱) آپ ﷺ مسلسل حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی تشریف آوری کا ذکر فرماتے رہے' مکی زندگی سے لے کر دنیا سے تشریف لے جانے تک لگاتار اس کا اظہار ہوتا رہا۔

(۲) باوجودیکہ حضرات صحابہ کرامؓ غزوات میں مصروف رہے' ان کی ایک بڑی جماعت نزول مسیح کی روایات کی ناقل ہے۔ اتنی بڑی تعداد تو شاید نماز کی تعداد رکعات اور اوقات نماز کی ناقل بھی نہیں ہوگی۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ عمل سے تعلق رکھتے تھے' اس لئے انہیں تواتر عمل کا درجہ حاصل ہو گیا۔ یہ خالص علم کی بات تھی' پھر یہ ان کے زمانہ سے تعلق نہیں رکھتی تھی' قیامت سے متعلق ایک پیش گوئی تھی اور بیسیوں صحابہ کی روایات اس بارہ میں موجود ہیں' تو کیا ہم ان کو نظر انداز کر سکتے ہیں؟

(۳) رسول اکرم ﷺ اپنے جمیع کمالات میں لاثانی تھے۔ فصاحت و بلاغت گویا آپ کے در کی لونڈی تھی۔ موقعہ محل کے مطابق بات کرنے کا سلیقہ آپؐ سے زیادہ کس کو ہو سکتا تھا؟ اس

Marfat.com

بات کو ذہن نشین رکھتے ہوئے فرمودات ذیل پر غور کیجئے۔

الف: یہود سے بات کا موقعہ ملا تو وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے قائل تھے وہ کہتے تھے کہ ہم نے مسیح ابن مریم کو سولی پر چڑھا کر مار دیا ہے' تو ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان عیسی لم یمنت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامته۔ (تفسیر ابن کثیر ج ا ص ۳۶۶)

''یقینی بات ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور وہ قیامت سے پہلے تمہارے پاس لوٹ کر آئیں گے۔''

ب: نصاریٰ سے گفتگو ہوئی تو ان سے آپؐ نے یوں فرمایا: الستم تعلمون ان ربنا حی لا یموت وان عیسٰی یاتی علیه الفناء۔

''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہمارا رب تو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اس پر موت نہیں آئے گی اور حضرت عیسیٰ پر تو موت آنی ہے۔''

یوں نہیں فرمایا کہ وہ فوت ہو چکے ہیں بلکہ زمانہ مستقبل کی خبر دی۔

ج: اور جب آپؐ کا روئے سخن صحابہ کرامؓ کی طرف رہا تو کبھی آپؐ نے نزول کا لفظ ارشاد فرمایا' کہیں بعث کا۔ اب ہر وہ شخص جسے اللہ نے عقل سلیم دی ہے وہ سوچے تو ایک ہی حقیقت کا اس طرح انداز' بدل بدل کر بیان فرمانا یہ حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم (علیہ وعلیٰ امہ السلام) کے بارے میں ہے یا کسی اور کے؟

(یہ تو اس مسئلہ میں سرسری بات تھی۔ اب احادیث کی روشنی میں ہم اس مسئلہ کے مختلف اجزاء کو بیان کرتے ہیں۔ مقصد صرف اتنا ہے کہ دین سے بیزاری اور فکر آخرت سے غفلت کے اس دور کا کوئی شخص کل کو بارگاہ ایزدی میں پیش ہو کر یہ نہ کہہ سکے کہ کسی دلیل راہ نے ہماری رہنمائی نہ کی تھی۔ وما علینا الا البلاغ المبین)

☆☆☆

Marfat.com

عقیدۂ نزول مسیح علیہ السلام احادیث کی روشنی میں

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات کو میری ملاقات حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ہوئی۔ ان میں قیامت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کی طرف رخ کیا۔ انہوں نے کہا مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف رخ کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہے۔ پھر بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچی تو انہوں نے کہا یہ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ اس کا وقوع کب ہوگا، البتہ میرے رب نے مجھ سے یہ فرمایا ہوا ہے کہ اس سے پہلے دجال نکلے گا، میں اتر کر اسے قتل کروں گا (فانزل فاقتله) اس کے بعد خروج یاجوج ماجوج کا ذکر ہے۔

(سنن ابن ماجہ ص ۳۰۹، مسند احمد (مبوب) ج ۲۴ ص ۸۹، تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۲۷۲، تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۹۶، فتح الباری ج ۱۳ ص ۸۹)

حافظ ابن کثیر جو آٹھویں صدی کے نامور مفسر، محدث اور مورخ ہیں لکھتے ہیں۔

وانما ردوا الامر الی عیسی علیه السلام فتکلم علی اشراطها لانه ینزل فی اخر هذه الامة منفذا الاحکام رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ویقتل المسیح الرجال ---- فاخبر بما اعلم الله تعالی به (تفسیر ج ۲ ص ۲۷۳)

''ان حضراتؓ نے قیامت کا معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹا دیا اور انہوں نے علامات قیامت کے بارے میں گفتگو فرمائی، اس لئے کہ آپ اس امت کے اخیر زمانہ میں نازل ہوں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو نافذ فرمائیں گے۔ مسیح دجال کو قتل کریں گے۔ تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں بتلا رکھا تھا، اس کی خبر دے دی۔''

(۲) حضرت جابرؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ینزل عیسی بن مریم علیه السلام فیقول، امیرهم تعالی فصل لنا فیقول لا۔ ان بعضکم علی بعض امراء تکرمته الله هذه الامته۔

Marfat.com

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتر کر آئیں گے تو مسلمانوں کے امیران سے کہیں گے' تشریف لائیے' نماز پڑھائیں تو آپ فرمائیں گے' نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ تم ہی میں سے اوروں پر امیر ہوں۔'' (مسلم شریف ج ا ص ۸۷' مسند احمد ج ۲۴ ص ۸۶' فتح الباری ج ۶ ص ۹۳)

مسند احمد کے الفاظ اس طرح سے ہیں کہ مسلمانوں کے امیر حضرت عیسیٰ سے کہیں گے: تقدم یا روح اللہ آپ فرمائیں گے۔ تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے۔

تفسیر ابن کثیر ص ۵۷۹' ج ا' اور در منثور میں حضرت عثمان بن ابی العاص ؓ سے بھی مروی ہے)

(۳) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم واما مکم منکم۔

''تمہارا کیا حال ہوگا' جبکہ ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ (بات لمبی ہو جائے گی' ورنہ تو ہم یہاں نووی ؒ کی شرح مسلم اور علامہ ابن حجر ؒ کی فتح الباری سے اس کی تشریح نقل کرتے) (بخاری شریف ج ا ص ۹۰' مسلم شریف ج ا ص ۸۷' مسند احمد ج ۲۴ ص ۸۹' تفسیر ابن کثیر ج ا ص ۸۸)

(۴) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ وغیرہ اس طرح بیان فرمایا:

''میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں گزرا اور وہ یقیناً اتر کر آئیں گے' جب تم انہیں دیکھو' تو انہیں پہچان لینا۔ وہ درمیانے قد کے ہوں گے' مگر سرخی اور سفیدی کا امتزاج ہوگا۔ ان پر دو رنگ دار کپڑے ہوں گے۔ ان کے سر کو اگرچہ کوئی تری نہیں لگی ہوگی' گویا اس سے قطرے ٹپک رہے ہیں۔''

(۵) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے یہ ایک طویل روایت ہے جس میں مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا۔ جناب یہ کیا قصہ ہے کہ آپ کہتے ہیں' فلاں وقت تک قیامت قائم ہوگی؟ انہوں نے کہا: سبحان اللہ۔ یا لا الہ الا اللہ۔ مجھے تو یوں خیال آتا ہے کہ کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کروں۔ میں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ تھوڑا عرصہ بعد تم ایک

Marfat.com

بہت بڑی بات دیکھو گے۔ یہ ہوگا' یہ ہوگا۔ پھر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلے گا۔

(۱) فیبعث ❶ الله عیسی ابن مریم کانه عروة بن مسعود الثقفی' فیطلبه فیهلکته ''تو (خروج دجال کے بعد) اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمائیں گے ان کی شکل ایسی ہوگی جس طرح کہ عروہ بن مسعود ثقفی ہیں۔'' (صحیح مسلم' ج ۲ ص ۴۰۳' مسند احمد ج ۲۴ ص ۸۶)

(۲) حضرت نواس بن سمعان سے بھی ایک طویل روایت ہے ہم یہاں صرف اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہاں نزول فرمائیں گے اور کس کیفیت میں؟ تو سنئے:

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا' فخفض فیه ورفع (یعنی ایک لحاظ سے اس کا معاملہ معمولی حیثیت سے پیش کیا اور ایک لحاظ سے اسے بہت اہمیت دی۔ اس کے بعد اس کے کوائف ذرا تفصیل سے بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا)

اذا بعث الله المسیح ابن مریم علیه السلام فنزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهرودتین واضعا کفیه علی اجنحته ملکین' اذا طاطاراسه قطر' واذا رفع تحدر منه جمان کا للولو فیطلبه حتی یدرکه عند باب لد فیقتله۔

''اتنے میں اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم کو بھیج دیں گے تو وہ دمشق سے مشرقی جانب سفید منارہ کے پاس اتریں گے۔ زعفرانی رنگ کے دو کپڑوں میں ہوں گے' اپنے ہاتھ دو فرشتوں پر رکھے ہوئے' سر نیچے کریں گے تو قطرے ٹپکتے ہوئے معلوم ہوں گے' اوپر اٹھائیں گے تو موتی جیسے چیز گرتی ہوئی نظر آئے گی ---وہ اس (دجال) کو تلاش کریں گے' اور لد کے دروازے تک پہنچ کر اسے مل جائیں گے تو اسے قتل کر دیں گے۔''

(مسلم شریف ج ۲ ص ۴۰۰' ابن ماجہ ص ۳۰۶' ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۷' ترمذی ج ۲ ص ۴۷' مسند احمد ج ص ۸۳' تفسیر ابن کثیر وغیرہ)

---

❶ یہ بعث کا لفظ وہی ہے جو سورۂ کہف میں اصحاب کہف کے بارے میں آیا ہے' وکذلك بعثناهم (آیت نمبر ۱۹) ان لوگوں کا بعث ہو سکتا ہے' وہمی لوگوں کو تردد بھی حضرت مسیح کے بارے میں پیش آ گیا ہے؟ فیاللعجب!

Marfat.com

(۷) حضرت اوسؓ بن اوس ثقفی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ینزل عیسی بن مریم عند المنارة البیضاء شرقی دمشق۔

''حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) دمشق سے مشرقی جانب سفید منارہ کے پاس اتریں گے۔'' (جامع صغیر ج ۲ ص ۲۰۶ بحوالہ طبرانی)

(حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام نازل ہو کر کیا کیا فرائض سرانجام دیں گے؟ اس کا جواب سنیے)

(۸) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر و یضع الجزیة ویفیض المال۔

(الحدیث)

صحاح ستہ میں یہ روایت تھوڑے تھوڑے لفظی تفاوت کے ساتھ آئی ہے۔ مثلاً کہیں حکما مقسطا کہیں اماما عادلا۔ کہیں لیوشکن ان ینزل، کہیں لینزلن کہیں محدثین حضرات نے باب کی مناسبت سے الفاظ کم نقل کئے ہیں اور کہیں زیادہ---

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰، صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷، ترمذی ج ۲ ص ۴۶، مسند احمد میوب ص ۸۷ تا ۸۹ ج ۶۴، سنن ابن ماجہ ص ۳۰۸)

''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ضرور ہی قریب ہے کہ ابن مریم علیہ السلام ایک عادل حکمران کی حیثیت سے تم میں نازل ہوں گے پھر وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو مار ڈالیں گے جزیہ ختم کر دیں گے۔ مال عام ہو جائے گا کہ اسے قبول کرنے والا نہ ہوگا۔''

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں ویهلك الله الملل کلها الا الاسلام و یهلك المسیح الدجال۔

''اللہ تعالیٰ اس کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے زمانہ میں دین اسلام کے علاوہ دوسرے تمام مذاہب کو ختم کر دیں گے اور حضرت عیسیٰ دجال کو بھی ہلاک کر دیں گے۔''

سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۳۸، مسند احمد میوب ج ۶۴ ص ۸۸ (مع اضافہ)

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حج کرنا۔

(۹) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم لو الدوحاء حاجا او معمترا او لیثنیھما ❶

''یہ (یعنی حضرت کا حج یا عمرہ یا دونوں کام کرنا) اخیر زمانہ میں آسمان سے اترنے کے بعد ہوگا۔'' (نووی شرح مسلم ج۱ ص ۴۰۸)

ترجمہ: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے' ابن مریم فج الروحاء کے مقام سے احرام باندھیں گے حج کا یا عمرہ کا یا دونوں کا۔ (فج الروحاء مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کو جاتے ہوئے بدر کے راستے میں ایک مقام آتا ہے)''

(صحیح مسلم ج۱ ص ۴۰۸' مسند احمد ج ۲۴ ص ۸۸)

(۱۰) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لیحجن البیت ولیعتمرن بعد خروج یاجوج وماجوج۔

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللہ کا حج بھی کریں گے اور عمرہ بھی (یاجوج ماجوج کے بعد)

(مسند احمد ج ۲۴ ص ۹۲ (حدیث نمبر ۲۳۷)

(۱۱) حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے بالا خانے کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اوپر سے جھانک کر دیکھا تو ہماری آوازیں اونچی ہونے پر آپؐ نے پوچھا: کیا گفتگو کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: حضور قیامت کا ذکر کر رہے ہیں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:

لن تقوم حتی تکون قبلھا عشر آیات ❷ طلوع الشمس من

---

❶ امام نوویؒ فرماتے ہیں: وھذا بعد نزول عیسی علیہ السلام من السماء فی آخر الزمان۔

❷ طلبہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ کتب حدیث میں ان علامات کی ترتیب مختلف آئی ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا تصور ہی روح فرسا ہے۔ حضرات صحابہ کرامؓ ہوں یا بعد کے رواۃ حدیث وہ اس حیثیت سے ان باتوں کو یاد نہیں کرتے تھے کہ کمرہ امتحان میں بیٹھ کر تحریر کرنا ہے۔ ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ جب دل و دماغ پر دہشت طاری ہو تو اس کے دوررس اثرات کیا کیا نتائج دکھاتے ہیں۔

Marfat.com

مغربہا ❶ وخروج الدابة وخروج یاجوج ماجوج والدجال وعیسی بن مریم والد خان وثلث خسوف خفَ بالمغرب وخف بالمشرق وخف بجزیرة العرب، واخر ذلك نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی الحشر۔

''قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ سورج کا مغرب کی سمت سے طلوع ہونا' دابۃ الارض کا نکلنا' یاجوج ماجوج کا نکلنا' دجال کا آنا' عیسیٰ بن مریم کا آنا' دھواں اٹھنا زمین میں دھنس جانے کے تین اہم واقعات ایک واقعہ مغرب میں پیش آئے گا' ایک مشرق میں اور ایک جزیرۃ العرب میں آخر میں ایک آگ عدن کے نیچے سے نکلے گی اور لوگوں کو محشر کی طرف لے جائے گی۔''

(سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۳۶' مسلم ج ۲ ص ۳۹۳' ترمذی ج ۲ ص ۴۱' ابن ماجہ ۳۰۴)

(۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک طویل فرمان نقل کیا گیا ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ' فرائض اور ان کے زمانہ کی برکات نقل کرنے کے بعد ارشاد فرمایا گیا ہے:

ثم یتوفی ویصلی علیه المسلمون ویدفتونه۔ ''پھر ان کی وفات ہو جائے گی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کر کے انہیں دفن کریں گے۔'' (مسند احمد ج ۲۴ ص ۸۸ سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۳۸)

(۱۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر شادی کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی۔ پھر وہ فوت ہوں گے اور میرے

---

❶ اوپر آپ نے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا پڑھا ہے۔ حوالہ تو مستحضر نہیں ہے لیکن راقم الحروف نے (غالباً حضرت شیخ الاکبرؒ کا قول) میں پڑھا ہے کہ ہر وہ چیز جس کی حرکت مستدیرہ ہوگی اس کی حرکت روک دی جائے تو وہ چیز پیچھے کو لوٹ آتی ہے اس لئے عقلاً سورج کا مغرب سے طلوع ہونا کچھ بھی بعید نہیں ہے ویسے عالم دنیا کا پورا نظام معطل ہو جائے گا ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے ہوئے نظر آئیں گے' اجرام فلکی بھی تباہ ہو کر رہ جائیں گے عالم سفلی بھی تہ و بالا ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

Marfat.com

مقبرہ میں دفن ہوں گے۔ تو میں اور حضرت عیسیٰ اور ابو بکر اور عمر کے درمیان اٹھیں گے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۸۰ بحوالہ ابن الجوزی)

علامہ سمہودی نے اپنی مشہور کتاب ''وفاء الوفاء یا خبار دار المصطفیٰ'' میں اس کی مزید تفصیل بیان کی ہے۔ (دیکھئے وفاء الوفاء ج ۲ ص ۵۵۸)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ روایات میں آیا ہے کہ مقبرہ شریف کے اندر ایک قبر کی جگہ خالی ہے۔ اور یہ جگہ اور کسی کو میسر نہیں آئی' چنانچہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو وہاں دفن کرنا چاہا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی رضامند ہو گئیں' مگر انہیں وہاں دفن نہ کیا جا سکا۔ ان سے پہلے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (جو سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فوت ہوئے تھے اور زندگی میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی کفالت فرماتے رہے) ان کے لئے بھی اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رضامند ہو گئی تھیں' مگر وہ بھی وہاں دفن نہ ہو سکے۔ پھر جب حضرت عائشہؓ کا وقت آیا تو ان سے کہا گیا کہ آپ کو آپ کے حجرہ میں دفن کیا جائے تو فرمایا نہیں' مجھے جنت البقیع میں دوسری ازواج مطہرات کے ساتھ دفن کرنا۔ کہتے ہیں کہ حکمت یہی تھی کہ یہ جگہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے تھی۔ (اشعۃ اللمعات)

(۱۴) حدیث کے طلبہ کو معلوم ہوگا کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہود کے لاثانی عالم تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے تو انہوں نے علامات و نبوت کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔ آپ کی وفات ۴۳ ہجری میں ہوئی۔ آپ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: انه من اهل الجنة۔ (دیکھئے صحیح بخاری باب مناقب عبداللہ سلام)

یہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ توراۃ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت لکھی ہوئی ہے اور یہ بھی کہ حضرت عیسیٰ آپؐ کے ساتھ دفن ہوں گے--- سند حدیث کے ایک راوی ابو مودود کہتے ہیں کہ روضہ اقدس کے اندر ایک قبر کی جگہ موجود ہے۔ (جامع ترمذی ص ۲۰۶)

قارئین کرام! آگے بڑھنے سے پہلے انہی حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے بارے میں ایک بات اور سن لیں:

جب سیدنا عثمان بن عفانؓ کے قتل کا ارادہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلامؓ ان کے پاس

Marfat.com

گئے۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا: کیسے آئے؟ تو جواب دیا تا کہ آپ کی کوئی مدد کر سکوں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: تو اندر آنے سے بہتر ہے کہ آپ باہر جا کر سمجھائیں۔ چنانچہ آپ باہر چلے گئے۔ لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ لوگو! میرا نام پہلے کچھ اور تھا' رسول اللہ ﷺ نے میرا نام عبداللہ رکھا۔ قرآن پاک کی یہ دو آیتیں میرے بارے میں نازل ہوئی تھیں:

(۱) ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ.﴾ (احقاف: ۱۰)

''بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اس جیسی (قرآن جیسی کتاب توراۃ) کے بارے میں گواہی دے چکا ہے (کہ وہ اسے برحق قرار دیتی ہے) تو وہ اس پر ایمان لے آیا اور تم اکڑے رہے۔ بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

(۲) ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًام بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ لا وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ.﴾ (رعد: ۴۳)

''آپ کہہ دیں کہ (کافر جو یہ کہتے ہیں کہ آپ رسول نہیں ہیں) تو اللہ میرے اور تمہارے درمیان (نزاع میں) بطور گواہ کافی ہے اور ساتھ ہی وہ بھی جن کے پاس پہلی کتاب کا علم ہے۔''

دیکھو اس وقت تک اللہ کی تلوار میان میں ہے۔ فرشتے اس شہر میں تمہارے ہمسائے ہیں' یہ وہ شہر ہے جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ تو تم اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو اس شخص کے بارے میں۔ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو تم اپنے ہمسایہ فرشتوں کو بھگا دو گے اور اللہ کی وہ تلوار جو اس وقت تک میان میں ہے' اسے باہر نکال لو گے اور پھر قیامت تک وہ میان میں نہیں جائے گی۔

یہ سن کر بلوائیوں نے کہا: اس یہودی کو بھی قتل کر دو اور عثمان کو بھی قتل کر دو۔

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۲۲۱)

قارئین کرام! پڑھ لیا آپ نے اس روایت کو۔ یہ ملا دو پیازے کی روایت یا کسی ناول سے نقل نہیں کی گئی۔ حدیث کی ایک نہایت معتبر کتاب سے نقل کی گئی ہے۔ اب ذرا تاریخ اسلام کا

Marfat.com

مطالعہ کیجئے اور دیکھئے کہ توراۃ کے ایک جلیل القدر عالم رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق ایک جنتی صحابیؓ ائمہ محدثین کے ممدوح --- بلکہ من عندہ علم الکتاب کہہ کر اللہ رب العزت نے جس کو گواہ بنا کر پیش کیا ----

ان کی وہ پیشین گوئی کس طرح پوری ہوئی۔ ادھر وہی امام حدیث توراۃ کے حوالے سے نقل کر رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی تو وہ آقائے دو جہاں ﷺ کے ساتھ دفن ہوں گے۔ اب قارئین فیصلہ کر لیں کہ وہ سیدنا عبداللہ بن سلامؓ کی بات کو مانیں گے یا اس انشا پرداز کی جو عقیدہ نزول مسیح علیہ السلام کو یہود اور شیعہ کی سازش کا نتیجہ قرار دیتا ہے؟

(۱۵) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ اگر مجھے عمر نے مہلت دی تو میری ملاقات عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ہو جائے گی اگر میرا وقت پہلے آ گیا تو جو شخص تم (یعنی میری امت) میں سے ان سے ملے انہیں میری طرف سے سلام کہہ دے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنی طرف سے بھی اپنے شاگرد کو سلام دے دیئے۔ (مسند احمد مبوب ج ۲۴ ص ۸۹)

یہ حدیث دو سندوں کے ساتھ مسند احمد میں آئی ہے۔ علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں اس کو نقل کر کے لکھا ہے کہ یہ حدیث مرفوعاً موقوفاً دونوں طرح منقول ہے اور دونوں کے رجال رجال الصحیح ہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں علم حدیث کی اشاعت امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی مرہون منت ہے، ارشاد فرماتے ہیں:

"در حدیث آمدہ است من ادرك منكم عيسى ابن مريم فليقرئه منى السلام۔ ایں فقیر آرزوئے تمام دارد کہ اگر ایام حضرت روح اللہ را دریابد اول کسے کہ تبلیغ سلام کند من باشم، واگر من آں را نیابم و دریافتم ہر کسے کہ از اولاد یا اتباع ایں فقیر۔ زمان بہجت نشان آنحضرت دریابد حرص تمام کند در تبلیغ سلام تا کتیبہ آخرہ از کتائب محمدیہ ما باشیم۔ والسلام علی من اتبع الهدى۔"

المقالة الوضيئة فى النصيحة والوصية شامل تفهيمات الهيه ج ۲ ص ۲۴۱

Marfat.com

حضرت شاہ ولی اللہؒ کے فرمان کا ترجمہ:

''حدیث شریف میں آیا ہے کہ تم میں سے جو شخص حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے ملے تو وہ میری طرف سے انہیں سلام کہہ دے۔

یہ فقیر آرزو رکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ کا زمانہ پالے' تو پہلا وہ شخص جو انہیں سلام پہنچائے' میں ہوں۔ اور اگر وہ زمانہ مجھے نہ ملا تو فقیر کی اولاد یا پیروں کاروں میں سے جو بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت و پررونق زمانہ پائے تو سلام پہنچانے کی پوری پوری کوشش کرے۔ تاکہ محمدی دستوں میں سے ہم آخری دستہ کے افراد بن جائیں۔ والسلام علی من اتبع الہدی

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کی ایک جامع روایت:

(۱۶) یہ ایک طویل اور نہایت جامع روایت ہے' جس کے چند جملے ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور خطبہ کا زیادہ تر حصہ دجال کے بارے میں تھا۔ آپؐ نے اس کے بارے میں بتا کر ہمیں ہوشیار کر دیا۔ چنانچہ آپؐ کے ارشاد گرامی میں یہ بھی تھا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو پیدا فرمایا ہے' دجال کے فتنہ سے بڑا کوئی فتنہ پیش نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی بھیجا وہ اپنی امت کو ڈراتا چلا آیا اور انا اخر الانبیاء وانتم اخر الامم میں آخر نبی ہوں اور تم آخری امت ہو اور لامحالہ وہ تم میں نمودار ہوگا (آگے سولہ سترہ سطروں میں اس کی تفصیلات چلی گئی ہیں۔)

اس وقت مسلمانوں کا ایک نیک آدمی ہوگا۔ وہ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ چکا ہوگا کہ صبح کی نماز کے وقت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ وہ امام پچھلے پاؤں لوٹ آنا چاہیں گے تاکہ حضرت عیسیٰ آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں۔ وہ اپنا ہاتھ اس امام کے کندھوں کے درمیان رکھیں گے اور فرمائیں گے تم آگے رہو کیونکہ اس کی اقامت تمہارے لئے کہی گئی ہے تو وہ امام نماز پڑھائیں گے۔

جب وہ فارغ ہو جائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے دروازہ کھول دو۔ دروازہ کھولا جائے گا تو دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ نکلا ہوا ہوگا۔ ہر یہودی مسلح ہوگا اور وردی میں

Marfat.com

ہوگا۔ جب دجال آپ کو دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل جائے گا' جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ اب وہ بھاگنا چاہے گا' مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے (الٹی میٹم دیں گے) کہ تو میرے حملہ سے بچ نہیں سکتا۔ چنانچہ آپ اس کا تعاقب کریں گے۔ لد شرقی کے پاس اس کو جالیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ یوں اللہ تعالیٰ یہود کو شکست دیں گے۔ کوئی یہودی اللہ کی مخلوق میں سے کسی چیز کی پناہ لینے کی کوشش کرے گا تو وہ اسے پناہ نہیں دے گا (سوائے ایک خاردار درخت کے)

(اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ خروج دجال میں نماز کے احکام اور مسائل بیان فرمائے) پھر فرمایا کہ یوں عیسیٰ بن مریم میری امت میں ایک با انصاف حکمران اور عادل فرمانروا ہوں گے۔ آپ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو ہلاک کر دیں گے' جزیہ (ٹیکس) معاف کر دیں گے' زکوٰۃ کا سلسلہ بند ہو جائے گا' انسانوں میں عداوت اور بغض کا خاتمہ ہو جائے گا' کوئی زہریلا جانور نہیں رہے گا' یہاں تک کہ کوئی بچی سانپ کو پکڑ لے گی تو وہ نقصان نہیں دے گا بچی اگر شیر کے دانتوں میں ہاتھ ڈال دے گی تو نقصان نہیں دے گا' بھیڑیا بکریوں میں رہ کر کتے کی طرح رکھوالی کرے گا۔ زمین امن و آشتی سے بھر جائے گی جس طرح کہ برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ کلمہ ایک رہ جائے گا اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ ہوگی۔ جنگ کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ میرے استاد (محمد بن علی ابوالحسن طنافسیؒ) کہتے ہیں کہ میرے استاد (عبدالرحمٰن راوی حدیث) فرماتے ہیں کہ یہ حدیث تو مدرس کو دی جائے تا کہ وہ درس گاہ میں بچوں کو پڑھائے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۳۰۷-۳۰۸)

سنن ابی داؤد میں پوری حدیث تو نہیں ہے البتہ ج ۲ ص ۲۳۷ میں اس کے مضمون کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کہیں کہیں فتح الباری میں اس کے کچھ اجزاء نقل فرمائے ہیں۔ علامہ حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں یہ پوری حدیث نقل فرمائی ہے اور پھر اس کی تائید میں کئی روایات مسلم شریف' مسند احمد اور جامع ترمذی سے نقل کی ہیں (دیکھئے تفسیر ج ۱ ص ۵۸۱-۵۸۲)

حقیقت یہ ہے کہ خروج دجال سے لے کر نزول مسیح علیہ السلام اور ان کے دجال کو قتل کرنے

Marfat.com

تک اگر اس پوری داستان کو Analyse کیا جائے تو ایک ایک جز کئی کئی صحابہ کرام سے مروی ہے مثلاً دجال کا کانا ہونا کم وبیش چودہ صحابہ سے مروی ہے جن میں یہ کبار صحابہؓ شامل ہیں۔

راز دار نبوت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن یمان، حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حبر الامہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، خادم رسولؐ حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا۔

اسی طرح نزول سیدنا مسیح علیہ السلام کے مختلف کوائف کے بیان کرنے والے حضرات صحابہ کرامؓ کی ایک بہت بڑی جماعت ہے۔ راقم السطور، حدیث کا ایک طالب علم ہونے کی حیثیت سے کم از کم دو درجن صحابہؓ کے اسماء گرامی گنوا سکتا ہے اور بعض صحابہ کرام سے کئی کئی طرق سے یہ روایات منقول ہیں جبکہ محدثین حضرات کی توجہ زیادہ تر عملی زندگی کے ان مسائل کی طرف تھی، جن کے بارے میں آخرت میں جواب دہی کرنا ہوگی۔ اس کے باوجود آپ دیکھئے کہ نماز دین کا ستون ہے، مگر اوقات نماز کی روایات کتنے صحابہ کرام سے مروی ہیں؟ فرض نماز کی رکعتوں: فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء کے بارے میں کتنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مرویات موجود ہیں؟ اگر وہاں امت کا عملی تواتر معتبر ہے تو وہ اعتقادی مسائل۔

☆ جن کا چرچا حضرات صحابہ کرامؓ میں بھی رہا، تابعینؒ میں بھی۔

☆ تمام مفسرین نے بھی ان کی تفصیلات بیان کیں اور محدثین نے بھی۔

☆ حدیث کی تمام وہ معتبر کتابیں جو شریعت کا ماخذ اور مدار ہیں، صحیح بخاری ہو یا مسلم، سنن ابوداؤد ہو یا ترمذی، سنن نسائی ہو یا ابن ماجہ، سب میں ان کی تفصیلات درج ہوں۔

شارحین حدیث میں حافظ ابن عبدالبرؒ ہوں یا امام نوویؒ ہوں، علامہ ابن حجر عسقلانی ہوں یا علامہ سیوطیؒ ان کی اہمیت کو بیان کریں۔ بالخصوص مسئلہ نزول مسیح علیہ السلام کی یہ کیفیت ہے کہ

☆ علم کلام کی کتب کے مصنفین حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (امام اعظم) اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر علامہ نسفیؒ اور تفتازانی تک۔ سب اس کو امت اسلامیہ کے عقائد میں درج کرتے ہیں۔

☆ متاخرین میں امام الہند شاہ ولی اللہ دہلویؒ سے قاضی محمد بن علی شوکانی اور نواب صدیق حسنؒ

Marfat.com

خاں تک' سب احادیث کا تواتر نقل کرتے ہیں۔

☆ حضرت صوفیاء کرام میں حضرت شیخ ابن العربی ؒ ہوں یا امام ربانی مجدد الف ثانی ؒ اور دیگر حضرات شدومد سے ان باتوں کے معتقد ہوں۔

تو سوال یہ ہے کہ کیا پھر بھی کسی وہمی کے لئے عقیدہ نزول سیدنا مسیح علیہ السلام میں شک وشبہ کی گنجائش رہ جاتی ہے؟ کیا کسی کو یہ کہنے کا حق پہنچتا ہے کہ نزول مسیح کا عقیدہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے؟''

یا پھر یہ تفصیلات معلوم ہو جانے کے بعد کہ

☆ آنے والے کا نام: عیسیٰ' کنیت: ابن مریم' لقب: روح اللہ اور مسیح ہے۔

☆ وہ پیدا نہیں ہوں گے بلکہ آسمان سے اتر کر آئیں گے۔

☆ انہوں نے ہندوستان میں نہیں آنا یہودیوں کی سرزمین کے قریب' دمشق کے مشرقی جانب اتریں گے۔

☆ ان کی آمد کے بعد کوئی منارہ نہیں بنے گا۔ منارہ پہلے سے موجود ہوگا جس پر نزول فرمائیں گے۔

☆ ان کی آمد سے یہودیت اور نصرانیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ دین اسلام کا بول بالا ہوگا۔

☆ کرۂ ارض' امن کا گہوارہ بن جائے گا' حتیٰ کہ زہریلے جانور اور درندے تک انسان دشمنی سے باز آجائیں گے۔ مال کی فراوانی ہوگی' لوٹ کھسوٹ کا دور ختم ہو جائے گا۔

☆ آنے والے مسیح علیہ السلام' سید الانبیاء ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر سلام عرض کریں گے۔ یوں دنیا کو پتہ چل جائے گا کہ آقائے دو جہاں ﷺ نبی الانبیاء بھی ہیں۔

☆ آپ بیت اللہ شریف کا حج کریں گے۔ یوں اسرائیلی نبی' ابراہیمی قبلہ پر حاضر ہوں گے تاکہ بنی اسرائیل اور بنو اسماعیل سب ایک ہو جائیں۔

☆ آنے والے مسیح علیہ السلام ازدواجی زندگی اختیار کریں گے' جبکہ ان کی سابقہ زندگی میں اس کا کوئی نشان نہیں ملتا۔ شادی کے بعد آپ کی اولاد بھی ہوگی۔

☆ اب آپ کی وفات ہوگی اور آپ سید الانبیاء ﷺ کے روضہ اقدس میں دفن ہوں گے اور

Marfat.com

قیامت کے روز دونوں حضرات، شیخین ❶ یعنی جناب ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان اٹھیں گے۔

یوں قرآن پاک اور ذخیرہ حدیث میں آئی ہوئی پیشین گوئیوں کی تکمیل ہوگی۔

کیا اب بھی اور کسی کے لئے کوئی گنجائش رہ جاتی ہے کہ وہ ناحق (unduly) مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرے؟ اور اگر کوئی دعویٰ کرے تو بہ ہوش وحواس اس کو درست تسلیم کیا جا سکتا ہے؟

(۱۷) حدیث سمرہ بن جندبؓ (رسول اکرم ﷺ کا ایک اہم خطبہ)

کتب حدیث میں ایک واقعہ درج ہے جو مستدرک حاکم میں ایک جگہ مذکور ہے، مگر مسند احمد میں دو جگہ آیا ہے۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ ایک جلیل القدر صحابی تھے۔ انکے بارے میں لکھا ہے۔

کان من الحفاظ المکثرین من رسول اللہ ﷺ (الاکمال) اخیر ۵۹ ہجری میں بصرہ میں ان کی وفات ہوئی۔

بصرہ کے رہنے والے ایک صاحب ثعلبہ بن عباد (تابعی) کہتے ہیں کہ حضرت سمرہؓ نے جمعہ کے خطبہ میں ایک طویل روایت بیان کی کہ ایک دفعہ میں اور ایک انصاری نوجوان نشانہ بازی کر رہے تھے کہ سورج ابھی دو تین نیزے کے برابر اوپر آیا تھا کہ اسے گہن ❷ لگ گیا، سیاہ ہو کر تنومہ (ایک بوٹی کا نام ہے) کی طرح ہو گیا تھا۔ ہم میں سے ایک نے کہا کہ آؤ ہم مسجد کو چلیں۔ سورج کی اس کیفیت کی وجہ سے ضرور رسول اللہ ﷺ کچھ ارشاد فرمائیں گے۔ ہم مسجد گئے تو آپ ﷺ باہر تشریف لا چکے تھے تو آپ ﷺ آگے بڑھے۔ آپؐ نے ہمیں طویل قیام سے نماز ❸

---

❶ شیخین کا لفظ اگر حضرات صحابہؓ کی جماعت کے لئے آئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ مراد ہوتے ہیں۔ اگر فقہ حنفی میں یہ لفظ آئے تو حضرت امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسف مراد ہوں گے۔ محدثین کی جماعت میں کسی کے لئے بولا جائے تو حضرت امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ۔

❷ مسلم شریف اور بعض دوسری کتب حدیث کے مطابق یہ واقعہ اس روز کا ہے، جس روز کہ آنحضرت ﷺ کے صاحبزادۂ گرامی قدر سیدنا ابراہیم کی وفات ہوئی۔ آپ حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے۔ ذی الحجہ ۸ھ میں ولادت ہوئی اور کم وبیش ڈیڑھ سال کے ہو کر وفات پا گئے۔ اللہ کے محبوب نے صاحبزادہ کی وفات پر اشک بہا کر انہیں شہر خموشاں پہنچا دیا۔

❸ راقم السطور حضرات علماء کرام کا نام لیوا اور غلام ہے، مگر طالب علموں سے ایک بات کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ صلوٰۃ کسوف کا ذکر تقریباً حدیث شریف کی ہر کتاب میں موجود ہے۔ شیطان بڑا فریب کار ہے، وہ بنی آدم کو پھنسانے کے لئے مختلف داؤ پیچ استعمال کرتا ہے۔ (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

Marfat.com

پڑھائی' پھر آپؐ نے طویل رکوع فرمایا۔ دوسری رکعت میں بھی آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ آپ تشہد کے لئے بیٹھے تو سورج کھل چکا تھا۔ سلام پھیر کر آپؐ نے اللہ کی حمد وثنا اور اپنی نبوت کا ذکر فرما کر ارشاد فرمایا:

لوگو! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں ❶ اگر میں نے اللہ کا پیغام پہنچانے میں کوئی کوتاہی کی ہو تو تم مجھے بتا دو تا کہ میں اللہ کا پیغام' جس طرح کہ چاہیے' پہنچا دوں اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا ہے تو بھی تم مجھے بتا دو۔ کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا حضور! آپ نے رب کا پیغام پہنچا دیا ہے آپؐ نے امت کے ساتھ خیر خواہی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی' آپ نے اپنا فرض ادا فرما دیا ہے پھر وہ چپ ہو گئے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امابعد! کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سورج گرہن یا چاند گرہن اور ستاروں کا اپنے اپنے مقام سے ہٹ جانا' زمین پر بڑے آدمیوں ❷ کے مر جانے کی وجہ سے پیش آتا ہے۔ مگر یہ جھوٹ ہے۔ درحقیقت یہ اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں' اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو آزماتا ہے' وہ دیکھتا ہے کہ بندوں میں سے کون کون گناہوں سے باز آ جاتے ہیں۔

اللہ کی قسم! جب سے میں یہاں کھڑا ہوا' میں نے دیکھا کہ تمہیں دنیا اور آخرت میں کیا پیش

(گزشتہ سے پیوستہ) بسا اوقات مخلص بن کر انسان کو اس کی قیمتی متاع سے محروم کر دیتا ہے۔ دراصل تاریخ کے ہر اہم واقعہ پر انسان کو سوچنے اور عبرت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں اسی باب صلوٰۃ الکسوف میں ابوداؤد اور ترمذی کے حوالے سے ایک روایت موجود ہے کہ ام المومنین (غالباً حضرت صفیہؓ) کا انتقال ہوا۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کو اطلاع ملی تو فوراً سجدہ میں چلے گئے۔ ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا اذا رایتم اية فاسجدوا اور فرمایا: ازواج مطہرات کی وفات سے بڑی نشانی کون سی ہو سکتی ہے؟ رضی اللہ عنہم اجمعین راقم السطور ایک متصلب حنفی ہے اور اس سلسلہ میں کئی اہم مضامین لکھ چکا ہے' مگر یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہے کہ طلبہ انہی بحثوں میں نہ الجھ کر رہ جائیں کہ صلوٰۃ الکسوف میں رکوع دو ہیں یا چار یا چھ۔ حدیث کی روح کو اولین حیثیت دیں۔

❶ سید الاولین والآخرین ﷺ کے احساس فرض کا اندازہ کیجئے ساتھ ہی مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۶ باب الامر بالعروف میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی روایت بھی پڑھ لیجئے۔

❷ اس روز کچھ لوگوں نے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کی وفات کو گرہن کا سبب بتایا۔

Marfat.com

آنے ❶ والا ہے اور اللہ کی قسم! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تیس کذاب نہ نکل آئیں، جن میں سے آخری کا نام دجال ❷ ہوگا جس کی بائیں آنکھ یوں مٹی ہوئی ہوگی جس طرح کہ فلاں آدمی کی ہے۔ (بات کی وضاحت کے لئے آپ نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا جو آپؐ کے اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے درمیان بیٹھا ہوا تھا) ❸ جب وہ نکلے گا تو کہے گا کہ وہ خدا ہے، جو اس پر ایمان لے آئے گا تو پہلے کا نیک عمل اسے کوئی فائدہ نہ دے گا اور جو اس کی تکذیب کرے گا تو پہلے کا کوئی گناہ ❹ اُسے نقصان نہ دے گا۔ پھر وہ زمین پر چھا جائے گا۔ اتنے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ اور اس سے پہلے تم اور بھی کئی چیزیں بڑی اہم دیکھو گے تم آپس میں ایک دوسرے سے پوچھو گے کیا نبی پاکؐ نے اس بارے میں کچھ ارشاد فرمایا تھا، پھر پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے اور پھر قیامت قائم ہو جائے گی۔'' (خطبہ ختم ہوا) ثعلبہ کہتے ہیں میں دوسرے خطبہ میں پھر پہنچا، حضرت سمرہؓ نے پھر یہی خطبہ دیا، ایک لفظ آگے پیچھے نہیں ہوا۔ مستدرک حاکم میں یہ دونوں قصے خروج دجال اور نزول سیدنا مسیح علیہ السلام یکجا بیان ہوئے ہیں۔

مسند احمد میں دونوں باتوں کا ذکر الگ الگ ہے۔ (مسند احمد غیر مبوب ج ۵ ص ۱۳-۱۶)
اور مسند احمد مبوب ج ۶ ص ۱۸۹ تا ۱۹۲ حدیث نمبر ۱۶۹۔ ج ۲۴)

آمدیم برسر مطلب۔ تو بات یہ ہو رہی تھی کہ رسول مقبول ﷺ کی عمر کے آخری حصہ میں سورج گرہن کا واقعہ پیش آیا، جس پر آپ ﷺ نے صلوٰۃ الکسوف پڑھائی اور ایک گراں قدر

---

❶ بخاری مسلم اور دیگر کتب حدیث میں یہاں تک آیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک مرتبہ آگے بڑھے تھے اور ایک مرتبہ پیچھے ہٹے تھے۔ صحابہؓ کے پوچھنے پر ارشاد فرمایا کہ اسی وقت مجھے جنت بھی دکھائی گئی اور دوزخ بھی۔ طلبہ یہاں بھی یاد رکھیں کہ آقاؐ یوں نہیں فرماتے کہ میں نے جنت اور نار دیکھ لی۔ احادیث میں کہیں ادیت کا لفظ آیا ہے، کہیں عرضت علی۔ کہیں جئ بالجنۃ اور جئ بالنار۔ پھر یہ صحابہ کرامؓ کا ایمان بالغیب قوی تھا، وہ تو سنتے ہی مان گئے۔ آج کا مادہ پرست (Materialest) ٹی وی ہی سے سبق لے لے۔

❷ بعض روایات کے مطابق دجال کے دعوؤں کا آغاز دعویٰ نبوت سے ہوگا اور پھر ترقی کر کے دعوائے الوہیت پر اتر آئے گا۔ ❸ اس تمثیل سے مقصود اس صحابی کی تنقیص ہرگز نہ تھی۔ ممسوح العین ہونے کی وضاحت کے لئے اگر آقاؐ نے ایک غلام کی طرف اشارہ فرما دیا تو کیا خیال ہے، سادہ مزاج غلام نے اس کو محسوس کیا ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ ❹ وہ گناہ مراد ہیں جو حقوق اللہ سے متعلق ہیں۔

Marfat.com

خطبہ ارشاد فرمایا جس میں پہلے تو ایک غلط خیال کی تردید فرمائی۔ پھر توبہ اور استغفار کے ساتھ صدقات وخیرات کی تلقین فرمائی۔ اور اس کے بعد خروج دجال اور نزول سیدنا مسیح علیہ السلام کے متعلق پیشینگوئی فرمائی۔ چونکہ یہ دونوں واقعے قیامت کے لئے تمہید کی حیثیت رکھتے ہیں اور کسوف شمس، آج کے سائنس دانوں اور ماہرین جغرافیہ کے بتائے نظام شمسی کے معطل ہو جانے (upset) کی علامت ہے جسے قرآن پاک نے اذا الشمس کورت سے تعبیر کیا ہے اور حدیث شریف میں طلوع الشّمس من المغرب فرمایا گیا ہے، اس مناسبت سے آنحضرت نے قیامت کی ان دو اہم نشانیوں کا ذکر فرما دیا:

ہم لوگوں کی غفلت شعاری کا یہ عالم ہے کہ ہم کبھی اخبارات میں سورج گرہن یا چاند گرہن کی پیشگی اطلاع پڑھ لیتے ہیں تو ہم اسے ایک طبعی واقعہ (Physical Event) تصور کر کے بڑے پریم سے اپنی روزمرہ زندگی میں مگن رہتے ہیں۔ نہ اللہ کے در پر جانے کی کوئی ضرورت سمجھتے ہیں، نہ توبہ استغفار، نہ صدقہ خیرات کی۔ حالانکہ غور کیجئے کہ صلوٰۃ الکسوف کی روایات امام ترمذیؒ کے مطابق تقریباً بیس صحابہ کرام سے منقول ہیں۔ ان کے نام تو سنئے: خلیفہ راشد سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، سید القراء حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ، سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ، سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، سیدنا قبیصہ الہلالی رضی اللہ عنہ، سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا۔

فھل من مدکر؟

یہاں پر ایک بات اور بھی وضاحت طلب ہے، وہ یہ کہ دجال کا کانا ہونا تو کم وبیش ایک درجن حضرات صحابہ کرامؓ سے منقول ہے، ان میں سے بعض حضرات نے صرف کانا ہونا بیان کیا ہے، بعض نے آگے تفصیل دی ہے، کہ کس آنکھ سے کانا ہوگا۔ کچھ روایات میں دائیں آنکھ کا لفظ آیا ہے اور کچھ میں بائیں آنکھ۔ مگر دونوں کی کیفیت مختلف ہے، روایات کو ملانے سے پتہ چلتا ہے کہ بائیں آنکھ تو اس کی مٹی ہوئی ہوگی اور دائیں آنکھ بھی عیب دار ہوگی، وہ انگور کے چھوٹے

Marfat.com

دانے کی طرح ابھری ہوئی ہوگی۔

روایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ: (ایک جماعت کے بارے میں بشارت عظمیٰ)

سیدنا ثوبانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ دراصل غلام نہیں تھے۔ یمن کے رہنے والے تھے' کہیں اٹھائی گیروں نے انہیں اچک لیا تھا اور غلام بنا کر فروخت کر دیا۔ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خرید کر آزاد فرما دیا۔ عشق رسول مقبول میں ڈوبے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے انہیں جنتی ہونے کی بشارت کا صلہ بھی ملا تھا۔ راقم کی کتاب ''کاروان جنت'' میں ان کا ذکر موجود ہے۔

یہ حضرت ثوبانؓ سناتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عصابتان من امتی حررهما الله من النار عصابة تغزو الهند واخری تکون مع عیسی بن مریم علیه السلام۔ (سنن نسائی ج ۲ ص ۵۶' ومسند احمد ج ۵ ص ۲۷۸)

''میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کر دیا ہے' ایک وہ گروہ جو ہندوستان جا کر لڑے گا اور ایک وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ہوگا۔''

حضرت ابو ہریرہؓ بھی فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے ہندوستان کی بڑائی کا وعدہ فرما رکھا تھا' اگر مجھے اس میں شرکت نصیب ہوئی تو میں اس میں اپنی جان' مال خرچ کر دوں گا۔ پھر اگر میں اس میں شہید ہو گیا تو میں شہداء میں سے ہوں گا اور اگر زندہ بچ کر آ گیا ''فاتا المحور'' تو میں آگ سے آزاد ہو جاؤں گا۔ (سنن نسائی)

ہم لوگوں کو غازیان ہند کی تعیین کا حق نہیں پہنچتا' تاہم قرائین یہ بتاتے ہیں کہ محمد بن قاسم ❶ اور اس کے رفقاء مراد ہوں گے کہ ان کی بدولت برصغیر میں اسلام کا فاتحانہ داخلہ ہوا۔ واللہ اعلم

---

❶ محمد بن قاسم کی سپاہ کی ایک نوادی برکت ہمارے سامنے ہے کہ چند ہزار سپاہیوں پر مشتمل یہ سپاہ جب عراق سے سندھ کے علاقہ میں پہنچی تو اس نے دریائے سندھ اور پھر شاید دریائے چناب میں کشتیوں سے سفر کیا ''کھجور وہ ساتھ لائے تھے' جہاں جہاں سے وہ لوگ گزرے اور گٹھلیاں پھینکتے چلے گئے وہاں کھجور کے باغات ہوتے چلے گئے۔ اس سے آگے تیرہ صدیوں میں بھی یہ سلسلہ نہیں پھیلا۔

Marfat.com

بہر حال وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہوں گے جو قیامت کے قریب سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول کے وقت آپ کے ہمراہ ہو کر دجالی فتنہ کا قلع قمع کریں گے۔ سبحان اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کن کن مواقع پر اور کیونکر اندازِ بدل بدل کر، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کی امت کو اطلاع دے دی۔ پھر بھی کچھ لوگ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ کا مصداق بن رہے ہیں۔

حضرت صوفیاء کرام اور عقیدہ نزول مسیح علیہ السلام:

حضرات صوفیاء کرام قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم، بے شک امت مسلمہ کے محسن ہیں۔ بالخصوص برصغیر پاک و ہند کے مسلمان تو اکابر مشائخ سلسلہ چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ سہروردیہ کے بار احسان سے کبھی بھی سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ جہاں محمد بن قاسم، سلطان محمود غزنوی، شہاب الدین غوری جیسے فاتحین، شمس الدین التمش اور عالمگیر جیسے سلاطین کے اس علاقہ کے کلمہ گو مسلمانوں پر گراں بہا احسانات ہیں۔ وہاں ان حضرات کی بدولت یہاں کے لوگوں کو اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کا سلیقہ آیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمتیں نازل فرمائے۔

تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اکابر صوفیاء کرام رحمہم اللہ کی طرف کتابوں میں کچھ ایسی باتیں منسوب کر دی گئیں، جو دین اسلام سے میل نہیں کھاتیں، بلکہ اعداء اسلام کو من مانی کرنے کا موقع مل گیا، اسی لئے تو ہمارے بزرگوں نے فرمایا تھا۔ الاسناد من الدین، لولا الاسناد لقال من شاء ماشاء (خطبہ صحیح مسلم)

''سند بھی دین کا ایک حصہ ہے۔ اگر سند کی پابندی نہ ہوتی، تو پھر جو جس کے جی میں آتا، کہہ دیتا۔''

یہ ایک طویل داستان ہے۔ ہم طلبہ کو مشورہ دیں گے کہ وہ اس سلسلہ میں علامہ عبدالوہاب شعرانی کی کتاب الیواقت والجواہر کے ابتدائی صفحات پڑھ کر دیکھیں، آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ مولانا احمد رضا خانؒ کا رسالہ ''مقال العرفاء'' بھی قابل دید ہے۔ مولانا موصوف ایک اور رسالہ میں چند کتابوں کے نام لے کر لکھتے ہیں۔

Marfat.com

اولاً اسی کا ثبوت درکار ہے کہ یہ کتابیں حضرات منسوب الیھم رضی اللہ تعالی عنھم کی ہیں۔ بہت کتابیں محض جھوٹی نسبت کر کے چھاپ دی ہیں' ثانیاً کتب غریبہ ہیں اور کتب غریبہ پر اعتماد جائز نہیں۔ علامہ سید احمد حموی

عمز العیون والبصائر' شرح الاشباہ والنظائر میں محقق بحر' صاحب بحر الرائق سے ناقل۔ لا یجوز النقل من الکتب الغریبۃ التی لم تشھر۔ (الذیدۃ الزکیہ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

وطن عزیز میں ایک شہر ذمہ قلیلہ اب بھی آباد ہے' جو بات بات پر حضرات صوفیاء کرام کے حوالے (بات بنے یا نہ بنے) پیش کر دیتا ہے دوسرے مسائل تو اس وقت پیش نظر نہیں ہیں۔ عقیدہ نزول مسیح علیہ السلام پر ایک حوالہ پڑھ لیجئے۔ علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب الیواقیت والجواہر میں مبحث نمبر ۶۵ کا عنوان قائم کرتے ہیں۔

ان جمیع اشراط الساعۃ التی اخبر بھا الشارع حق لا بدان تقع کلھا قبل قیام الساعتہ۔

''قیامت کی تمام وہ علامات' جن کی شارع نے خبر دی ہے برحق ہیں اور قیامت سے پہلے واقع ہو کر رہیں گی۔''

پھر مبحث کا آغاز کرتے ہوئے۔ ''ظہور مہدی' خروج دجال' نزول عیسیٰ علیہ السلام سورج کا مغرب سے طلوع ہونا وغیرہ گنوائے ہیں' اس کے بعد ہر ایک کی تفصیل دی ہے۔ چنانچہ نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی قرآن سے کیا دلیل ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کے نزول کی دلیل' اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ۔ یعنی جب آپؑ نازل ہوں گے اور لوگ آپؑ پر اتفاق کر لیں گے تو اس وقت اہل کتاب کا ہر فرد آپ پر ایمان لے آئے گا۔

(اس کے علاوہ) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے۔ وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ ایک قرأت میں علم (عین اور لام کی زبر کے ساتھ) پڑھا گیا ہے۔ انہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹ رہی

Marfat.com

ہے کیونکہ اس سے پیچھے آ چکا ہے۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مثلاً آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کا نزول قیامت کی نشانی ہے اور حدیث شریف میں دجال کے قصہ میں آیا ہے کہ لوگ نماز میں ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام کو بھیجیں گے، وہ دمشق سے مشرقی جانب منارہ پر نازل ہوں گے۔ آپ کے سامنے دو جوڑے ❶ ہوں گے آپ اپنا ہاتھ دو فرشتوں کے بازوں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کتاب وسنت سے ثابت ہو گیا۔

نصاریٰ کہتے ہیں کہ ان کا انسانی جسم تو سولی پر چڑھ گیا تھا اور لاہوتی جسم اوپر اٹھا لیا گیا تھا مگر (یہ غلط ہے) اور حق یہ ہے کہ انہیں جسم سمیت اوپر اٹھا لیا گیا تھا اور اس پر ایمان لے آنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ۔ (الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۱۴۶، سطر ۱۲ تا ۲۰)

علامہ شعرانی نے کہیں کہیں حضرت شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ عرف شیخ الاکبر کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ حسن اتفاق کہ پیچھے ہم نے کہیں سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بارے میں کچھ لکھا تھا۔ الیواقیت والجواہر کو دیکھا تو دو جگہ حرکت مستدیرہ والی بات بھی مل گئی۔

ارادہ یہ تھا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات شریف سے بھی کوئی عبارت یہاں نقل کر دوں، مگر مکتوبات شریف اس وقت موجود نہ ہونے کی وجہ سے کوئی حوالہ نہیں دیا جا سکا۔

اس دور میں یہ ایک عجیب رجحان (Trend) چل نکلا ہے کہ بہت سے دینی مسائل تحقیق اور دور جدید کی اصطلاح ''ریسرچ'' (Reseach) کی نذر ہو جاتے ہیں۔ ہم یہ کہنے پر کسی رسمی معذرت کی ضرورت نہیں سمجھتے کہ ہر وہ ''ریسرچ'' جو دین قیم کی بنیادوں پر آرے چلائے، جو فکر

---

❶ کتاب میں کتابت کی غلطیاں ہیں۔ اس جگہ لفظ ہے بین یدینہ مھرو دتان۔ آگے یہ بھی وضاحت کر دی گئی ہے کہ اس لفظ کو دال مہملہ یا ذال معجمہ کے ساتھ دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے کتب حدیث میں بین سھرودتین آیا ہے دیکھئے، ترمذی شریف۔ کہیں بین ممصرتین بھی آیا ہے۔ دونوں کا معنیٰ ایک ہی ہے یعنی آپ ہلکے زرد رنگ کے جوڑے میں ملبوس ہوں گے۔

Marfat.com

آخرت سے غافل کرے' جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھنے کے باوجود' زیرِ سے موڑ دے' جو قرآن وحدیث کو استعارات اور تمثیلات کے کھاتوں میں ڈال ریسرچ نہیں ہے' محض اور محض تسویل شیطانی اور فریب نفس ہے۔ اعاذنا اللہ منہ

راقم السطور ان ''تحقیقات'' سے ناواقف نہیں ہے کہ

الف: ایک صاحب نے مسند احمد کو امام احمد بن حنبلؒ کی تصنیف ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

ب: امام زہریؒ جن کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ یوں فرماتے تھے کہ میں ان سے بڑا سنت کا کوئی عالم نہیں جانتا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں مالہ فی الدنیا نظیر کچھ نا اہلوں نے انہیں کھاؤ پیو آدمی قرار دے کر اپنا اعمال نامہ سیاہ کیا ہے ایک صاحب نے تو امام زہریؒ کا نام لے کر نزول مسیح علیہ السلام کی تمام روایات کا انکار کر دیا ہے۔ نالائقوں کو یہ تو دیکھنا چاہیے تھا کہ بیسوں احادیث اس بارے میں موجود ہیں۔ کیا ہر جگہ امام زہری کا نام آتا ہے۔ اچھا تو امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں وہ راز ہائے سربستہ' جو بقول ان جاہلوں کے انہیں ناقابل اعتماد ٹھہراتے ہیں' کیا یہ راز نہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہو سکے' نہ مسلم کو' نہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو نہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو؟

سر خدا کہ عابد و عارف بکس نہ گفت
بجیرتم بادہ فروش از کجا شنید

ج: ایک گستاخ رقم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ''ابن سبا'' قرار دے کر تمام اسلام دشمن کارروائیوں کا سرچشمہ ان کو ٹھہرا دیا ہے ''فخر المحققین'' کا لکھا ہوا یہ رسالہ ابن سبا تاریخ کے آئینے میں کے نام سے وطن عزیز میں تقسیم ہوا۔

ہم ان تمام آراء کے بارے میں یہی کہہ سکتے ہیں ﴿رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ اللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ۝﴾

☆☆☆

Marfat.com

بحث کا دوسرا رخ

اب تک ہمارا انداز گفتگو مثبت رہا' اگرچہ ہم اب بحث کو زیادہ طول نہیں دے سکتے' تاہم مالا یدرك کله لا یترك کلمه کے تحت ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ دوسرا رخ بھی قارئین کے پیش کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں پہلی گزارش تو یہ ہے۔ دین اسلام کا ماخذ اصالتاً دو چیزیں ہیں۔ قرآن کریم اور حدیث شریف۔

قرآن کریم اپنے بارے میں خود کہتا ہے هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى ایک اور مقام پر فرمایا گیا ہے۔ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ۔

اور رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو یہ ہدایت دے گئے کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں' جب تک تم ان دونوں کے پابند رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ کتاب اللہ و سنتی (موطا امام مالک) خود ائمہ طریقت نے اس سلسلہ میں امت مسلمہ کو یہی تعلیم دی۔ اس وقت چند اقوال ان حضرات کے بھی سن لیجئے تا کہ یہ بات واضح ہو جائے کہ حق و باطل پرکھنے کے لئے معیار اور کسوٹی کتاب و سنت ہی ہیں۔

(۱) حضرت بایزید بسطامیؒ ارشاد فرماتے ہیں' جس کا ترجمہ یہ ہے۔

''تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ بڑا صاحب کرامات ہے حتیٰ کہ ہوا میں اڑتا ہوا نظر آتا ہے' تو تم دھوکے میں نہ آ جاؤ' جب تک کہ یہ نہ دیکھ لو کہ وہ اوامر و نواہی (شرعیہ) کے بارے میں کیا کرتا ہے اور حدود شریعت کی کتنی پابندی کرتا ہے۔'' (رسالہ قشیریہ مطبوعہ مصر ص ۱۸' سطر ۲۱-۲۲)

(۲) حضرت ابو حفص عمر حدادؒ فرماتے ہیں:

من لم یزن افعاله واحواله فی کل وقت بالکتاب والسنة فلا تعده فی دیوان الرجال۔

''جو شخص ہر وقت اپنے اعمال اور احوال کو کتاب و سنت کی ترازو سے نہیں تولتا تو اسے مردوں کی فہرست میں شمار نہ کرنا۔'' (رسالیہ قشیریہ ص ۱۳۱۸)

Marfat.com

(۳) سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ ❶ فرماتے ہیں اور ان کے ارشادات سرمۂ بصیرت ہیں، تمام مسلمانوں بالخصوص آج کے صوفیاء کے لئے۔

الف: الطرق کلها سدودة الاعلی من اقتضی اثر الرسول علیه الصلوة السلام (رسالہ قشیریہ ص ۲۴)

''ہدایت کے تمام راستے بند ہیں، سوائے اس شخص کے جو آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلے۔''

ب: من لم یحفظ القرآن ولم یکتب الحدیث لا یقتدٰی به فی هذالامر لان علمنا هذا مقید بالکتب والسنه۔ (رسالہ قشیریہ ص ۲۵)

''جو شخص قرآن پاک یاد نہیں کرتا اور اس نے حدیث نہیں لکھی، اسے پیشوا نہ بنایا جائے کیونکہ ہمارا علم کتاب وسنت کا پابند ہے۔''

ج: مذهبنا (مقید بالکتاب والسنة) (رسالہ قشیریہ ص ۲۵)

''ہمارا مذہب کتاب وسنت کا پابند ہے۔''

ائمہ طریقت کے ان ارشادات عالیہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دین میں اصل الاصول کتاب وسنت ہیں۔ اب اگر کوئی شخص ہمیں کتاب وسنت کے خلاف اپنے الہامات سنا کر قائل کرنا چاہتا ہے تو وہ دیوار میں دے مارنے کے قابل ہیں۔ اگر کوئی شخص ہمیں اپنی انشا پردازی سے مرعوب کر کے کوئی بات ہم سے منوانا چاہتا ہے، تو ہم اس لئے اس کی بات مان لیں کہ وہ اردو اچھی لکھ لیتا ہے؟ ہم گنہگار تو ایک ہی رٹ جانتے ہیں۔

ایتونا بشیٔ من کتاب الله او سنة رسوله حتّٰی نقول به۔

شیخ سعدی بھی اس وقت یاد آ گئے ہیں، فرماتے ہیں۔

پندار سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفیٰ ﷺ

❶ یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ حضرت جنید بغدادیؒ بہت بڑے عالم تھے۔ اور اپنے حلقہ میں فتویٰ بھی دیا کرتے تھے۔ (دیکھئے رسالہ قشیریہ ص ۲۴)

Marfat.com

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

انترك دين محمد ﷺ لرجل طرار جائنا۔

المختصر اس وقت ہمارے سامنے ایک تو وہ شخص ہے جس کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو یہ نتائج سامنے آتے ہیں۔

(۱) وہ شخص دروغ گوئی میں ابوالحسین کذاب اور عرقوب کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔

(۲) بدزبانی اور فحش گوئی میں وہ جناب چرکین (جس کا دیوان مشہور ہے) کا استاد معلوم ہوتا ہے۔

(۳) اس کے الہامات شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر امرؤالقیس جیسے شعراء جاہلیت تک کے کلام سے ماخوذ ہیں۔

(۴) وہ علماء امت سے لے کر حضرات صحابہؓ اور اہل بیتؓ تک کے حق میں زبان درازی سے نہیں چوکتا۔

(۵) حضرات انبیاء علیہم السلام کے حق میں وہ زیادتیاں کر گزرتا ہے کہ الامان والحفیظ۔

(۶) وہ قرآن پاک کے لئے نہایت غلیظ اور گھٹیا الفاظ استعمال کرتا ہے۔ العیاذ باللہ

(۷) وہ اللہ رب العزت کے بارے میں کفریہ کلمات استعمال کرنے سے نہیں کتراتا۔ معاذ اللہ

(۸) اس کے کلام میں تضاد بیانی اس حد تک پائی جاتی ہے کہ وہ بجائے خود اس بات کی دلیل ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے منجانب اللہ نہیں ہے اس کی ذاتی تراش خراش ہے۔

دوسرے صاحب وہ ہیں جو ایک عرصہ تک اہل السنۃ والجماعۃ کے ایک مقتدر عالم کی حیثیت سے دین کی خدمت انجام دیتے رہے، مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ اخیر میں جا کر انہیں کیا ہو گیا کہ وہ تدریجاً بدلتے چلے گئے اور شدہ شدہ وہ عقیدہ نزول مسیح علیہ السلام کو غلط اور باطل قرار دینے لگے۔

ہمارے نزدیک پہلا شخص تو ''کفر بواح'' کا شکار تھا اور دوسرے صاحب (کم از کم راقم السطور ان کے بارے میں یہی سمجھتا ہے) کہ کُوْنُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کی راہ سے ہٹ کر چلنے کی

Marfat.com

وجہ سے وہ تسویل شیطان کا شکار ہو گئے' وجہ کچھ بھی ہو' بہر حال آپ گزشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں کہ کتاب وسنت کی رو سے عقیدۂ نزول مسیح علیہ السلام کتنی اہمیت رکھتا ہے مگر شیطان لعین نے۔ کچھ ایسے افراد ڈھونڈھ لئے (فکر آخرت سے غافل کرنے کے لئے) جو انشا پردازی کا زور دکھاتے دکھاتے صراط مستقیم سے ہٹ گئے۔ کہیں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ پڑھا تھا کہ وفات سے پہلے' ان پر غشی طاری تھی اور فرماتے تھے۔

لا بعد' لا بعد صاحبزادے پاس کھڑے ہوئے تھے حضرت کو افاقہ ہوا تو صاحبزادہ (عبداللہ) نے پوچھا۔ ابا جان! آپ یہ کیا فرما رہے تھے؟ فرمایا بیٹے! شیطان میرے پاس آ گیا تھا اور کہنے لگا۔ احمد! تم میری گرفت سے بچ نکلے۔ میں نے جواباً کہا' ابھی نہیں۔ جب تک روح باہر نہیں آ جاتی' اندیشہ باقی ہے۔

قارئین محترم! اندازہ لگا لیا آپ نے؟ راقم السطور اقبال مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کی روح سے معذرت کے ساتھ ان کے ایک شعر میں ترمیم کر کے کہتا ہے ؎

شیطان بڑا عیار ہے' سو بھیس بدل لیتا ہے

اسی لئے تو قرآن وحدیث میں بار بار علماء واتقیاء کی جماعت کے ساتھ رہنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ قرآن میں اتَّقُوا اللّٰہَ کے ساتھ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا حکم آیا ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے۔ ید اللّٰہ علی الجماعتہ ومن شذشذ فی النار (اجارنا اللّٰہ منھا) اللھم ثبت قلبی علی دینك واھدنی صراطًا سویًا۔

قارئین کو ایک دفعہ پھر تکلیف دیتا ہوں کہ سورۂ فاتحہ جو قرآن مجید میں متن کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کا ایک نام سورۃ الدعاء اور سورۃ تقسیم المسئلۃ بھی ہے' اس میں اللہ سے مانگنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے کہ الصراط المستقیم پر چلتے رہنے کی درخواست کرو اور صراط المستقیم وہ ہے جس پر اللہ کے انعام کئے ہوئے بندے چلتے رہے' حضرات انبیاء علیہم السلام' صدیقین یعنی اولیاء اللہ' شہداء اور صلحاء۔

ثانی الذکر صاحب کا نام ابھی ہم نے نہیں لیا' پہلے آپ ان کی تحریر کے چند اقتباسات ملاحظہ کیجئے۔

Marfat.com

(۱) بہت سے علماء اور محقق نزول مسیح علیہ السلام کی روایتوں کو موضوع اور جعلی قرار دیتے ہیں۔ آں محترم کے دوبارہ نزول کا انکار کرتے ہیں لیکن آنحضرت علیہ السلام کے رفع الی السماء کے قائل ہیں۔ راقم السطور کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ (صفحہ ۴۶۶)

(۲) میں نے بھی عقیدہ نزول مسیح پر غور کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ عقیدہ نزول مسیح باطل ہے۔'' (ص ۵۰۴)

(۳) ان (کتب حدیث) کے زمانہ تالیف میں اسلام کے خلاف یہود اور شیعوں کی سازشیں شباب پر تھیں۔ کیا تعجب ہے کہ اسی ساز باز کے تحت یہ روایتیں بھی وضع کی گئی ہوں اور ان کی سندیں بھی موضوع ہوں۔ (ص ۵۰۷)

(۴) معتقدان نزول مسیح (بزمانہ قرب قیامت) جن احادیث کو صحیح کہتے ہیں، وہ بھی موضوع اور جعلی ہیں لیکن یہ حضرات ان کے ضعف کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔ (۵۱۱)

(۵) نزول مسیح کے بارے میں جو روایتیں ہیں، درحقیقت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ بھی انہیں نقل کرنے کے الزام سے بری ہیں۔ یہ کسی سبائی یا سبائیت نواز کے کرتوت ہیں۔ اس نے ان کا الحاق ان بزرگوں کی کتابوں میں کر دیا۔ یہ روایتیں قرآن مجید کے خلاف ہیں۔ (ص ۵۲۶)

(۶) گزشتہ صفحات میں یہ حقیقت الم نشرح کی جا چکی ہے کہ بزمانہ قرب قیامت نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ قطعاً۔ بے بنیاد ہے اس کے ثبوت میں پرکاہ اور تار عنکبوت جیسی بھی کوئی دلیل نہیں۔ (ص ۵۵۴)

(۷) دور صحابہؓ سے نیچے اتر کے تابعین، تبع تابعین اور ان کے تابعین کے زمانہ پر نظر کیجئے، مسلم معاشرہ میں کہیں بھی نزول مسیح کے عقیدہ کا چرچا نہیں ملے گا۔'' (۵۵۵)

(۸) اثنا عشریوں نے آسانی کے ساتھ یہ نام نہاد احادیث و آثار، جو قطعی طور پر موضوع ہے، من گھڑت اور جعلی ہیں۔

اہل سنت کی طرف منتقل کر دیں اور وہ بھی خروج دجال اور نزول مسیح کے قائل ہو گئے۔ یہود تو ایسے موقعہ کے منتظر رہتے ہیں۔ انہوں نے پردے کے پیچھے سے ان روایتوں میں ایسے

Marfat.com

مضامین داخل کر دیئے، جن سے قرآن کی بعض آیات کی صداقت معاذ اللہ مشتبہ ہو جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی عظمت میں معاذ اللہ نقص اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنحضرت ﷺ سے افضل اور برتر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ نزول مسیح اور خروج دجال کے یہ نام نہاد احادیث و آثار سب کے سب موضوع اور من گھڑت ہیں۔ صحابہ کرامؓ اور نبی کریمؐ پر یہ افتراء کسی سبائی کارخانے کے کسی کمرے میں بیٹھ کر کیا گیا ہے۔ (۵۶۱)

شائد قارئین ان حوالہ جات کو پڑھ کر اکتا گئے ہوں، مگر ہم انہیں تکلیف دیں گے کہ دو حوالے اور بھی پڑھ لیں۔

(۹) حضرات ائمہ مجتہدین مثلاً امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے اس مسئلہ میں نفیًا یا اثباتًا ایک لفظ بھی منقول نہیں۔ (ص ۵۵۳)

(۱۰) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جیسا عالم دین اور امام وقت درس و افتاء کی خدمت میں مصروف نظر آتا ہے اور موطا امام مالک کی ایسی گراں قدر کتاب ملتی ہے جو کتب حدیث میں وہ درجہ رکھتی ہے جو بخاری و مسلم کو بھی حاصل نہیں۔ اس کتاب میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث لائے ہیں جس کا ماحصل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے۔

اس لئے واقعہ کی صحت میں کلام نہیں ہو سکتا۔ بطور خرق عادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فلسطین سے آ کر خانہ کعبہ کا طواف کیا ہوگا۔

یہ حدیث لکھنے کے باوجود امام مالکؒ نزول مسیح علیہ السلام کا کوئی تذکرہ نہیں کرتے۔

اگر نزول مسیح کی ان روایات میں سے، جو آج بڑے طمطراق کے ساتھ پیش کئے جا رہی ہیں کسی روایت کا کوئی وجود مسلم معاشرہ کے چھوٹے سے چھوٹے گوشہ میں بھی ہوتا تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ الشیٔ بالشیٔ جزاء، کے نفسیاتی اصول کے تحت اس روایت کو خواہ وہ حدیث ہوتی یا اثر، اس موقعہ پر ضرور ذکر کرتے۔ (ص ۵۵۵-۵۵۶)

یہ حوالہ جات تو قارئین نے ملاحظہ فرما لئے مگر ابھی نہ تو ہم کتاب کا حوالہ دے رہے ہیں نہ اس کے مصنف کا نام لکھ رہے ہیں۔ تھوڑا سا انتظار فرمائیں۔ پہلے یہ سن لیں کہ ان صاحب کو

Marfat.com

دھوکا لگا تو کیونکر؟ یا یوں کہے کہ ان کے خیالات میں انقلاب آیا کہ وہ امت مسلمہ کے متفق علیہ عقیدہ کے خلاف یوں لکھتے چلے گئے ہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

قارئین شائد ''معتزلہ'' کے حالات سے واقف نہ ہوں۔ یہ سب لوگ بدنیت یا بدعمل نہیں تھے لیکن ان میں بنیادی خرابی یہ آ گئی کہ وہ نقل کو عقل کے تابع کر دیتے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ ''عقل'' اللہ کی دی ہوئی ایک بے بدل نعمت ہے جس طرح کہ سمع اور بصر لیکن جس طرح کہ انسان دیکھنے کے لئے آنکھوں کے ساتھ روشنی کا محتاج ہے کہ سورج' چاند یا کہربائی قمقمے اور چراغ وغیرہ کے بغیر رات کی تاریکی میں آنکھ کچھ نہیں دیکھ سکتی۔ اسی طرح عقل بھی کتاب وسنت کی روشنی کی محتاج ہے۔ ان کی روشنی میں سوچ بچار سے انسانی عقل صحیح نتیجہ تک پہنچ سکے گی اس کے بغیر وہ صحیح کام نہیں کر سکے گی۔ یہی خرابی معتزلہ قدیم میں تھی اور یہی فساد معتزلہ جدید میں ہے۔

زیر بحث مصنف میں بھی یہی بنیادی خرابی پائی جاتی ہے انہوں نے بھی دین کو عقل کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی۔ آپ اوپر کے حوالہ جات نمبر ۱ تا ۸ کو پھر پڑھ کر دیکھئے۔ وہ تدریجاً آگے بڑھتے چلے گئے اور حوالہ نمبر ۱۰ کو دیکھئے کہ وہ اپنے خود ساختہ نفسیاتی اصول کے تحت ایک مسلمہ عقیدہ کو رد کر رہے ہیں۔ کاش وہ زندہ ہوتے تو ان سے پوچھا جاتا۔

جناب محترم! یہ ''نفسیاتی اصول'' آپ نے قرآن کریم کی کس آیت اور حدیث پاک کے کس جملہ سے اخذ کیا ہے؟ آپ محدثین کرام کی کس کس کتاب پر یہ اصول نافذ کریں گے؟ آپ کو صحیح بخاری اور جامع ترمذی وغیرہ میں یہ اصول کہیں نظر آتا ہے؟ قرآن پاک کے کسی ایک رکوع کی نشان دہی کیجئے جہاں آپ اس اصول سے کام لے سکتے ہوں۔

اچھا اب آپ ان عبارات کو پڑھئے یہ بھی اسی مصنف کی اسی کتاب سے لی گئی ہیں۔

(۱) قدیم یقین کے زوال کی ابتدا شک اور تردد سے ہی ہوتی ہے اور اگر کوئی شخص اس خار شکستہ سے لذت فلش حاصل کرنے لگے اور شک ہی میں مبتلا رہنا چاہیے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کی فطرت مسخ ہو چکی ہے۔ ایسا شخص اس مسئلہ میں علم کا سرمایہ کھو بیٹھتا ہے۔ نئے تصور کی کشتی ساحل پر لگنے نہیں پاتی اور قدیم تصور کی کشتی منجھدار میں ہچکولے کھانے لگتی ہے۔ (کتاب کا صفحہ ۹۳)

Marfat.com

(۲) ماحول کا اثر ہوتا ہے اگر آپ متقیانہ ماحول میں رہتے ہیں تو آپ کو کسی شخص کے فاسق ہونے کا یقین بڑی مشکل سے آسکتا ہے۔ اس کے بالکل برعکس جو لوگ فاسقانہ ماحول میں رہتے ہیں' انہیں بسا اوقات کسی کے تقدس وتقویٰ کی خبر کا یقین نہیں آتا۔ خواہ آپ کتنے ہی پرزور طریقہ سے بیان کریں۔ (ص ۴۵)

(۳) ''شخصی مذاق'' کا عنوان قائم کر کے مصنف کہتے ہیں کہ کسی چیز کو قبول کرنے یا نہ کرنے میں انسان کی ذاتی پسند یا ذاتی مذاق کا بڑا دخل ہوتا ہے' حالانکہ دونوں خبروں کا ذریعہ ایک ہی ہوتا ہے۔ (ملخصاً (ص ۴۳)

یہی مصنف یہ بھی لکھ جاتے ہیں۔

(۴) حدیث وسیرت کے اس عظیم الشان ذخیرہ پر نظر ڈالو جو رسول امی کے غلاموں نے جمع کر دیا ہے ایسی ہستی پر اعتماد نہ کرنا یقیناً فطرت سے کھلی ہوئی بغاوت ہے انبیاء ومرسلین نے جو خبریں دی ہیں' وہ ان کے مشاہدات پر مبنی ہیں۔ (ص ۶۱)

یہ بھی لکھتے ہیں:

(۵) قابل اعتماد مخبر پر اعتماد نہ کرنا' نا قابل پر اعتماد کر لینا' یہ دونوں چیزیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ اور دونوں گمراہ کن ہو سکتے ہیں۔ (ص ۵۰)

ابھی جو ہم نے پانچ حوالہ جات نقل کئے ہیں' یہ کتاب کے حصہ اول سے لئے گئے ہیں۔ اور ان سے پہلے جو دس حوالہ جات دیئے گئے ہیں وہ حصہ سوم کے باب چہارم سے نقل کئے گئے ہیں۔ کتاب مصنف کی زندگی میں طبع ہوئی تھی تو اس وقت باب چہارم شامل نہیں تھا۔ اس باب کا اضافہ ان کی وفات کے بعد ہوا۔ بظاہر حصہ اول اور حصہ سوم باب چہارم کی عبارتیں ہم آہنگ نہیں ہیں۔ اور اگر واقعی یہ باب بھی اسی بزرگ کی جنبش قلم کا نتیجہ ہے تو پھر ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ہم نے کلمہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا پڑھا ہے۔ اسی پر جینا چاہتے ہیں اور اسی پر مرنا۔ واللہ نسئل حسن الخاتمہ

قارئین نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ اوپر جو ہم نے حصہ چہارم کے دس اقتباسات دیئے ہیں' ان میں سے پہلے آٹھ کو الگ لکھا ہے اور پچھلے دو کو الگ۔ پہلے آٹھ حوالہ جات کی تردید کے لئے

Marfat.com

ہمیں مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے' سابقہ اوراق کا مطالعہ انشاء اللہ اس سلسلہ میں کافی رہے گا رہے اقتباس نمبر ۹ اور نمبر ۱۰ تو ان کے بارے میں ہم کچھ عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

اقتباس نمبر ۹ کو پھر دیکھ لیجئے۔ تعجب ہے کہ ''شرح فقہ اکبر'' کتاب مضمون نگار کے سامنے ہے چنانچہ اس نے ص ۵۹۱ پر اس کتاب کا نام لیا ہے اور ایک اصولی باب کی طرف قارئین کو توجہ دلائی ہے وہ ''شرح الفقہ الاکبر'' کے صفحہ ۱۲۳ کا حوالہ دے رہے ہیں۔ اس سے چند صفحات آگے وہ کھول کر دیکھ لیتے تو انہیں نظر آ جاتا کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کیا فرماتے ہیں۔ معلوم رہے کہ ''فقہ اکبر'' حضرت امام ابوحنیفہؒ کی کتاب ہے اور اس کی یہ شرح دسویں صدی ہجری کے نامور محدث علامہ علی قاریؒ کی طرف سے ہے۔ تو متن کی عبارت یہ ہے۔

وخروج الدجال ویاجوج وماجوج وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسٰی علیه السلام من السماء وسائر علامات یوم القیامة علی ماوردت به الاخبار الصحیحة حق کائن واللّٰه یهدی من یشاء الٰی صراط مستقیم۔

''دجال کا نکلنا' یاجوج ماجوج کا نکلنا' سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور روز قیامت کی دیگر علامات' جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آئی ہیں' برحق ہیں اور یہ ہو کر رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں سیدھی راہ کی ہدایت دیتے ہیں۔''

اس کی شرح علامہ علی قاریؒ فرماتے ہیں:

فختم الامام الاعظم معتقده بالهدایة الخاصة الخالصه۔ (شرح فقہ اکبر ص ۱۳۷)

''تو حضرت امام اعظمؒ نے اپنے عقائد کا بیان خصوصی اور خالص ہدایت پر ختم فرمایا۔''

سیدنا امام ابوحنیفہؒ کی اپنی تصریح کے علاوہ تیسری صدی ہجری کے نامور محدث امام طحاوی' جو ایک بلند پایہ محدث اور جلیل القدر فقیہ تھے' عقائد کے موضوع پر ان کا ایک رسالہ موجود ہے جس کا آغاز وہ ان الفاظ سے فرماتے ہیں:

Marfat.com

هذا بیان اعتقاد اهل السنة والجماعة علی مذهب فقهاء الملة ابی حنیفة النعمان بن ثابت الکوفی وابی یوسف یعقوب بن ابراهیم الانصاری وابی عبدالله محمد بن الحسن الشیبانی رضی الله عنهم اجمعین وما یعتقدون من اصول الدین ویدینون به لرب العلمین۔

''یہ اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد کا بیان ہے جیسا کہ فقہاء ملت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نعمان بن ثابت کوفی' امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ یعقوب انصاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوعبداللہ محمد بن الحسن شیبانی (رضی اللہ عنہم اجمعین) کا مذہب ہے اور دین میں ان کے بنیادی عقائد ہیں جن کے ساتھ وہ رب العلمین کے پیش ہوں گے۔''

اور اختتام کے قریب فرماتے ہیں:

ونومن بخروج الدجال ونزول عیسی بن مریم علیه السلام من السماء ونومن بطلوع الشمس من مغربها وخروج دابة الارض۔

''ہم ایمان رکھتے ہیں کہ دجال نکلے گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور دابۃ الارض نکلے گا۔''

واضح رہے کہ عقائد میں ائمہ احناف اور دیگر ائمہ دین میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ امام طحاویؒ چونکہ فقہی مسائل میں ائمہ احناف کے پیروکار ہیں' اس لئے انہوں نے ائمہ ثلاثہ کے اسماء گرامی لکھ دیئے ہیں۔ امام طحاویؒ کے بعد عقائد کے موضوع پر جتنی کتابیں لکھی گئیں سب میں ان علامات قیامت کا ذکر ہے اس کے باوجود اگر کوئی شخص یہ تمنا رکھتا ہو کہ سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس کے کان میں آ کر بتائیں یا اپنے ہاتھ سے لکھ کر پرچی اس کے حوالے فرمائیں تو ایسا ہونا ناممکن ہے۔

اب سنیے حوالہ نمبر ۱۰ کے بارے میں۔

(۱) سب سے پہلے قارئین یہ یاد رکھیں کہ موطا امام مالکؒ یہ کتاب اس طرح نہیں ہے کہ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود بیٹھ کر ایک مصنف کی حیثیت سے اسے لکھا ہو' موطا کے نام

Marfat.com

سے جو کتاب بھی آپ سنیں گے کہ دوسری صدی میں لکھی گئی تھی' یہ سب امام صاحب کے نامور تلامذہ نے مرتب کیں' چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے ایسے پندرہ مجموعے گنوائے ہیں۔

مولانا عبدالحی لکھنویؒ نے التعلیق الممجد میں اس سے بھی زیادہ لکھے ہیں۔ ان سب میں مطبوعہ مجموعوں میں سے جس کو موطا امام مالک کہا جاتا ہے' یہ حضرت امامؒ کے تلمیذ رشید یحییٰ بن یحییٰ مصمودی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کا ترتیب دیا ہوا ہے۔ چنانچہ ہر روایت کے ساتھ سند لاتے ہوئے پہلے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا نام ضرور آتا ہے۔ یہی کیفیت اس موطا کی ہے جو اب موطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہلاتا ہے' دراصل وہ بھی موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ہی ہے۔

(۲) موطا کی تصنیف' تدوین حدیث کے ابتدائی دور کی ہے اور قارئین یہ سن کر حیران ہوں گے کہ اس میں مسند (یعنی باسند) کل روایات مرفوعہ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے ارشادات گرامی چھ سو ہیں۔ دو سو سے کچھ اوپر مرسل روایات ہیں۔ اب کیا خیال ہے آپ کا کہ اس تھوڑی سی تعداد میں آپ کی تمنا ضرور پوری ہو جانی چاہیے۔

(۳) موطا شریف اصالتاً ان مضامین پر مشتمل ہے جو انسان کی عملی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں' چنانچہ اس کا آغاز ہی نماز کے اوقات کے بیان سے ہوتا ہے۔

شاید ان صاحب کو معلوم ہو کہ علم حدیث کی وہ کتاب جو آٹھ قسم کے عنوانات پر مشتمل ہو' اسے محدثین کی اصطلاح میں ''جامع'' کہا جاتا ہے۔ ان آٹھ مباحث میں عقائد' احکام فقیہہ' تفسیر' مناقب' اخلاقیات' غزوات' فتن اور علامات قیامت شامل ہیں۔ کیا موطا شریف میں غزوات کا بیان ہے' جبکہ کتاب الجہاد موجود ہے؟ کیا اس میں مناقب ہیں؟ کیا تفسیری روایات ہیں؟ جب یہ ساری باتیں نہیں ہیں؟ جہاد کے مسائل پر حدیثیں موجود ہیں لیکن غزوۂ بدر' احد اور حنین کا کوئی ذکر نہیں ہے' تو آپ کا نفسیاتی اصول کہاں گیا؟ موطا شریف تو ایک مختصر سا مجموعہ ہے اور جو کچھ ہے اللہ کی نعمت ہے آپ اس سے وہ توقع کیوں کرتے ہیں جو ایک جامع سے کی جا سکتی ہے۔

(۴) یہ تو پھر بھی غنیمت ہے کہ موطا شریف میں صفتہ عیسیٰ بن مریم و دجال کا باب آ گیا ہے اور آیا بھی کس شان سے ہے؟ اس سند کے ساتھ جو محدثین کے نزدیک اصح الاسانید شمار ہوتی

Marfat.com

ہے۔ حضرت امام مالک اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان صرف دو نام آتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ صحابی اور نافع رحمۃ اللہ علیہ تابعی۔ کھولیے کتاب کا صفحہ ۳۶۸ اور بسم اللہ کر کے پڑھیے

مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله ﷺ قال ـــــــ

(قارئین کا ایمان تازہ کرنے کے لئے اطلاعاً عرض ہے کہ جنت البقیع میں ان تینوں حضرات کے مزارات یک جا ہیں)

(۵) یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے خواب خاص اہمیت کے مالک ہوتے ہیں' (شکر ہے کہ مصنف خود بھی لکھ گئے ہیں کہ انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں) یہی وجہ ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے رویاء کی بنا پر اپنے صاحبزادہ سیدنا اسماعیل کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ بہر حال اس اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل حدیث کو پڑھیے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ارانی الليلة عند الكعبة فرائت رجلا ادم كا حسن ما انت راء من ادم الرجال له لمته كا حسن ما انت راء من اللمم قد رجلها' وهى تقطر ماء متكئا على رجلين' يطوف بالعكبة۔ فسالت من هذا؟ فقيل لى هذا المسيح ابن مريم' ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العينى اليمنى كانها عنبته طافيئته. فسالت من هذا؟ فقيل' هذا مسيح الدجال۔

''آج رات میں یوں دیکھتا ہوں کہ میں کعبہ کے پاس ہوں۔ تو میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو گندمی رنگ کا' مگر نہایت ہی خوبصورت گندمی رنگ کا جو تم نے کبھی دیکھا ہوگا' ان کی زلفیں تھی' اتنی خوبصورت جو کبھی تم نے دیکھی ہوگی۔ اس نے انہیں کنگھی کر رکھی تھی' یوں معلوم ہوتا کہ ان سے پانی ٹپک رہا ہے دو آدمیوں پر سہارا کیے ہوئے تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ جواب ملا۔ یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر مجھے ایک آدمی گھنگھرالے بالوں ❶ والا ملا' جو دائیں آنکھ سے کانا تھا گویا کہ اس کی آنکھ انگور کا ابھرا

❶ دجال کے ساتھ یہ ذکر نہیں آیا کہ وہ بھی کعبہ شریف کے پاس ملا تھا ادھر اس کا داخلہ بند ہے آنکھ کے کانا ہونے کی تفصیل پیچھے حدیث نمبر ۱۷ میں گزر چکی ہے۔

Marfat.com

ہوا دانہ ہے' میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ بتایا گیا یہ دجال ہے۔''

اب اس حدیث شریف کو پڑھ کر دیکھئے' کیا سمجھ میں آتا ہے کہ یہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی سابقہ زندگی کا واقعہ ہے؟ کیا یہ وہی تفصیل نہیں ہے جو خروج دجال اور نزول مسیح علیہ السلام کی روایات میں آئی ہے۔ سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام کا وہی حلیہ مبارک' وہی زلفیں' وہی دو آدمیوں کے درمیان سہارا لئے ہوئے۔ اور پھر دجال کا اس موقعہ پر ذکر اور اس کا بھی تقریباً وہی نقشہ۔ روایت صحت میں نہایت اعلیٰ درجہ کی۔

کوئی شخص یہ کہہ کر کیوں اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فلسطین سے آ کر خانہ کعبہ کا طواف کیا ہوگا۔ کیا آپ کسی تاریخی کتاب یا Encyclopadia سے اپنے اس ''خیال'' کا ثبوت پیش کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات عالیہ کو بلا کم و کاست تسلیم کر لیں۔

یہ بات ہماری سمجھ سے باہر ہے کہ ایک طرف تو یہ صاحب اصول مقرر کرتے ہیں کہ جب دو خبروں کے حصول کا ذریعہ ایک ہو تو اس کی کوئی وجہ نہیں کہ ایک کو تسلیم کر لیا جائے اور دوسری کو نہیں ❶ دوسری طرف یہ صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ''رفع الی السماء'' کو تو تسلیم کرتے ہیں۔ نزول کو نہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ کہیں یہ بات تو نہیں کہ وہ اپنے اس فرمان کا مصداق بن رہے ہوں۔

نبی کے پیش کئے ہوئے تصور کو بعینہٖ قبول کرنا اس کی مرضی کے خلاف ہوتا ہے اور کلیتہً انکار بھی طاقت سے باہر ہے ایک درمیانی راستہ کی تلاش اسے آمادہ کرتی ہے کہ اپنے تصورات کی آمیزش نبوی تعلیمات میں کر لے۔

قارئین بہت دیر سے ان صفحات کو پڑھ رہے ہیں' وہ یہ جاننے کے لئے سراپا انتظار ہوں گے کہ آخر یہ کون صاحب ہوں گے۔ یہ ہیں مولانا محمد اسحٰق سندیلوی مرحوم اور ان کی کتاب جس سے اوپر اقتباسات دیئے گئے ہیں۔ اس کا نام ہے ''دینی نفسیات''۔ ہم اب بھی یہی خیال کرتے ہیں کہ باب چہارم ان کے قلم سے نہیں نکلا اور اگر واقعی یہ ان کا لکھا ہوا ہے' تو پھر نہایت افسوس

❶ دیکھئے پیچھے گزرا ہوا اقتباس۔

Marfat.com

سے کہنا پڑتا ہے کہ اخیر عمر میں انہوں نے بہت برا کیا۔

تفسیر ابن کثیر میں کہیں مرفوعاً ایک حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آئی ہے:

لا تعجبوا باحد حتی تنظروا بم یختم له. تم لوگ کسی کے بارے میں خوش فہمی میں مبتلا نہ ہو جاؤ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ اس کا خاتمہ کیونکر ہوتا ہے۔

اور دارمی شریف میں سیدنا فاروق اعظمؓ کا فرمان ہے کہ تین چیزیں اسلام کی بنیاد کو ڈھا دیتی ہیں۔

زلته العالم وجدال المنافق بالکتاب وحکم الائمته المضلین۔ (دارمی)

''عالم کی لغزش، منافق آدمی کا اللہ کی کتاب کو آڑ بنا کر لڑنا جھگڑنا اور گمراہ کن فرمانرواؤں کی حکومت اس لئے بندہ ہر وقت اللہ سے ڈرتا ہے کچھ پتہ نہیں کہ کس وقت وہ تسویل شیطانی کا شکار ہو کر منزل سے دور چلا جاتا ہے اس کی واحد تدبیر یہ ہے کہ

کونوا مع الصادقین (تم راست باز لوگوں کے ساتھ رہو) پر عمل پیرا رہے۔ **اعاذنا اللّٰه من سوء الخاتمه۔**

صاحب موصوف کی یہ ترقی معکوس بڑی حیرت انگیز ہے کہ عقیدہ نزول مسیح علیہ السلام کے سلسلہ میں انہوں نے ''مرحلہ وار'' رجعت قہقہری کی حکمت عملی اختیار کی ہے، چنانچہ

(۱) پہلے انہوں نے احادیث کے تواتر کا انکار کیا۔

(۲) دوسرے مرحلہ میں احادیث کی صحت کو مشکوک قرار دیا اور یہاں تک لکھ دیا کہ تار عنکبوت کے برابر بھی اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

(۳) تیسرے مرحلہ میں احادیث کے متون کے ساتھ ان کی اسانید کو بھی جعلی اور موضوع قرار دیا۔

یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ''سند'' کو بھی موضوع کہا جائے کیا اصطلاحات حدیث میں ''موضوع سند'' کا لفظ بھی کہیں ملتا ہے؟

(۴) چوتھے مرحلہ میں عقیدہ نزول مسیح علیہ السلام کو ''یہودیت اور سبائیت'' کے گٹھ جوڑ کا

Marfat.com

نتیجہ قرار دیا۔ کیا اس عقیدہ سے یہود کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے؟

(۵) پانچویں۔ یہ بڑی تعجب خیز بات ہے کہا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ''فقہ اکبر'' ان کے سامنے ہے لیکن اس کی آخری سطور نظر نہیں آئیں۔ موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ رہے ہیں مگر بات دماغ میں نہیں گھستی۔ اب ہم سوائے اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ اَللّٰهُمَّ اجرنا من خرى الدنيا وعذاب الاخر۔

''آنکھیں تو اندھی نہیں ہو جاتیں لیکن (گمراہی کی شامت سے) سینوں میں دل اندھے ہو جاتے ہیں۔''

واضح رہے کہ موطا امام مالکؒ کی پوری روایت مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں ترجمہ سمیت نقل کی ہے۔

راقم السطور نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فرمان کہیں پڑھا تھا کہ بالفرض والتقدیر اگر قرآن پاک کی صرف ایک سورۃ العصر ہی نازل ہوئی ہوتی تو بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے کافی تھی، اللہ تعالیٰ معاف فرمائے راقم السطور کہتا ہے کہ ذخیرہ احادیث میں یہی کیفیت ''حدیث جبرئیل'' کی ہے جو کتب حدیث میں سے بخاری سے لے کر ریاض الصالحین اور اربعین نووی تک تمام میں درج ہے۔

یوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فضائل کے ضمن میں ارشاد فرمایا ہے ''اوتیت جوامع الکلم'' ''مجھے جامع باتیں دی گئی ہیں۔ (الفاظ تھوڑے مگر نہایت مطلب خیز)

اور محولہ بالا حدیث شریف تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ علم دین کا عطر اور جوہر (Essense) اس میں آ گیا ہے۔

حدیث کی مشہور و معروف کتاب ''مشکوٰۃ'' کتاب الایمان کی پہلی حدیث ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ ایک سائل بارگاہ نبوتؐ میں حاضر ہوتا ہے اور چند سوالات کرتا ہے پہلے بڑے ادب سے دو زانو ہو کر بیٹھتا ہے اور سوالات کا سلسلہ شروع کرتا ہے جواب سن کر ساتھ ساتھ کہتا ہے صدقت۔ صحابہ کرامؓ اس کی یہ روش دیکھ کر بڑے ہی حیران ہوتے ہیں کہ عجیب قصہ

Marfat.com

ہے۔ سوال کرتا ہے اور پھر جواب کی تصدیق کرتا چلا جاتا ہے اس کے چلے جانے کے بعد آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کچھ پتہ چلا کہ یہ کون تھا؟ صحابہؓ نے حسب عادت کہا۔ اللہ ورسولہ اعلم۔ ارشاد فرمایا یہ جبرئیل تھے، تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

ذرا غور کیجئے۔ سوال کرنے والے سید الملائکہ، حضرت جبرئیل علیہ السلام:

جواب دینے والے سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ

امت تک یہ خبر پہنچانے والے: سید المحدثین، جن کی شان یہ ہے کہ "کان رایہ موافقًا بالحق والکتاب"

سیدنا عمر بن الخطابؓ ❶ سوالات کیا ہیں: ما الایمان؟ جواب میں آپؐ نے دین کے بنیادی عقائد بیان فرمائے (جو علم عقائد کا موضوع ہے) ما الاسلام؟ جواب میں ارکان خمسہ ارشاد فرمائے گئے جو علم فقہ کا موضوع ہے۔

ما الاحسان؟ جواب میں فرمایا کہ انسان عبادت کرے تو اس کی روحانی اور باطنی کیفیت کیا ہونی چاہیے۔ یہ علم تصوف اور طریقت کا موضوع ہے۔

ہر شخص چونکہ کوئی عمل کرتا ہے تو اس کے نتائج اور معاوضہ کو پیش نظر رکھتا ہے اس وجہ سے چوتھا سوال سید الملائکہ نے یہ کہا کہ متی الساعۃ؟ جواب میں ارشاد فرمایا گیا۔

ما المسؤل عنها باعلم من السائل۔

"جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔"

پھر کہا اچھا، اگر اس کے وقت کی تعین نہیں فرما سکتے، تو اس کی علامات اور نشانیاں ہی ارشاد فرما دیجئے۔

رسول اللہ ﷺ نے جواب میں چند ایک علامات ارشاد فرما دیں۔ یہ وہ علامات ہیں، جو فناء عالم کے لئے تمہیدی واقعات کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان علامات میں نظام معیت کے تعطل اور برسر اقتدار طبقہ کی حق گوئی اور حق شنوائی سے محرومی کا بھی ذکر فرمایا۔ رایت الصم البکم ملکو الارض۔

---

❶ کتب حدیث میں اور بھی کئی حضرات سے یہ روایت آئی ہے۔

Marfat.com

''تم دیکھو گے کہ بہرے گونگے زمین میں حکمراں بنے ہوئے ہیں۔''

قارئین اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیں۔ آج کتنے کلمہ گو مسلمان ہیں' جن کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہے اور کتنے بندگان خدا ہیں جو اپنی زندگیاں ان تعلیمات کے سانچہ میں ڈھالنے کے لئے تیار ہیں؟ کیا اس غفلت شعار ماحول کو مزید ناواقف اور غافل بنانا چاہیے؟ کیا نیند کے سواروں کو مزید نشے کی گولیاں دی جانی چاہئیں؟ ان سے یوں کہا جائے کہ صاحب! یہ جو قیامت کی نشانیاں بیان کی جاتی ہیں' یہ سب غلط اور باطل ہیں۔ نہ کوئی دجال آئے گا' نہ کوئی نہ کوئی عیسیٰ مسیح نازل ہوں گے۔ اس سلسلہ کی تمام روایات جعلی اور وضعی ہیں۔ پھر یہ کوئی دین داری تو نہ ہوئی' بلکہ اس کافرانہ عقیدہ کی تائید ہوئی کہ

اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ۔

''بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے' مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم مرنے کے بعد اٹھائے نہیں جائیں گے۔''

جہاں پر اس بات کی وضاحت کر دینا مناسب ہوگا کہ علامات قیامت دو قسم کی ہیں ایک وہ جو فناء عالم کے لئے تمہیدی واقعات کی حیثیت رکھتی ہیں انہیں محدثین امارات یا اشراط سے تعبیر کرتے ہیں دوسری وہ جو قیامت کے قریب ''گویا آغاز قیامت'' کے طور پر نمودار ہوں گی۔ خروج دجال' نزول سیدنا مسیح علیہ السلام' طلوع الشمس من المغرب دوسری قسم کی علامات ہیں۔ محدثین حضرات نے العلامات بین یدی الساعہ کے عنوان سے تعبیر کیا ہے۔ (دیکھئے مشکوٰۃ شریف ص اور ص ۴۶۹)

حدیث بالا میں سوال اشراط الساعۃ کے بارے میں تھا اس لئے جواب میں بھی اسی قسم کی باتیں ارشاد فرمائیں گئیں۔ موقعہ محل کے مطابق نہایت بلیغ جواب تھا۔ جہاں دوسری قسم کی علامات کے ذکر کا موقعہ تھا' وہاں رسول اللہ ﷺ نے وہ ارشاد فرما دیں۔

اگر قیامت پر ایمان ہے' تو بالاخرۃ ھم یومنون کی تکمیل کے لئے دونوں قسم کی علامات کو ماننا ضروری ہوگا۔ ہم نے کلمہ پڑھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ---- تو جو کچھ اللہ رب العزت نے فرما دیا' وہ بھی عین حق وصواب اور جو اس کے رسول ﷺ نے فرما دیا وہ بھی برحق امنا بہ

Marfat.com

وصدقنا۔ آقائے دوجہاں ﷺ کی تعلیمات' خواہ وہ کتاب اللہ کی شکل میں ہوں' خواہ حدیث شریف کی شکل میں' دونوں کو ماننا اوران کے مطابق زندگی بسر کرنا ہی صراط مستقیم ہے۔ آپ کی تعلیمات کے خلاف کسی کی کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

کتب احادیث میں کتاب الفتن کی احادیث پڑھ کر دیکھئے' کہیں آپ کو رسول اللہ ﷺ کا بیہ فرمان گرامی نظر آئے گا۔

بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم۔

''ایسے فتنوں سے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ کہیں الفاظ ملیں گے: ان بین یدی الساعة فتنا کقطع اللیل المظلمة۔

''قیامت سے پہلے ایسے ایسے فتنے نمودار ہوں گے جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے۔''

ان ارشادات کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ آج ادھر ادھر بھانت بھانت کی بولیاں بولنے والے موجود ہیں۔ جاہلوں کی تو بات چھوڑیئے بڑے بڑے سکالرز اور مولانا کا سابقہ رکھنے والے لوگ اوٹ پٹانگ مارتے ہیں ایک صاحب تین سو سال کے علماء کو غلط کار قرار دیتے ہوئے ان کے مقابلہ میں ایک مشرک (مسٹر گاندھی) کو صائب الرائے مجتہد قرار دیتے ہیں ❶ دوسرے صاحب ڈارون کے نظریہ ارتقاء کو اسلامی نظریہ قرار دیتے ہیں ❷ تیسرے صاحب خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کو غلط اور باطل قرار دیتے ہیں۔ ❸ فوا اسفاہ

قارئین کو یہ مغالطہ نہیں لگنا چاہیے کہ گمراہی صرف ''جہل'' کے راستہ سے آتی ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان اضلہ اللہ علی علیم کا مصداق بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے بچاؤ کا واحد طریقہ یہی ہے کہ انسان کتاب وسنت کو ہدایت کا سرچشمہ سمجھے اور کونوا مع الصادقین کو زندگی کا قانون (Principle of life) بنالے اقبال مرحوم کہتے ہیں ؎

---

❶ یہ ہیں مولانا وحید الدین خاں آف انڈیا (دیکھئے ان کی کتاب ''فکر اسلامی'' مطبوعہ کراچی ص ۴۳' ۱۰۳)

❷ میرا اشارہ ہے جناب ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم کی طرف جن کی دینی خدمات سر آنکھوں پر' لیکن اس مسئلہ میں وہ ٹھوکر کھا گئے۔

❸ یہ صاحب اس مضمون میں ہمارا موضوع رہے ہیں۔ مولانا اسحٰق سندیلوی مرحوم۔

Marfat.com

ہست دین مصطفیٰ دین حیات
شرع او تفسیر آئین حیات

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ؒ کے مکتوبات میں کہیں ایک حدیث شریف پڑھی تھی کہ جب فتنوں کا ظہور ہوا اور دین میں نئی نئی باتیں لگائی جانے لگیں تو علم والے پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے علم کو ظاہر کرے۔ یہ روایت کسی کو سنداً مجروح بھی نظر آتی ہو تو بھی تو اصوا بالحق کا تو ہر مسلمان پابند ہے اور یہ آیت کریمہ بھی قرآن پاک میں موجود ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی مِنْ م بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ ○ (البقرۃ: ۱۵۹)

''بے شک جو لوگ ہمارے اتارے ہوئے واضح احکام اور ہدایت کی باتوں کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم نے ان کو لوگوں کے لئے کھول کر بیان کر دیا تھا' اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور دوسرے لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت کرتے ہیں۔''

راقم السطور نے کتاب وسنت کے ایک ادنیٰ سے طالب علم ہونے کے باوجود یہ جرأت کی ہے کہ مسئلہ زیر تحریر پر چند اوراق سیاہ کر دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس گنہگار بندے کی حقیر سی جدوجہد کو شرف پذیرائی بخشے۔

وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ ج وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

استدراک:

اپنی گزارشات کو ختم کرنے سے پہلے ہم چند باتوں کی وضاحت کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ قارئین توجہ سے ملاحظہ فرمائیں گے۔

پہلی وضاحت:

جب سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے' تو ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس وقت

Marfat.com

آپ کی نبوت باقی ہوگی یا نہیں؟ تو اس بارے میں علماء امت متفق ہیں کہ آپؑ نبی تو ہوں گے لیکن شریعت آپؑ کی نہیں چلے گی۔ آپؑ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مطابق فیصلے دیں گے اور اسی کو نافذ فرمائیں گے۔ اس بارے میں علماء محدثین مفسرین اور متکلمین کے ان گنت اقوال پیش کئے جا سکتے ہیں اور علماء امت نے تو یہاں تک فرما دیا ہے کہ جو شخص یہ کہتا ہو کہ آپؑ کی نبوت سلب ہو چکی ہوگی وہ کفر کا مرتکب ہوا کیونکہ یہ مسلمہ اسلامی عقیدہ کے خلاف ہے۔ کوئی نبی نبی بنا دیئے جانے کے بعد مقام نبوت سے معزول نہیں ہوا۔ البتہ اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں کہ نبی ہوتے ہوئے دوسرے نبی کے پیروکار رہے۔ مثلاً سیدنا ہارون علیہ السلام نبی تھے لیکن آپ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے تابع تھے۔ سیدنا لوط علیہ السلام نبی تھے مگر آپؑ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پیروکار تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہو گیا۔ اب نہ کوئی متبوع نبی دوسرا آئے گا' نہ کوئی نئے سرے سے منصب نبوت پر فائز ہو کر بطور تابع آئے گا۔

برصغیر پاک و ہند کے ایک نامور فاضل جو نزول سیدنا مسیح علیہ السلام کے قائل اور معتقد ہیں' کہیں ''سبقت قلم'' سے ان سے یہ جملہ نکل گیا کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی بصفت نبوت ہوگی یا بلا صفت نبوت اس باب میں علماء امت کا اختلاف ہے۔

یہ ان کی علمی لغزش ہے اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے حقیقت وہی ہے جو ہم نے اوپر عرض کر دی ہے۔ گزشتہ اوراق میں نمبر شمار ۶ پر حضرت نواس بن سعمانؓ سے ایک حدیث مرفوع کے چند جملے ہم نے نقل کئے ہیں یہ روایت خاصی طویل ہے اس میں سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے لئے کئی مرتبہ نبی اللہ ❶ کا لفظ ہے اس کو پڑھ کر کوئی شخص یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ آپ کی آمد ثانی کے وقت نبی کے منصب سے معزول ہو چکے ہوں گے۔ آپ منصب نبوت پر پہلے سرفراز ہو چکے تھے' مگر اب جب آپ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو آپ علیہ السلام شرع محمدی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے پابند ہوں گے۔

---

❶ دیکھئے مسلم شریف ص ۴۰۱ ج ۲۔ مشکوٰۃ شریف ص ۴۷۴ (سطر ۵ تا ۸)

Marfat.com

و کذلك عیسٰی علیه الصلوٰة والسلام ---- وان کان نبیا۔

''اسی طرح جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین پر نازل ہوں گے تو آپ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گے اگرچہ آپ نبی بھی ہوں گے' مگر بطور الہام اللہ تعالیٰ شریعت محمدیہ کا علم انہیں دے دیں گے۔''

(الیواقیت والجواہر ص ۸ بحوالہ فتوحات شیخ ابن العربی)

دوسری وضاحت:

گزشتہ اوراق میں حدیث مندرجہ نمبرے کو دیکھئے اس میں یہ لکھا ہے کہ سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام دمشق سے مشرقی جانب سفید منارہ کے پاس اتریں گے۔ آپ غور فرمایئے کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے یہ پیشینگوئی ارشاد فرمائی تھی' اس وقت نہ تو دمشق اسلامی عملداری میں شامل تھا' نہ وہاں کوئی سفید منارہ۔ لیکن اگر کوئی بندہ کلمہ گو ہو کر شک وارتیاب کی بھول بھلیاں میں بھٹکتا پھرتا ہے۔ تو ہمارے نزدیک وہ مقام نبوت کو سمجھا ہی نہیں۔ وہ اسلامی ادب کا مطالعہ کرے' شاید اس کے دل کے پردے دور ہو جائیں۔ ہم پیشین گوئیوں کی چند مثالیں یہاں درج کرتے ہیں:

(۱) رسول اللہ ﷺ اپنے رفیق جان نثارؓ کے ہمراہ مکہ معظّمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے جا رہے ہیں سراقہ بن مالکؓ ❶ قریش مکہ کے اعلان کردہ انعام کے لالچ میں تعاقب کرتا ہے--- آپ اس سے فرماتے ہیں:

''سراقہ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا' جب کہ شاہ ایران کے سنہری کنگن تجھے پہنائے جائیں گے۔''

اس وقت تو سراقہ سوچ بھی نہیں سکتا ہوگا کہ ایسا بھی کبھی ہوگا' لیکن اللہ کی شان! سولہ سال بعد ایران کا دارالسلطنت مدائن فتح ہوا اور غنیمت کا مال سیدنا فاروق اعظمؓ کے سامنے آیا تو محض اللہ کے رسول ﷺ کی پیش گوئی کی تصدیق کے لئے سیدنا فاروق اعظمؓ سمیت صحابہ کرامؓ نے نعرہ

---

❶ اس وقت وہ صرف سراقہ تھا' حضرت سراقہ غزوۂ احد کے بعد بنے۔ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

تکبیر بلند کیا اور سنہری کنگن حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں ڈالے گئے۔ (دیکھے استیعاب ابن عبدالبر)

(۲) صحاح وغیرہ میں ایک روایت ہے کہ ایک شخص مرتد ہوکر کافروں کے پاس چلا گیا اور بکواس کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو فرمایا: ان الارض لا تقبلہ۔ زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔ حضرت ابوطلحہ انصاریؓ بدری صحابی ہیں (غالباً آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے گورکنی کی خدمت بھی انہیں نے سرانجام دی تھی) فرماتے ہیں میں اس شخص کے عزیزوں کے ہاں گیا تو دیکھا کہ اس کا لاشہ باہر پڑا ہے۔ ان لوگوں نے بتایا: ہم نے کئی مرتبہ اسے دفن کیا' مگر زمین اسے باہر نکال پھینکتی تھی۔

(۳) حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ سرزمین مصر کو فتح کرو گے اس میں قیراط کے نام سے سکہ چلتا ہوگا۔ جب تم اسے فتح کرلو تو وہاں کے لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آنا کیونکہ ایک تو ان کا ذمہ ہوگا (یعنی ذمی بن جانے کی وجہ سے ان کا حق قائم ہو جائے گا) دوسرا یہ کہ میرا ان سے قرابت داری اور صہریت کا تعلق ہے۔ (قرابت داری سیدہ ہاجرہؓ کی وجہ سے اور صہریت حضرت ماریہ قبطیہؓ کی وجہ سے) جب تو دیکھے کہ دو آدمی ایک اینٹ کے برابر زمین پر لڑ رہے ہیں' تو وہاں سے چلے جانا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے بعد میں دیکھا کہ حضرت شرحبیل بن حسنہؓ ❶ کے دو بیٹے ربیعہ اور عبدالرحمٰن ایک اینٹ کے برابر جگہ پر لڑ رہے ہیں تو میں وہاں سے چلا گیا۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۳۱۱)

بطور مشتے نمونہ از خروار' ہم نے تین مثالیں نقل کر کے قارئین کو یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ لسان نبوت سے نکلی ہوئی پیشین گوئیاں عین حق وصواب ہوتی ہیں۔ ایک مسلمان کے لئے بجز اس کے کوئی چارہ نہیں کہ وہ خود زبان نبوت (علی صاحبها الصلوة والسلام) سے سنے یا صحیح سند سے اس تک پہنچے تو وہ کہہ اٹھے "برحق! امنا به وصدقنا"۔

دمشق عہد نبوت میں اسلامی عملداری میں نہیں تھا' تو نہ سہی۔ وہاں قریب المنارة البیضاء نہیں

❶ جلیل القدر صحابی تھے اور سپاہ سالار بھی۔

Marfat.com

تھا' تو نہ سہی لیکن ہمارے آقاؐ نے جب یہ فرما دیا تو ایسا ہو کر رہے گا۔ یہ تو تھی ایمان بالغیب کی بات اور ایمان کی مضبوطی کی علامت اب پڑھیے درج ذیل حوالہ اور پہلے کوئی شک وارتیاب کا کانٹا دل میں کھٹک رہا تھا' تو اسے نکال پھینکئے۔

یہ مزید واضح کر دینا ضروری ہے کہ ہم نے یہاں نمبر ۷ کا حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ حضرت نواس بن سمعانؓ کی روایت مندرجہ نمبر ۶ (بحوالہ مسلم' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ وغیرہا) میں بھی ثم ینزل عیسی بن مریم علیہ السلام عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق کے الفاظ موجود ہیں۔ اب اس بارے میں امت مسلمہ کے دو جلیل القدر بزرگوں کے فرمان سنیے۔

''حافظ عماد الدین بن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے مقام نزول کے بارے میں زیادہ مشہور یہی ہے (کہ آپؑ دمشق کے مشرقی جانب سفید منارہ پر نازل ہوں گے) اور ہمارے زمانہ ۷۴۱ ہجری میں سفید پتھر سے ایک منارہ کی ازسرنو تعمیر ہو چکی ہے۔ اس سے پہلے جو منارہ تھا' اسے عیسائیوں نے جلا دیا تھا' پھر زیادہ تر انہی کے مال سے موجودہ منارہ بنایا گیا۔ اور شاید یہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کے واضح دلائل میں سے ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے لئے منارہ کی تعمیر' اللہ تعالیٰ نے نصاریٰ ہی کے مال سے مقدر فرما دی۔

(اس عبارت کو نقل کر کے علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ بلاشبہ یہ دلائل نبوت میں سے ہے۔

مرقاۃ الصعود حاشیہ سنن ابی داؤد از علامہ سیوطیؒ مصباح الزجاجہ' حاشیہ سنن ابن ماجہ۔

مزید وضاحت کے لئے ہم پھر عرض کر دیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دمشق میں شرقی سمت ہوگا یا دمشق سے شرقی جانب بہرحال سفید منارہ آپ کی آمد سے پہلے موجود ہوگا۔ یوں نہیں ہوگا کہ آپ نازل ہو جائیں گے اور اس کے بعد منارہ تعمیر ہوگا۔ اگر کوئی فرد یا گروہ اس قسم کی بناوٹ کرتا ہے تو ہم اسے ایک ''ڈرامہ'' تو کہہ سکتے ہیں۔ نبی آخر الزمان ﷺ کے فرمان اقدس کی تعمیل یا تعبیر نہیں ہوگی۔

Marfat.com

تیسری وضاحت:

عقیدہ نزول سیدنا مسیح علیہ السلام کے سلسلہ میں ہم نے چند احادیث نقل کی ہیں' ان میں سے نمبر ۸ پر جو روایت آئی ہے اس میں ان فرائض کا ذکر ہے جو آپ نزول کے بعد سرانجام دیں گے کہ آپ صلیب کو توڑ ڈالیں گے' خنزیر کو ہلاک کر دیں گے اور جزیہ وغیرہ معاف کر دیں گے۔ کچھ لوگوں نے ان باتوں کا مذاق اڑا کر اپنی شقاوت کا ثبوت دیا۔ اعاذنا اللہ منہ ہم اس سلسلہ میں علامہ محقق ابن کثیرؒ کا ایک فرمان نقل کرتے ہیں جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ قدرت نے سیدنا عیسیٰ مسیح ابن مریم علیہ السلام کو یہ فرائض کیوں تفویض فرمائے۔

فرماتے ہیں: ''جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان کی طرف اٹھا لیا' تو آپ کے پیروکار کئی گروہوں میں بٹ گئے کچھ لوگ ایمان پر رہے' وہ آپ کو اللہ کا بندہ اور رسول مانتے رہے۔ ایک گروہ نے آپ کو خدا کا بیٹا قرار دے دیا۔ کچھ نے انہیں خود خدا مان لیا اور وہ ثالث ثلثہ کے قائل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ان کی یہ گفتگو نقل فرمائی ہے۔ تین سو سال تک معاملہ یوں ہی چلتا رہا اس کے بعد ایک یونانی حکمران قسطنطین نمودار ہوا (کیونکہ اس وقت بیت المقدس پر حکومت رومیوں کی تھی) اس نے دین نصرانیت کو قبول کر لیا۔ اب بعض لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ فلسفی مزاج تھا اور اس نے ایک چال کے طور پر مسیحیت کو قبول کیا تھا اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے ازراہ جہل و نادانی ایسا کیا' مگر اس نے دین مسیحی میں کچھ تغیر تبدل کر دیا اور کچھ کمی بیشی' اسی کے زمانہ میں خنزیر کو حلال قرار دیا گیا نماز کے لئے قبلہ بجانب مشرق مقرر ہوا۔ عبادت خانوں اور گرجوں میں تصویریں لٹکائی گئیں۔ اس طرح دین مسیحی' دراصل قسطنطین کا تیار کردہ قانون رہ گیا۔'' (تفسیر ابن کثیر ص ۳۶۶ ج ۱)

علماء امت اور ائمہ دین کی تشریحات کے مطابق کسر صلیب سے مراد دین مسیحیت کا ابطال ہے صلیب ان لوگوں کا مذہبی شعار ہے جو ان کے تمدن کے ایک ایک شعبہ میں نمایاں ہے۔ لباس میں نمایاں' رہائشی عمارات میں' گرجا گھروں میں' مصنوعات میں' غرض ہر جگہ نمایاں' عالمی رفاہی

Marfat.com

تنظیم، جو عوام کی بہبودی کے لئے بنائی گئی تو اس کا نام Red Cross Society (ریڈ کراس سوسائٹی) رکھا گیا۔ وہ ٹکٹ یا پرچیاں جاری کریں گے تو ان پر ''صلیب احمر'' کا نشان موجود ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ خنزیر کا گوشت، آج ان لوگوں کا سب سے من بھاتا کھانا ہے۔ خنزیر ان کی ایک ایک چیز میں شامل ہے۔

بطور لطیفہ ہم یہاں ایک کہانی درج کرتے ہیں۔

ایک عرب سے پوچھا گیا تھا، تم کیا کھاتے ہو؟ کہا اونٹ، کیا پیتے ہو؟ جواب: اونٹنی کیا پہنتے ہو؟ جواب اونٹ، کس میں رہتے ہو؟ جواب: اونٹ میں۔ پوچھا گیا وہ کیسے؟

جواب دیا: اونٹ کا گوشت کھاتا ہوں اونٹنی کا دودھ پیتا ہوں۔ اونٹ کی اون سے تیار شدہ لباس پہنتا ہوں اور اونٹ کی اون سے تیار شدہ خیمہ میں رہتا ہوں۔

یہ لطیفہ تو اللہ جانتا ہے، یوں ہی کہاوت ہے یا حقیقت؟ مگر اقوام یورپ تو، واقعہ یہ ہے کہ خنزیر ان کی بود و باش کے ایک ایک شعبہ میں کارفرما ہے تازہ دودھ ملے گا تو سورنیوں کا، گوشت ملے گا تو سوروں کا، ڈبوں میں بند گوشت یا خشک دودھ ملے گا تو سوروں کا، دانتوں کے برش تک سوروں کے بال سے بنے ہوئے کنگھے سور کی ہڈیوں کے وہاں آپ کو ریوڑ ملیں گے تو سوروں کے۔ پھر خنزیر دیوتی کا پیکر اور بے غیرتی کا مرقع، اسی کے آثار آپ کو یورپی اقوام میں نظر آئیں گے۔

جب سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام تشریف لا کر ادھر صلیب کو توڑ ڈالیں گے دوسری طرف تمدن کی اصلاح فرما دیں گے۔ اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو قبول نہیں فرمائیں گے تو اب جزیہ کیونکر باقی رہ جائے گا۔ پھر آپ کی آمد سے وہ برکات نمودار ہوں گی کہ نہ کوئی بندہ رہے گا نہ بندہ نواز۔ نہ زکوٰۃ لینے والے مل سکیں گے، نہ کوئی گداگر اور بھکاری۔ یوں سیدنا مسیح علیہ السلام اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں گے۔

کمرے میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہو، تو آپ اندازہ لگاتے ہیں کہ اے سی یا کم از کم پنکھا چل رہا ہے رات کے وقت مکان میں روشنی ہو تو پتہ چلتا ہے کہ بجلی کا بلب یا چراغ جل رہا ہے۔ روشن دان سے دھواں نکلتا ہوا دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ باورچی خانہ میں آگ جل رہی ہے۔ اگر آپ کو نزول سیدنا مسیح علیہ السلام کے نتائج اور آثار نظر آتے ہوں تو آپ بیشک یہ کہنے میں

Marfat.com

حق بجانب ہوں گے کہ ''مسیح موعود'' آ چکے ہیں اور جب یہاں حال یہ ہے کہ کفر دندنا رہا ہے۔

برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر

سید الاولین والاخرین ﷺ کی پیشین گوئی پوری ہونے کے لئے فضا ہموار ہو رہی ہے۔ آقائے دو جہاں ﷺ کے ارشادات گرامی کا ایک ایک لفظ پورا ہو کر رہے گا۔ ہم نہیں تو ہماری نسلیں دیکھیں گی اور ضرور دیکھیں گی۔ وہ وقت آئے گا اور ضرور آئے گا۔ دور نہیں۔ بہت ہی قریب ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس سلسلہ میں ہماری تیاری اور ہمارا کنٹریبوشن کیا ہوگا؟

چوتھی وضاحت:

بعض لوگوں کو اس پر شاید حیرت ہوئی ہو کہ بزرگان امت نے احادیث نزول سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام کو معنی متواتر قرار دیا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ کسی مسئلہ پر بالفرض حدیث متواتر نہ ملے، مشہور ہو یا خبر واحد ہو لیکن صحیح سند سے ثابت ہو تو صادق الایمان مسلمان کے لئے بجز اس کے کوئی چارہ نہیں کہ وہ دل و جان سے اسے تسلیم کرے، تاہم ہم یہاں پر دور حاضر کے ایک محقق، جو قبول احادیث کے بارے میں بڑے متشدد ہیں کے قلم سے نکلے ہوئے چند جملے نقل کرنا چاہتے ہیں شاید کسی طالب حق کو فائدہ پہنچ جائے۔ فرماتے ہیں:

واعلم ان احادیث الدجال ونزول عیسیٰ علیه السلام متواترة، یجب الایمان بها، ولا تغتر بمن یدعی فیها انها احادیث احاد، فانهم جهال بهذا العلم، ولیس فیهم من تتبع طرقها ولو فعلها لوجدها متواترة کما شهد بذلك ائمته هذا العلم کالحافظ ابن حجر وغیره۔ ومن الموسف حقا ان یتجرأ البعض علی الکلام فی ما لیس من اختصاصهم لا سیما والامر دین وعقیدة. (تخریج احادیث شرح العقیدة الطحاویة للمحقق ناصر الدین الالبانی ص ۵۶۵)

''تمہیں معلوم رہے کہ دجال کے آنے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی احادیث متواتر ہیں۔ ان پر ایمان لے آنا ضروری ہے۔ جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں

Marfat.com

کہ یہ اخبار آحاد ہیں' ان کی بات سے دھوکے میں نہ آجانا وہ اس علم سے ناآشنا ہیں ان میں سے کسی نے اتنا نہیں کیا کہ ان احادیث کی سندوں کو دیکھ لیتے۔ اگر کوئی ایسا کر لیتا' تو وہ ان احادیث کو متواتر پاتا' جیسا کہ اس علم کے ائمہ مثلاً حافظ ابن حجر وغیرہ نے اس کی تصدیق کی ہے یقیناً یہ بات بڑی افسوسناک ہے کہ ایک آدمی اس موضوع پر گفتگو شروع کر دے جس سے اس کا خاص تعلق نہ ہو' خصوصاً جبکہ معاملہ دین اور عقیدہ کا ہو۔"

طلبہ علم کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ حلب کے نامور عالم شیخ عبدالفتاح ابوغدہ اور محقق ناصرالدین البانی نظریاتی لحاظ سے بعض مسائل میں ایک دوسرے کے حریف ہیں لیکن زیر نظر مسئلہ اس نوعیت کا ہے کہ اس میں دونوں بزرگ متفق الرائے ہیں۔

ضمیمہ:

آپ گزشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں کہ ایک شخص جو حیات ونزول مسیح علیہ السلام کا منکر ہے اس کے بارے میں ہم نے آٹھ الزامات نقل کئے ہیں۔ یقیناً آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ وہ شخص کون ہے وہ ہے متنبّی پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی سچ تو یہ ہے کہ اگر ہمارے عائد کردہ الزامات اس کی تحریروں سے ثابت ہو جائیں تو اس کے بارے میں مزید کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی اور اس کے بعد سنجیدگی اور متانت اس بات کی اجازت ہی نہیں دیتی کہ اسے موضوع سخن بنایا جائے۔ بہرحال ان الزامات کی تصدیق کے لئے آپ دیکھئے۔

(۱) دروغ گوئی:

ایک طرف تو مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ "جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں۔" (حقیقت الوحی ص ۲۶)

اس کے ساتھ وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ "جب ایک بات میں کوئی جھوٹ ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں اس پر کوئی اعتبار نہیں۔" (چشمہ معرفت)

دوسری طرف وہ یہ لکھتے ہیں:

Marfat.com

الف: ''خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ ھذا خلیفة اللہ المھدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور کس مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔'' (شہادۃ القرآن ص ۴۱)

(یہ عجیب بات ہے کہ مرزا جی کو جب خود مہدی بننے کا شوق ہوا تو حدیث بھی تراش لی اور اسے منسوب بھی امام بخاری کی طرف کر دیا' حالانکہ بخاری شریف' پوری کتاب میں کہیں امام مہدی کے ظہور کا ذکر نہیں ہے اور اگر انہیں مہدی تسلیم نہ کیا جائے تو پھر وہ کہتے ہیں کہ نہ بخاری بس اس کا ذکر ہے' نہ مسلم میں۔ چنانچہ یہ حوالہ پڑھیے۔ میں کہتا ہوں کہ مہدی کی خبریں ضعف سے خالی نہیں ہیں۔ اسی وجہ سے امامین حدیث نے ان کو نہیں لیا۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۳۵)

جی! یہ حدیث بخاری کے کون سے باب میں اور کون سے صفحہ پر ہے؟

ب: اب اس تحقیق سے ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیش گوئی موجود ہے۔

قرآن شریف نے جو مسیح کے نکلنے کی ۱۴۰۰ برس تک مدت ٹھہرائی ہے۔'' ازالہ اوہام ص ۲۷۸)

اوپر والے الفاظ کو دیکھئے اور یہ معمہ مرزا جی کے کسی امتی سے حل کرائیے کہ یہ پیشین گوئی کس پارہ کی کونسی آیت میں درج ہے۔

ج: ''قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔'' (اربعین نمبر ۳ ص ۲-۲۱)

جی! قرآن شریف کی کون سی آیت میں یہ لکھا ہے؟ اور احادیث کی کوئی نشان دہی؟

د: اس حکیم وعلیم کا قرآن کریم میں یہ فرمانا کہ ۱۸۵۰ء میں میرا کلام آسمان پر اٹھایا جائے گا۔'' (ازالہ اوہام ۲۹۵)

جی! اس آیت کا کوئی نمبر' سورت اور پارہ کی نشان دہی؟

Marfat.com

(۲) فحش گوئی کا نمونہ:

''جب ہم ۱۸۵۷ء کی سوانح کو دیکھتے ہیں اور اس زمانہ کے مولویوں کے فتوؤں پر نظر ڈالتے ہیں جنہوں نے عام طور پر مہریں لگا دی تھیں کہ انگریزوں کو قتل کر دینا چاہیے تو ہم بحر ندامت میں ڈوب جاتے ہیں کہ یہ کیسے مولوی تھے اور کیسے ان کے فتوے تھے' جن میں نہ رحم تھا نہ عقل تھی نہ اخلاق نہ انصاف۔ ان لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کر دیا اور اس کا نام جہاد رکھا۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۹۵)

اس پر یہی کہا جا سکتا ہے الاناء یتوشح بمافیہ۔ زیادہ ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔

(۳) الہامات میں سرقہ:

بہت سے لوگ سوچتے ہوں گے کہ مرزا صاحب تو بڑی بڑی کتابیں لکھ کر چھوڑ گئے ہیں جو ان کے کمال علمی کی دلیل ہیں۔ اب قارئین ان کے الہامات کو دیکھیں اور پھر اندازہ لگائیں کہ وہ کیونکر صفحوں پہ صفحے بھرتے چلے گئے۔

(الف) عفت الدیار محلها و مقامها۔ (حقیقة الوحی ص ۹۹)

دراصل یہ شعراء زمانہ جاہلیت (قبل از اسلام) کے کلام سے حرف بحرف ماخوذ ہے۔

(ب) سرانجام جاہل جہنم بود کہ جاہل نکو عاقبت کم بود'' (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵)

یہ شیخ سعدی کی مشہور درسی کتاب کریما سے نقل کیا گیا ہے۔

ج: لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵)

یہ دراصل قرآن پاک کی آیت ہے۔ (ال عمران: ۱۲۳) اب اس کا ترجمہ مرزا جی سے سنئے' ''خدا نے بدر میں یعنی چودھویں صدی میں تمہیں ذلت میں پا کر تمہاری مدد کی۔'' (حوالہ بالا)

اب یہ اہل علم سے پوچھا جائے کہ ''بدر'' کے معنی چودھویں صدی کون سی لغات کی رو سے ہیں۔

Marfat.com

(۴) علماء امت، حضرات صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کے حق میں:

(ا) سادہ لوح حجرہ نشین مولویوں کی نظر محدود ہے یہ لوگ حیوانات کی طرح ہو گئے۔"
(اعجاز احمدی)

ب: حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی تردید میں جھنجھلاہٹ کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب کو ڈرنا چاہیے کہ ان لعنتوں کے نیچے کچلے نہ جائیں اور وہ لعنتیں یہ ہیں۔

(۱) لعنت (۲) لعنت (۳) لعنت (۴) لعنت (۵) لعنت
(۶) لعنت (۷) لعنت (۸) لعنت (۹) لعنت (۱۰) لعنت

ج۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ کے بارے میں لکھا:

"محض جھوٹ کے سہارے سے اپنی کوڑ مغزی پر پردہ ڈال رہے ہیں اور وہ نہ صرف دروغ گو ہیں بلکہ سخت دروغ گو ہیں۔" (نزول المسیح ص ۶۶)

"اس (محمد حسن) نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ میں رکھ دی۔" (حاشیہ نزول المسیح ص ۷۰)

پھر ایک قدم اور بڑھا کر لکھا:

اتانی کتاب من کذوب یزور — کتاب خبیث کا لعقارب یابر
فقلت لک الویلات ما ارض[1] جولرا — لعنت بملعون خانت تدمر

---

[1] حضرت والا کی کرامت ملاحظہ ہو کر ان دو شعروں میں الہامی شخصیت سے تین غلطیاں سرزد ہوئیں۔ خط کشیدہ الفاظ کو دیکھئے (۱) کا ترجمہ ندارد۔ (۲) جمع کا صیغہ ہے، ترجمہ مفرد کے صیغہ سے کیا گیا ہے (۳) ارض کا لفظ عربی زبان میں مونث ہے مگر آگے تدمر مذکر صیغہ لایا گیا ہے جبکہ پیچھے لعنت اور انت مونث ہے۔

مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑا کی زمین تجھ پر لعنت۔ تو ملعون کے سبب ملعون ہو گئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔" (اعجاز احمدی ص ۸۴)

Marfat.com

''حق بات یہ ہے کہ ابن مسعودؓ ایک معمولی انسان تھے۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۴۶)

یہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہیں جن کے بارے میں سیدنا فاروق اعظم نے فرمایا تھا ''کنیف علی علمًا'' اور حضرت حذیفہ بن الیمانؓ جن لقب ہے ''صاحب السر'' یعنی راز دار نبوت۔ وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بارے میں فرماتے ہیں اشبه الناس برسول الله صلی الله علیه وسلم ولا وسمتًا وهدایًا.

''معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی روایت عمدہ نہیں تھی عیسائیوں کے اقوال سن کر جوار دگرد رہتے تھے پہلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے جیسا کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو غبی تھا۔'' (اعجاز احمدی ص ۲۳)

یہ حضرت ابو ہریرہؓ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جو صحابہ کی جماعت میں سب سے زیادہ ''ذخیرہ احادیث'' اپنے سینہ میں رکھتے تھے۔

نسیتم جلال الله والمجد والعلٰی وما وردکم الاحسین اتنکر
فهذا علی الاسلام احدی المصائب لدی نفحات المسائے قذر مقنطر

''تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔''
(اعجاز احمدی ص ۹۰)

واللہ العظیم! دل نہیں اجازت دیتا کہ ایسے الفاظ نقل کئے جائیں، مگر یہ خیال کر کے کہ ''نقل کفر، کفر نباشد'' بخدا دل پر پتھر باندھ کر اس قسم کی عبارتیں نقل کی جاتی ہیں۔ واللہ اعلم بذات الصدور۔

(۵) حضرات انبیاء علیہم السلام کے حق میں بدزبانی:

(۱) یہودیوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلا آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آ گئے۔'' (نزول المسیح حاشیہ ص ۳۵)

Marfat.com

خط کشیدہ لفظ پر غور کیجئے اور پھر اس گستاخ قلم کی داد دیجئے، جس سے یہ الفاظ نکلے۔

ب: مرزا جی گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا اپنے --- سے موازنہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''ان کی پیش گوئیاں اور معجزات اس وقت محض بطور قصوں اور کہانیوں کے ہیں مگر یہ معجزات اور پیش گوئیاں ہزار ہا لوگوں کے لئے واقعات چشم دید ہیں۔ میں وہ ہوں جس کے بعض معجزات اور پیش گوئیوں کے کروڑ ہا انسان گواہ ہیں۔ قصوں کو پیش کرنا تو ایسا ہے جیسا کہ ایک گوبر کا انبار مشک اور عنبر کے مقابل پر۔'' (نزول المسیح ص ۸۲)

(۶) قرآن کریم کے بارے میں:

(ا) قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۸۴)

تبصرہ قارئین کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ کتاب میں اس جملہ کو نسبتاً جلی قلم سے لکھا گیا ہے۔

ب: ''خدا کا کلام بندہ اور خدا میں ایک دلالہ ہے۔'' (نزول المسیح ص ۹۷)

تبصرہ: کیا موتی پروئے گئے ہیں؟ آپ ''دلالہ'' کے معنی نہیں جانتے تو کسی لغت میں دیکھ لیجئے۔

اللہ تعالیٰ کی شان میں:

(ا) انت منی بمنزلة و لدی.

''تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔ (حقیقۃ الوحی ۸۶)

تبصرہ۔ مرزا صاحب کو جو اللہ تعالیٰ کے فرزند کی حیثیت حاصل ہوئی تو العیاذ باللہ کیا اللہ کا کوئی فرزند ہے؟

(ب) انا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلى كان الله نزل من السماء

''ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس سے حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترا۔'' (حقیقۃ الوحی ص ۹۵)

Marfat.com

تبصرہ: اللہ کا قرآن تو یہ کہتا ہے کہ "لیس کمثلہ شئ، لیکن مرزا جی اپنے بیٹے کو اللہ سے تشبیہ دے رہے ہیں۔

ج: انی مع الرسول اخطئی واصیب۔ "میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ دوں گا اور کبھی پورا کروں گا۔

افطر واصوم میں افطار کروں گا اور روزہ بھی رکھوں گا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۳-۱۰۴)

تبصرہ: تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خطا بھی ہونے لگی اور وہ افطار بھی کرنے لگا۔

د: قل ھو اللہ عجیب" (حقیقۃ الوحی ص ۷۹)

تبصرہ: یہاں پر عجیب کا لفظ کتنا فصیح بلیغ معلوم ہو رہا ہے؟

ہ: "خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا" (حقیقۃ الوحی ص ۹۶)

تبصرہ: یہ فیلنگ (Feeling) کا لفظ "وحی الٰہی" میں کیسا عجیب لگ رہا ہے؟ کوئی داد دے نہ دے الہامی شخصیت کا الہام تو لائق صد تحسین ہے۔

۸: تضاد بیانی:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک معیار مقرر کیا ہے کہ وحی الٰہی یا الہامات ربانی میں کوئی تضاد اور تناقض نہیں ہوتا۔ کلام میں تضاد پایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ نہیں ہے۔ یوں تو مرزا صاحب کے الہامات کا پورا ذخیرہ عجیب وغریب تضادات سے پر ہے۔ بالخصوص سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ان کے کلام میں جو جو تناقض اور تضاد پائے جاتے ہیں، اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

(۱) بن باپ پیدائش:

(۱) قرآن پاک کی وہ دو آیتیں جو ہم گزشتہ اوراق میں نزول مسیح علیہ السلام کے سلسلہ میں لکھ چکے ہیں، نقل کر کے لکھتے ہیں:

مالھم لا یعلمون ان المراد من العلم تولدہ من غیر اب علی طریق المعجزۃ کما تقدم ذکرہ فی الصحف السابقہ. ولا ینکرہ احد من

Marfat.com

اهل العلم والفطنة. استفتاء مشموله حقيقة الوحی ص ۴۹۔

''کیا وجہ ہے کہ وہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ آیت کریمہ میں جو علم کا لفظ آیا ہے' اس سے مراد آپ کا معجزانہ طریق پر بن باپ پیدا ہونا ہے جیسا کہ سابقہ صحیفوں میں ذکر کیا ہے۔ اور اہل علم و دانش میں سے کوئی بھی اس کا انکار نہیں کرتا۔''

ب: مرزا صاحب نے پنتیر ابدلا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ بھی بنا دیا یوسف نجار' ان کے ۴ بھائی اور بہنیں بھی تھیں۔ (کشتی نوح ص ۲۶-۲۷' چشمہ مسیحی ازالہ اوہام ص: ۱۲۷)

(۲) مسیح کی آمد:

اس تحقیق سے ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیش گوئی موجود ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۲۷۵)

یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی جس کو سب نے باتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں ہیں' کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا درجہ اس کو حاصل ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۲۳۱)

مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۶۲)

(۳) مسیح کی آمد پر اجماع:

تیرہویں صدی کے اختتام پر موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷۷)

صحابہ اور تابعین پر تہمت مت لگاؤ کہ ان سب کو اس مسئلہ پر اجماع تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۱۰۲)

حضرت عیسیٰ کا مدفن:

قارئین گزشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی فوت نہیں ہوئے' مگر

Marfat.com

مرزا صاحب انہیں مار کر ہی دم لینا چاہتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر واقعی وہ فوت ہو گئے ہیں، تو دفن کہاں ہوئے؟ اس کے بارے میں مرزا صاحب کے ارشادات پڑھئے اور ان کی تضاد بیانی پر داد دیجئے۔

ا۔ گلیل (ازالہ اوہام ۱۹۷)

ب۔ بیت المقدس (اتمام الحجہ ص ۲۲)

ج۔ محلّہ خان یار، سری نگر کشمیر۔ (ستارۂ قیصرہ ص ۱۳۔ کشتی نوح ص ۲۴، ۲۵) (استفتاء مشمولہ حقیقۃ الوحی ص ۴۹)

ممکن ہے کہ کچھ لوگوں کو یہ وہم گزرے کہ مرزا صاحب نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں، آخر وہ بڑے پایہ کے عالم تھے تو اتنی کتابیں تصنیف کر کے چھوڑ گئے ہیں۔ اگر اس وقت ہمارے پیش نظر رد مرزائیت ہوتا تو ہم تفصیل سے اس کا جواب دیتے، سر دست تو ہم ایک مسلمان عالم کی تحریروں کو مدنظر رکھ کر کچھ لکھنا چاہتے ہیں، ضمناً مرزا جی کا ذکر آ گیا۔ ان کے بارے میں ہم نے دورغ گوئی، بدزبانی اور تضاد بیانی وغیرہ کے جو الزامات عائد کئے ہیں اور ان کے ثبوت میں مرزا جی کی تحریریں پیش کر دی ہیں، ان سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مرزا صاحب کا تمام تر مشن ایک ڈھونگ ہے فراڈ ہے۔ اللہ کی مخلوق کو دھوکہ دینے کے سوا کچھ نہیں۔ اگر ان کے ''جہل'' پر کچھ لکھا جائے تو بات خاصی لمبی ہو جائے گی۔ نمونہ کے طور پر درج ذیل حوالہ دیکھئے اور ان کے علمی حدود اربعہ کا اندازہ لگا لیجئے۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

پہلے ایک حدیث شریف کا پس منظر سمجھ لیجئے، قارئین جانتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ایک جلیل القدر صحابی تھے، ان کے والد ایران میں ایک آتش کدہ کے انچارج تھے، وہ آتش پرستی سے بے زار ہو کر نکلے پہلے انہوں نے دین مسیحیت قبول کیا۔ مدینہ منورہ پہنچے تو کتب سابقہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں علامات نبوت دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔ ان کے قبول اسلام کا واقعہ بھی بڑا عجیب و غریب ہے اور محدثین حضرات کے مطابق انہوں نے عمر بھی بہت طویل پائی تھی۔ اڑھائی سو سال بلکہ ساڑھے تین سو سال تک عمر بتائی گئی ہے، واللہ اعلم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے

Marfat.com

تجربات زندگی سے بھی فائدہ اٹھاتے تھے۔ غزوۂ احزاب کے موقعہ پر خندق انہی کے مشورہ سے کھودی گئی تھی۔ ان کی شان میں رسول اللہ ﷺ کے کئی فرمان موجود ہیں' مثلاً ایک یہ کہ جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے' جن میں سے ایک نام حضرت سلمانؓ کا ہے۔

محدثین کرام نے آپ کے مناقب میں ایک روایت یہ بھی نقل کی ہے کہ رسول ﷺ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''سلمان منا اهل البيت'' بعض محدثین نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ جب غزوۂ خندق کے موقعہ پر خندق کی کھدائی ہونے لگی اور رسول اللہ ﷺ نے کھدائی کے لئے زمین صحابہ کرام میں تقسیم فرما دی تو اس وقت کچھ لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ سلمان کس کے ساتھ ہوں گے؟ مہاجرین کے یا انصار کی کسی شاخ کے؟ اس کے جواب میں آقا نے اپنے ایک مخلص غلام کو اس اعزاز سے نوازا۔ فرمایا کہ: ''سلمان منا اهل البيت''۔

اس پس منظر کو ذہن میں رکھئے اور پھر دیکھئے کہ مرزا صاحب نے اپنے علم و فضل سے کیونکر اس ارشاد گرامی کا حلیہ بگاڑا ہے۔ العیاذ باللہ۔ مرزا جی لکھتے ہیں:

''میرے خاندان کی نسبت ایک اور وحی الٰہی ہے اور وہ ہے کہ خدا میری نسبت فرماتا ہے سلمان منا اهل البيت (ترجمہ) یعنی یہ عاجز موجود صلح کی بنیاد ڈالتا ہے' ہم میں سے ہے جو اہل بیت ہیں۔ یہ وحی الٰہی اس مشہور واقعہ کی تصدیق کرتی ہے جو بعض دادیاں اس عاجز کی سادات میں سے تھیں اور دو صلح سے مراد یہ ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ ایک صلح میرے ہاتھ سے اور میرے ذریعہ سے اسلام کے اندرونی فرقوں میں ہوگی اور بہت کچھ تفرقہ اٹھ جائے گا اور دوسرا یہ صلح اسلام کے بیرونی دشمنوں کے ساتھ ہوگی کہ بہتوں کو اسلام کی حقانیت کی سمجھ دی جائے گی اور وہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ تب خاتمہ ہوگا'' (حقیقۃ الوحی حاشیہ ص ۷۸)

قارئین کرام! پڑھ لیا آپ نے اس اقتباس کو؟ بتایئے' عربی زبان کی کون سی گرائمر عربی ادب کے کس اصول کے تحت یہ تشریح کی گئی ہے؟ اگر پہلا لفظ سلمان ہے تو اس کا ترجمہ ''دو صلح'' کیونکر ہو گیا اور اگر یہ لفظ سلمان بصیغہ تثنیہ ہے تو آگے منا اهل البيت کہنے کی کیا تک بنتی ہے؟ العیاذ باللہ' ثم العیاذ باللہ خدا کو بات کرنے کا سلیقہ بھی نہیں ہے۔ واضح رہے کہ مرزا جی نے

Marfat.com

کتاب کے اسی صفحہ پر اوپر بھی ایک روایت نقل کی ہے' جو بالعموم حضرت سلمانؓ ہی کے بارے میں نقل کی جاتی ہے۔ یہ ہیں متنبّی پنجاب کی ''وحی'' کے کرشمے اسی لئے تو یہ مثل بنی ہے ''کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا' بھان متی نے کنبہ جوڑا''۔

قارئین کرام! مرزا جی کے اقوال آپ نے ملاحظہ فرما لئے۔ کیا گل کھلائے ہیں اس شخص نے؟ بخدا! شرافت سر پیٹ لیتی ہے' مشام حواس کو گھن آتی ہے ان عبارات کے پڑھنے اور نقل کرنے سے۔

اچھا اب لگے ہاتھوں ان کی کارگزاری بھی سن لیجئے۔ اگر واقعی وہ مسیح موعود تھے اور احادیث مبارکہ میں انہی کی آمد کی اطلاع دی گئی تھی' تو وہ اپنی ذمہ داریوں سے کہاں تک عہدہ برآ ہوئے؟ اس سوال کا سرسری جواب یہ ہے 1908ء میں مرزا جی اپنے انجام کو پہنچے۔ ان کے قلم سے نکلی ہوئی بد دعاء' جس کے نتیجہ میں وہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی وفات کے منتظر تھے' اس نے مڑ کر الٹا مرزا جی کو بری طرح دبوچ لیا۔ اس کے بعد کیا ہوا؟

۱۔ 1914ء میں پہلی عالمی جنگ چھڑی۔ آغاز تو برطانیہ اور جرمنی کی باہمی آمیزش سے ہوا' لیکن دیکھتے دیکھتے اس کے شعلوں نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ترکی اس وقت مسلمانوں کی عظیم سلطنت تھی۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ غلط کیا یا صحیح؟ بہرحال اس نے اس جنگ میں جرمنی کا ساتھ دیا۔ جنگ میں اتحادیوں (برطانیہ' فرانس' امریکہ اور روس وغیرہ کی مشترکہ طاقت) کا پلہ بھاری رہا۔ جنگ کے بادل چھٹے تو اتحادیوں نے ترکی سلطنت (خلافت عثمانیہ) سے انتقام کے لئے منصوبہ بندی کی۔

۲۔ انگریزی افواج فلسطین میں داخل ہو کر بیت المقدس پر قابض ہو گئیں۔ اس وقت برطانوی جرنیل نے اس کامیابی کو ''صلیبی جنگ کی فتح'' قرار دیا۔ عراق کے پایہ تخت بغداد میں فوجیں داخل ہو گئیں تو ''فتح بغداد'' کا جشن تمام برطانوی مقبوضات تک میں منایا گیا۔

۳۔ مصر پر انگریزوں کا اور شام پر فرانسیسیوں کا تسلط ہو گیا۔ طرابلس میں اٹلی کی افواج نے قبضہ برقرار کر دیا۔

۴۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر لائڈ جارج اور اس کے بعد مسٹر چرچل نے ان فتوحات کو ''صلیبی

Marfat.com

جنگ'' کا نام دیا۔

۵۔ کرۂ ارض پر یہودیوں کے پاس ایک مرلہ زمین کا راج نہ تھا۔ لیکن ''صلیبی جنگ'' لڑنے والوں نے بڑی ڈھٹائی سے یہودیوں کو فلسطین میں لا لا کر بسایا اور دوسری عالمی جنگ (1939ء تا 1945ء) میں اس خطہ میں اسرائیل کی حکومت قائم کر دی جو عالم اسلام کے لئے ایک مستقل دردسر بن گئی اور یہ درد مسلسل شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔

۶۔ حال ہی میں (ستمبر 2003ء میں) امریکہ اور برطانیہ کا جو مشترکہ حملہ عراق پر ہوا ہے' تو امریکی صدر اور برطانوی وزیراعظم دونوں نے پھر صلیبی جنگ کا نعرہ لگایا۔

تو سوال یہ ہے کہ ایک آدمی ہوش کے ناخن لے کے بات کرے کہ ایک صدی قبل جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا گیا تھا' یہ واقعات اس کی تائید کرتے ہیں یا تردید؟

کیا عدل وانصاف کی اسلامی حکومت قائم ہو کر دنیا امن کا گہوارہ بن چکی ہے؟

کیا صلیب ٹوٹ کر عیسائیت کرۂ ارض سے ختم ہو چکی ہے؟

کیا دجال (انگریز) قتل ہو گیا ہے؟ کیا خنزیر صفحۂ ہستی سے مٹ گیا ہے؟

سوچئے اور بار بار سوچئے

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ۔

ترجمہ: بے شک اس میں اس آدمی کے لئے نصیحت کا سامان ہے جو سوچنے والا دل رکھتا ہو یا پوری توجہ سے کان لگا کر بات سن لے۔

ایک ضروری نوٹ:

ہم نے اپنے مقالہ میں مولانا محمد اسحٰق سندیلوی مرحوم کی کتاب ''دینی نفسیات'' کے جدید ایڈیشن سے چند اقتباسات نقل کر کے ان کی تردید کی ہے مولانا کی سابقہ تصانیف کے مدنظر' ہم نے بھی سو فی صد باور نہیں کیا تھا کہ کتاب کے حصہ سوم کا باب چہارم ان کے قلم سے نکلا ہے' چنانچہ دو تین جگہ ہم نے اپنے اس تردد اور تامل کا اظہار کیا ہے۔

ماہنامہ ''بینات'' کراچی اشاعت ماہ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ میں حضرت مولانا سعید احمد

Marfat.com

صاحب جلال پوری زید مجدھم کا ایک مضمون اس سلسلہ میں آیا ہے' جس میں انہوں نے بڑے شدومد سے اس بات کی تردید کی ہے کہ کتاب مذکور کے جدید ایڈیشن حصہ سوم باب چہارم میں جو مضمون نزول سیدنا مسیح علیہ السلام کے عنوان پر طبع ہوا ہے' یہ مولانا مرحوم کا ہے۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

اگر واقعی مضمون کی نسبت مولانا مرحوم کی طرف افتراء اور بد دیانتی پر مبنی ہے' تو ہم مولانا مرحوم کی روح سے معذرت خواہ ہیں۔ بہر حال یہ مضمون جس کا بھی ہو نہایت ہی بودا' پھسپھسا' اور لغو ہے۔ اس سے گمراہ کن نتائج کا اندیشہ تھا۔ ہم نے اپنی بساط کی حد تک ان کی پیش بندی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس سعی کو قبول فرمائے۔ امین یارب العلمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین۔

☆☆☆

Marfat.com

دجالی فتنہ کی تفصیلات

حدیث کی روشنی میں

از

حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

سب سے بڑا فتنہ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر قیامت آنے تک دجال سے زیادہ بڑا اور کوئی فتنہ نہیں ہے۔ (مسلم)

دجال کے شعبدے:

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اس کے جسم پر بہت گھنے بال ہوں گے اور اس کے ساتھ اس کی جنت اور دوزخ بھی ہوگی لیکن جو اس کی جنت نظر آئے گی دراصل وہ دوزخ ہوگی اور جو دوزخ نظر آئے گی وہ اصل میں جنت ہوگی (لہٰذا جس کو وہ جنت بخشے گا وہ دوزخی ہوگا اور جس کو اپنی دوزخ میں ڈالے گا وہ جنتی ہوگا)۔ (مسلم شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو دجال کے متعلق ایسی بات نہ بتادوں جو حضرت نوح علیہ السلام سے لیکر آج تک کسی نبی نے اپنی امت کو نہ بتائی ہو۔ دیکھو وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کے نام سے دو شعبدے بھی ہوں گے تو جس کو وہ جنت کہے گا وہ درحقیقت دوزخ ہوگی۔ دیکھو دجال سے میں بھی تم کو اسی طرح ڈراتا ہوں جیسا کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔ (متفق علیہ)

دجال سے دور رہو:

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو جو شخص دجال کی خبر سنے اس کو چاہئے کہ وہ اس سے دور ہی دور رہے۔ بخدا کہ ایک شخص کو اپنے دل میں یہ خیال ہوگا کہ وہ مومن آدمی ہے لیکن ان عجائبات کو دیکھ کر جو اس کے ساتھ ہوں گے وہ بھی اس کے پیچھے لگ جائے گا (ابوداؤد)

Marfat.com

دجال کا حلیہ:

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دجال کے متعلق کچھ تفصیلات تم لوگوں سے بیان کیں لیکن مجھ کو خطرہ ہے کہ کہیں تم پورے طور پر اس کو نہ سمجھے ہو۔ دیکھو مسیح دجال کا قد ٹھنگنا ہوگا اس کے دونوں پیر ٹیڑھے' سر کے بال شدید خمیدہ' ایک چشم مگر ایک آنکھ بالکل پٹ صاف نہ اوپر کو ابھری ہوئی نہ اندر کو دھنسی ہوئی اگر اب بھی تم کو یہ شبہ رہے تو یہ بات یاد رکھنا کہ تمہارا رب یقیناً کانا نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

ہر نبی نے دجال سے ڈرایا:

ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ نوح علیہ السلام کے بعد جو نبی آیا ہے اس نے اپنی قوم کو دجال سے ضرور ڈرایا ہے اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں اس کے بعد آپ نے اس کی صورت وغیرہ بیان فرمائی اور کہا ممکن ہے جنہوں نے مجھ کو دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہو۔ اس میں کوئی ایسا نکل آئے جو اس کا زمانہ پا سکے انہوں نے پوچھا اس دن ہمارے دلوں کا حال کیسا ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی جیسا آج ہے یا اور بھی بہتر۔

دجال مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا:

حضرت ابی سعید سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ایک طویل حدیث دجال کے بارہ میں بیان فرمائی تو جو باتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس کے متعلق بتائیں ان میں یہ بھی بتایا تھا کہ دجال آئے گا مگر مدینہ کے راستوں میں گھس آنا اس کے لئے حرام اور ناممکن ہوگا تو وہ مدینہ کے آس پاس کی بنجر زمین میں کسی جگہ آ کر اترے گا تو اس کے مقابلے کے لئے اس دن ایک شخص نکلے گا جو تمام انسانوں میں سب سے بہتر (یا بہتر انسانوں میں سے) ہوگا۔ وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کی بات ہم کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنائی تھی تو وہ دجال کہے گا لوگو! بتاؤ اگر میں اس شخص کو

Marfat.com

قتل کر دوں اور پھر زندہ کر دوں تب تو تم کو میرے معاملے میں کوئی شک شبہ باقی نہ رہے گا۔ وہ کہیں گے کہ نہیں، تو وہ ان کو قتل کر دے گا پھر ان کو زندہ کر دے گا تو وہ بزرگ کہیں گے خدا کی قسم اب تو مجھ کو تیرے بارہ میں اور بھی یقین اور بصیرت حاصل ہوگئی کہ آج سے زیادہ ایسی بصیرت پہلے نہ تھی تو دجال پھر ان کو قتل کرنا چاہے گا مگر اس کا قابو ان پر نہ چل سکے گا (بخاری)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال آئے گا یہاں تک کہ مدینہ کے ایک کنارے آ کر اترے گا تو تین بار زلزلے آئیں گے اس وقت جتنے کافر اور جتنے منافق ہوں گے سب نکل نکل کر اس کے ساتھ ہو جائیں گے (بخاری)

(ان کی ایک اور روایت میں ہے کہ مدینہ کے اندر مسیح دجال کا رعب بھی نہ آنے پائے گا۔ اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو دو فرشتے ہوں گے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ مدینہ کے بڑے بڑے راستوں پر بہت سے فرشتے ہوں گے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ مدینہ کے پاس دجال آئے گا تو فرشتوں کو اس کی نگرانی کرتے پائے گا لہٰذا ان کے پاس بھی نہ پھٹک سکے گا۔)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا عجیب و غریب واقعہ:

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کرنے والے کو سنا وہ اعلان کر رہا تھا چلو نماز ہونے والی ہے۔ میں نماز کے لئے نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر منبر پر بیٹھ گئے اور آپ کے چہرے پر اس وقت مسکراہٹ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنی اپنی جگہ بیٹھا رہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے انہوں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول ہی کو معلوم ہے آپ نے فرمایا بخدا میں نے تم کو نہ تو مال وغیرہ کی تقسیم کے لئے جمع کیا ہے نہ کسی جہاد کی تیاری کے لئے۔ بس صرف اس بات کے لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری پہلے نصرانی تھا وہ آیا ہے اور مسلمان ہو گیا ہے اور مجھ سے ایک قصہ بیان کرتا ہے جس سے تم کو میرے اس بیان کی تصدیق ہو جائے گی جو میں نے کبھی دجال کے

Marfat.com

متعلق تمہارے سامنے ذکر کیا تھا وہ کہتا ہے کہ وہ ایک بڑی کشتی پر سوار ہوا جس پر سمندر میں سفر کیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ قبیلہ لخم اور جذام کے تیس آدمی اور تھے۔ سمندر کا طوفان ایک ماہ تک ان کا تماشا بنا تا رہا۔ آخر مغربی جانب ان کو ایک جزیرہ نظر پڑا جس کو دیکھ کر وہ بہت مسرور ہوئے اور چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر اس جزیرہ پر اتر گئے سامنے سے ان کو جانور کی شکل کی ایک چیز نظر پڑی جس کے سارے جسم پر بال ہی بال تھے کہ ان میں اس کے اعضائے مستورہ تک کچھ نظر نہ آتے تھے لوگوں نے اس سے کہا کم بخت تو کیا بلا ہے؟ وہ بولی میں دجال کی جاسوس ہوں چلو اس گرجے میں چلو وہاں ایک شخص ہے جس کو تمہارا بڑا انتظار لگ رہا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جب اس نے ایک آدمی کا ذکر کیا تو اب ہم کو ڈر لگا کہ کہیں وہ کوئی جن نہ ہو۔ ہم لپک کر گرجے میں پہنچے تو ہم نے ایک بڑا قوی ہیکل شخص دیکھا کہ اس سے قبل ہم نے ویسا کوئی شخص نہیں دیکھا تھا اس کے ہاتھ گردن سے ملا کر اس کے پیر گھٹنوں سے لے کر ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں سے نہایت مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھے۔ ہم نے اس سے کہا تیرا ناس ہو تو کون ہے؟ وہ بولا تم کو تو میرا پتہ کچھ نہ کچھ لگ ہی گیا اب تم بتاؤ تم کون لوگ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم عرب کے باشندے ہیں ہم ایک بڑی کشتی میں سفر کر رہے تھے۔ سمندر میں طوفان آیا اور ایک ماہ تک رہا۔ اس کے بعد ہم اس جزیرہ میں آئے تو یہاں ہمیں ایک جانور نظر پڑا جس کے تمام جسم پر بال ہی بال تھے اس نے کہا میں جساسہ (جاسوس، خبر رساں) ہوں چلو اس شخص کی طرف چلو جو اس گرجے میں ہے۔ اس لئے ہم جلدی جلدی تیرے پاس آ گئے۔ اس نے کہا مجھے یہ بتاؤ کہ بیسان (شام میں ایک بستی کا نام ہے) کی کھجوروں میں پھل آتا ہے یا نہیں۔ ہم نے کہا آتا ہے۔ اس نے کہا وہ وقت قریب ہے جب اس میں پھل نہ آئیں۔ پھر اس نے پوچھا اچھا ''بحیرہ طبریہ'' کے متعلق بتاؤ اس میں پانی ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا بہت ہے اس نے کہا وہ زمانہ قریب ہے جب کہ اس میں پانی نہ رہے گا پھر اس نے پوچھا زغر (شام میں ایک بستی ہے) کے چشمہ کے متعلق بتاؤ اس میں پانی ہے یا نہیں؟ اور اس بستی والے اپنے کھیتوں کو اس کا پانی دیتے ہیں یا نہیں۔ ہم نے کہا اس میں بھی بہت پانی ہے اور بستی والے اسی کے پانی سے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں پھر اس نے کہا اچھا ''نبی الامیین'' کا کچھ حال سناؤ۔ ہم نے کہا وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے

Marfat.com

ہیں اس نے پوچھا کہ عرب کے لوگوں نے ان کے ساتھ جنگ کی ہے۔ ہم نے کہا ہاں اس نے پوچھا اچھا پھر کیا نتیجہ رہا ہم نے بتایا کہ وہ اپنے گردونواح پر تو غالب آ چکے ہیں اور لوگ ان کی اطاعت قبول کر چکے ہیں۔ اس نے کہا سن لو ان کے حق میں یہی بہتر تھا کہ ان کی اطاعت کر لیں اور اب میں تم کو اپنے متعلق بتاتا ہوں۔ میں مسیح دجال ہوں اور وہ وقت قریب ہے جبکہ مجھ کو یہاں باہر نکلنے کی اجازت مل جائے گی۔ میں باہر نکل کر تمام زمین پر گھوم جاؤں گا اور چالیس دن کے اندر اندر کوئی بستی ایسی نہ رہ جائے گی جس میں میں داخل نہ ہوں بجز مکہ اور طیبہ کے ان دونوں مقامات میں میرا داخلہ ممنوع ہے جب میں ان دونوں میں سے کسی بستی پر داخل ہونے کا ارادہ کروں گا اس وقت ایک فرشتہ ہاتھ میں ننگی تلوار لئے سامنے سے آ کر مجھ کو داخل ہونے سے روک دے گا اور ان مقامات (مقدسہ) کے جتنے راستے ہیں ان سب پر فرشتے ہوں گے کہ وہ ان کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لکڑی منبر پر مار کر فرمایا کہ وہ طیبہ یہی مدینہ ہے۔ یہ جملہ تین بار فرمایا دیکھو کیا یہی بات میں نے تم سے بیان نہیں کی تھی۔ لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے بیان فرمائی تھی۔ اس کے بعد فرمایا دیکھو وہ بحر شام یا بحر یمن (راوی کو شک ہے) بلکہ مشرق کی جانب ہے اور اسی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ (مسلم)

ابن صیاد کا نام اس کا اور اس کے باپ کا حلیہ اور اس کی عجیب وغریب صفات کا بیان

ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے باپ کے گھر تیس سال تک کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا پھر ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کی ایک آنکھ خراب' ایک دانت باہر نکلا ہوا ہوگا وہ بالکل نکما ہوگا' سوتے میں اگرچہ اس کی آنکھیں بند ہوں گی مگر اس کا دل ہوشیار رہے گا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ماں باپ کا نقشہ بیان فرمایا کہ اس کا باپ لانبا' چھریرے جسم والا' چونچ کی طرح اس کی ناک ہوگی۔ اس کی ماں کے دونوں پستان بڑے بڑے لٹکے ہوئے۔ ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے مدینہ میں یہود کے گھر اسی قسم کے ایک لڑکے کی

Marfat.com

پیدائش سنی تو میں اور زبیر بن عوام اس کے دیکھنے کے لئے گئے۔ جب اس کے ماں باپ کے پاس پہنچے دیکھا تو وہ ٹھیک اسی صورت کے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیان فرمائی تھی۔ ہم نے پوچھا تمہارے کوئی بچہ ہے؟ انہوں نے کہا تیس سال تک تو ہمارے کوئی بچہ نہیں تھا اس کے بعد اب ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کی ایک آنکھ خراب ہے اس کا ایک دانت باہر نکلا ہوا ہے وہ بالکل نکما ہے۔

اس کی آنکھیں سوتی ہیں اس کا دل خبردار رہتا ہے ہم جوان کے گھر سے باہر نکلے کیا دیکھتے ہیں کہ وہ دھوپ میں اپنی چادر میں لپٹا ہوا کچھ گنگنا رہا ہے اس نے اپنا سر کھول کر کہا تم کیا باتیں کر رہے تھے؟ ہم نے کہا کیا تو نے ہماری باتیں سن لیں وہ بولا ہاں میری آنکھیں ہی سوتی ہیں ورنہ میرا دل جاگتا رہتا ہے۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ابن صیاد سے مڈھ بھیڑ

نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ کی کسی گلی میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ابن صیاد سے مڈھ بھیڑ ہوگئی تو انہوں نے اسے کوئی ایسی بات کہہ دی جس سے اسے غصہ آ گیا تو وہ پھولنے لگا اور ایسا پھولا کہ ساری گلی اس سے بھر گئی اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی ہمشیرہ حضرت سیدہ حفصہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کو کہیں یہ قصہ پہلے ہی پہنچ چکا تھا انہوں نے فرمایا اے ابن عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے تم نے اسے فضول چھیڑا تمہارا کیا مطلب تھا! کیا تم کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (دجال جب نکلے گا تو کسی بات پر غضبناک ہونے کی وجہ سے ہی نکلے گا)۔ (مسلم)

ابن صیاد کے تذکرہ کی وجہ:

روایت مذکورہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال اور اس کے ماں باپ کا نقشہ اور حلیہ بھی بیان فرما دیا تھا اور چونکہ وہ ابن صیاد اور اس کے ماں باپ بھی موجود تھے اس لئے ابن صیاد کا معاملہ شروع میں باعث تحیر بن گیا تھا کہ کہیں یہ وہی دجال تو نہیں آپ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال اکبر کے علاوہ تیس سے ستر دجالوں تک کی اور خبر دی ہے جو اسی امت میں پیدا ہوں گے اور دعوئے نبوت کریں گے بہر حال چونکہ اس بچہ میں دجال کا اور اسکے ماں باپ میں دجال کے ماں باپ کا نقشہ موجود تھا اس لئے اس کے دجال ہونے میں خائف قلوب کو تردد پیدا ہو جانا ایک بالکل فطری اور معقول بات تھی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن صیاد میں بعض باتیں غیر معمولی بھی تھیں مثلاً پھول کر کپہ ہونا تو ایک مجاز اور اردو کا محاورہ ہے مگر وہ حقیقۃ اس طرح پھول جاتا تھا کہ ساری گلی اس سے بھر جائے یہ جنات کے خواص میں سے ہے اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ کی جو گفتگو حضرت حفصہؓ سے ہوئی اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اگر دجال یہی ابن صیاد ہے تو بھی اس کے خروج کا وقت یہ نہیں ہے۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ یہی ابن صیاد کن کن حالات سے گزرے گا اور پھر اپنے وقت مقرر پر ان فتنہ سامانیوں کے ساتھ ظاہر ہوگا جو احادیث میں مذکور ہیں۔

ابن صیاد اور دجال:

نافع رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ مجھ کو اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ مسیح دجال وہ ابن صیاد ہی ہے۔ (ابوداؤد)

مذکورہ بالا حالات کی بناء پر ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایسا یقین کر لینا کچھ بعید نہیں ہے مگر ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اتنی بات سے بقیہ تفصیلات پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ابن صیاد کا دجال ہونا پھر اپنے وقت پر اس کا ظاہر ہونا بہت آسان ہے اور یہ مختلف نقول اور آئندہ بھی جو آپ کے سامنے پیش ہوں گی ان کا ابہام اس کے فتنہ در فتنہ ہونے کا سبب بن گئی ہیں۔

ابن صیاد کے حالات زندگی جتنے گونا گوں اختلافات اور ابہام میں پڑے ہوئے نظر آتے ہیں اتنے ہی اس کے حالات سے گم گشتگی بھی ہے حتیٰ کہ کوئی تو اس کا گم ہونا نقل کرتا ہے اور کوئی اس کی موت بھی بیان کرتا ہے بہر حال یہ تمام بیانات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہی کے ہیں۔ ان تمام اختلافات کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کیسے لگایا جا سکتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اس کے بارہ میں ابتدائی تردد کے جو اسباب تھے اس کی حقیقت پہلے بیان ہو

Marfat.com

چکی ہے اس کے بعد جو آخری بات ہے وہ آئندہ حدیث میں آرہی ہے۔

ابن صیاد کے یہ عجیب حالات سب حدیثوں سے ثابت ہین اور ان سب سے ابہام کے سوا کوئی صاف نتیجہ برآمد نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس نے خود جو بیان اپنی صفائی کے لئے پیش کیا تھا اس کو پھر خود ہی اپنی آخری گفتگو سے مبہم بنا دیا حتیٰ کہ ابوسعید کے دل میں اس کی طرف سے اس کی پہلی تقریر سے جو قدرے اطمینان پیدا ہو گیا تھا وہ پھر جاتا رہا پس جبکہ اس کی ذات اور اس کے اقوال میں خود اس درجہ ابہام کے سامان موجود ہیں کہ اس کی موجودگی میں بھی اس کی طرف سے اطمینان حاصل ہونا مشکل مسئلہ بن رہا ہے تو بعد میں اگر روایات کے اختلافات سے اس ابہام کو کچھ اور مدد مل گئی ہو تو اندازہ فرمالیجئے کہ اب اس کا معاملہ کتنا پیچیدہ ہو جانا چاہئے۔ انسان کے سامنے جزم و یقین کی حالت میں بھی جب کوئی خوفناک منظر آجاتا ہے تو اس کی فطرت غیر اختیاری طور پر ہراساں ہونے لگتی ہے۔

دیکھئے قیامت کا آنا جتنی یقینی بات ہے اتنی ہی یقینی یہ بات بھی ہے کہ قیامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں نہیں آئے گی لیکن اسکے باوجود جب دنیا کے معمول کے مطابق سورج کو گہن لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے سامنے قیامت کا نقشہ گھومنے لگتا تھا۔ اسی طرح جب آسمان پر سیاہ بادل منڈلاتے نظر آتے تو آپ کے سامنے قوموں کی ہلاکت کا سماں بندھ جاتا اور آپ پر کرب و بے چینی کا یہ عالم اس وقت تک برابر رہتا جب تک کہ بارش ہو کر بادل صاف نہ ہو جاتے۔ پس خوف کے مقامات میں جو غیر اختیاری تردد لاحق ہونا انسانی فطرت ہے اس کو جزم و یقین کے خلاف سمجھنا خود بڑی نافہمی ہے۔ اسی طرح ابن صیاد کے حالات تھے۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ اس کے حالات دجال اکبر سے کتنے ملتے جلتے تھے اس لئے اگر اس کے معاملہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابتداء غیر اختیاری تردد کے جو الفاظ منقول ہیں ان کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں سمجھنا چاہئے۔ جو ابھی ہم نے آپ سے بیان کی ہے۔ یہاں جن کو ابھی تک یہ تمام حقائق رام کہانیاں معلوم ہوتی ہیں جن کو خسوف شمس جیسے معمولی تغیر سے قیامت اور بادلوں کی مد سے عذاب کا خطرہ بھی لاحق نہیں ہو سکتا۔ وہ ان حقائق کا نام تاویلات ہی رکھیں گے۔ ان کو کیا اندازہ ہو سکتا ہے کہ دجالی فتنہ کتنا عظیم فتنہ ہوگا اور ابن صیاد کے عجیب و غریب

Marfat.com

حالات کتنے تردد اور کتنے غور وفکر کا سامان بن سکتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جب دل میں ایمان ہی کمزور ہو تو ہر موقعہ پر عقائد کا پلہ اسی جانب جھکنے لگتا ہے جو دین سے بعید تر ہوتی ہے۔ ومن لم یجعل اللّٰہ له نورًا فماله من نور۔

دجال کا فتنہ چونکہ اپنی نوعیت میں سب سے بڑا فتنہ تھا اس لئے قدرتی لحاظ سے اس میں راویوں کے بیان سے ایک ابہام یہ اور پیدا ہو گیا ہے کہ وہ ابن صیاد تھا یا کوئی دوسرا شخص۔ اس کو براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں۔ احادیث سے بعض دوسرے مقامات میں بھی ہم کو اس کی نظیر ملتی ہے مثلاً شب قدر، ساعت محمودہ، صلوٰۃ وسطیٰ وغیرہ ان سب کے بارہ میں وثوق کے ساتھ تعین کا کوئی دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ان امور میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں ابھی ابہام موجود تھا بلکہ آپ نے ان کو بیان فرما دیا تھا پھر کسی وجہ سے راویوں کے بیان میں اختلاف ہوا اور اس طرح آخرامت کے لئے اصل معاملہ تکویناً مبہم بن گیا۔ اب جو جدوجہد کرنے والے افراد تھے انہوں نے شب قدر، ساعت محمودہ اور صلوٰۃ وسطیٰ کی تلاش میں اپنی مساعی تیز کر دی اور جو جو بھی ان کا مصداق بن سکتا تھا کسی تحقیق اور تفصیل کے بغیر ان سب مبہم ساعات میں وہی کوشش صرف کر ڈالی جو کسی ایک ساعت کے معین ہونے کی صورت میں کی جا سکتی تھی اور اس طرح یہ تکوینی ابہام ان کے حق میں ایک رحمت بن گیا اسی طرح ابن صیاد کا معاملہ بھی روایات کے اختلافات کی وجہ سے گو مبہم رہا مگر یہ ابہام بھی سعید طبائع کے لئے رحمت بن گیا کیونکہ اس ابہام کا ثمرہ اس سے زیادہ اور کیا ہے کہ وہ دجال اکبر تھا یا نہیں۔ اس سے زیادہ اس ابہام کا دیگر تفصیلات پر کوئی اثر نہیں ہے۔ پس اگر ہم کو معین طور پر یہ معلوم نہیں ہو سکا تو اس کا اقتضاء یہی ہے کہ اب ہم کو اور زیادہ احتیاط لازم ہو گئی، دیکھئے اگر اس روایت کی بنا پر ابن صیاد ہی دجال اکبر ہو تو اسی روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کا اثر بقیہ تفصیلات پر اور کچھ نہیں ہے چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا کہ دجال اکبر کے قاتل ازل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقرر ہو چکے ہیں اور جب یہ ہے تو نہ اللہ تعالیٰ کا علم بدل سکتا ہے اور نہ تم اس کو قتل کر سکتے ہو۔ لہٰذا اس ابہام کو لے کر بقیہ سارے معاملات کو مبہم بنا ڈالنا کج فہمی اور کجروی

Marfat.com

کے سوا کچھ نہیں۔ اس حدیث کے بقیہ مباحث کی تفصیل تقدیر کے باب میں گزر چکی ہے۔ آخر میں اتنا اور لکھ دینا کافی ہے کہ بہت سے امور مفرعہ کے پیش آنے پر آپ کے جے پر تردد اور خوف کا نمودار ہو جانا یہ کسی یقین کے مزاحم نہیں کہا جا سکتا۔ نہ ان کو کسی تردد کا باعث قرار دیا جا سکتا ہے (جیسا کہ آئندہ آنے والا ہے۔) آپ کا وجود پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) جو عالم کے لئے رحمت ہی رحمت تھا۔ اس کے موجود ہوتے ہوئے قیامت کا قائم ہو جانا کیسے ممکن تھا وما کان اللّٰہ لیعذبھم وانت فیھم لہٰذا اگر کوئی شخص صرف ان احادیث کو اٹھا کر قیامت کا انکار کر ڈالے یا اس کے وقوع کے تردد میں پڑ جائے تو یہ اس کی نافہمی اور قصور فہم کا سبب ہے اس کو حدیثوں کے سر رکھ دینا امور بدیہہ سے ناواقفی ہے اسی طرح احادیث فتن میں اس قسم کے ابہامات پیش آ گئے ہیں کہ اپنی اپنی فہم کے مطابق علماء نے ان کی تعیین میں کسی قدر عجلت سے کام لیا ہے حالانکہ جب نہ حدیث میں ان کے ظہور کا وقت متعین ہے اور نہ ان کی تعیین مذکور ہے تو پھر اپنی جانب سے اس میں عجلت بازی سے کام لے کر اس کو حدیث کی طرف منسوب کر ڈالنا خلاف واقع ہے۔

ابن صیاد کی گمشدگی:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب جنگ حرہ ہوئی تھی اس دن کے بعد سے ہم کو ابن صیاد کا پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ چلا کہاں گیا؟ (ابوداؤد)

ابن صیاد کی باتیں:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مکہ کے سفر میں میرا اور ابن صیاد کا ساتھ ہو گیا تو وہ مجھ سے کہنے لگا لوگوں سے مجھ کو کتنی تکلیف پہنچ رہی ہے۔ میرے متعلق یہ گمان رکھتے ہیں کہ وہ دجال میں ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ اس کے اولاد نہ ہوگی اور میرے تو اولاد ہے۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ مدینہ میں داخل ہو سکے گا نہ

Marfat.com

مکہ میں اور دیکھو میں مدینہ سے تو آ ہی رہا ہوں اور اب مکہ مکرمہ جا رہا ہوں۔ یہ سب کچھ کہہ سن کر آخر میں کہنے لگا خدا کی قسم البتہ میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں پیدا ہوا؟ اور اب کہاں ہے؟ اور میں اس کے ماں باپ کو بھی خوب پہچانتا ہوں۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دو رُخی باتیں بنا کر اس نے مجھ کو شبہ میں ڈال دیا۔ میں نے اس سے کہا خدا تجھے ہلاک کرے۔ پھر کسی نے اس سے کہا کہ اگر وہ دجال تو ہی ہو تو کیا یہ بات تجھے پسند ہوگی اس پر وہ بولا اگر مجھ کو دجال بنا دیا جائے تو مجھے کچھ برا بھی نہیں معلوم ہوگا۔ (مسلم)

کیا ابن صیاد ہی دجال ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک یہودی عورت کے لڑکا پیدا ہوا جس کی ایک آنکھ صاف تھی اور جس کا کیلہ باہر کو نکلا ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خطرہ ہوا کہ کہیں یہ وہی دجال نہ ہو۔ پھر ایسا ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک چادر میں لپٹا ہوا دیکھا کہ اس میں پڑا کچھ گنگنا رہا تھا اس کی ماں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر) اس کو خبردار کر دیا کہ اے عبداللہ! دیکھو یہ ابوالقاسم آ گئے ہیں پس وہ بھی چادر سے باہر نکل آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا ناس کرے اگر یہ اس کو اطلاع نہ دیتی تو یہ اپنا معاملہ خود ہی بیان کر دیتا پھر روای نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث کا قصہ بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو اجازت دیجئے میں اس کو قتل کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ وہی دجال ہے تو تم اس کے قاتل نہیں ہو۔ اس کو تو عیسیٰ علیہ السلام بن مریم قتل کریں گے اور اگر وہ نہیں تو ایسے بچہ کا قتل کرنا خیر کی بات نہیں جو ہمارے عہد میں داخل ہو (یعنی ہماری ذمی رعایا ہے) اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق یہ خطرہ لگا ہی رہا کہ کہیں وہ دجال اکبر نہ ہو۔

دجال کے ظہور کی علامات:

اسماء بنت یزیدؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے۔

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اس کے ظہور سے پہلے تین قحط پڑیں گے۔ ایک سال آسمان کی ایک تہائی بارش رک جائے گی اور زمین کی پیداوار بھی ایک تہائی کم ہو جائے گی۔ دوسرے سال آسمان کی دو حصے بارش رک جائے گی اور زمین کی پیداوار دو حصے کم ہو جائے گی اور تیسرے سال آسمان سے بارش بالکل نہ برسے گی اور زمین کی پیداوار بھی کچھ نہ ہوگی حتیٰ کہ جتنے حیوانات ہیں خواہ وہ کھر والے ہوں یا ڈاڑھ سے کھانے والے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اس کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک گنوار آدمی کے پاس آ کر کہے گا اگر میں تیرے اونٹ زندہ کر دوں تو کیا اس کے بعد بھی تجھ کو یہ یقین نہ آئے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا ضرور اس کے بعد شیطان اسی کے اونٹ کی سی شکل بن کر اس کے سامنے آئے گا جیسے اچھے تھن اور بڑے کوہان والے اونٹ ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور شخص کے پاس آئے گا جس کا باپ اور سگا باپ بھائی گزر چکا ہوگا اور اس سے آ کر کہے گا بتلا اگر میں تیرے باپ بھائی کو زندہ کر دوں تو کیا پھر بھی یہ یقین نہ آئے گا کہ میں تیرا رب ہوں وہ کہے گا۔ کیوں نہیں؟ بس اس کے بعد شیطان اس کے باپ بھائی کی صورت بن کر آ جائے گا۔ حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ یہ بیان فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت سے باہر تشریف لے گئے اس کے بعد لوٹ کر دیکھا تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بیان کے بعد سے بڑے فکر و غم میں پڑے ہوئے تھے۔ اسماء کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ کے دونوں کواڑ پکڑ کر فرمایا اسماء کہو کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دجال کا ذکر سن کر ہمارے دل تو سینے سے نکلے پڑتے ہیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ میری زندگی مین ظاہر ہوا تو میں اس سے نمٹ لوں گا۔ ورنہ میرے بعد پھر ہر مومن کا نگہبان میرا رب ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا حال جب آج یہ ہے کہ ہم آٹا گوندھنا چاہتے ہیں مگر غم کے مارے اس کو اچھی طرح گوندھ بھی نہیں سکتے چہ جائے کہ روٹی پکا نہ سکیں بھوکے ہی رہتے ہیں تو بھلا اس دن مومنوں کا حال کیا ہوگا جب یہ فتنہ آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس دن ان کو وہ غذا کافی ہوگی جو آسمان کے فرشتوں کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس۔ (احمد)

حدیث مذکور سے معلوم ہوا کہ جب اس عظیم ترین فتنے کا ظہور قریب ہوگا تو جس طرح انبیاء

Marfat.com

علیہم السلام کے ظہور سے پہلے برکات (ارہاص) کا ظہور شروع ہو جاتا ہے اسی طرح اس فتنے سے پہلے برکات کا خاتمہ ہونا شروع ہو جائے گا۔ بارش، غلہ اور اسی کے ساتھ سب حیوانات ختم ہو جائیں گے۔ اس بے سروسامانی میں وہ اس ساز وسامان کے ساتھ آئے گا کہ ایک برباد شدہ کسان کے حیوانات زندہ کر دے گا اور ایک شخص سے اس کے باپ اور بھائی کے دوبارہ زندہ کر دینے کا وعدہ کرے گا۔ اب سوچئے کہ ضعیف انسان کی بے علمی اور اسی کے ساتھ افلاس کی سختی بھی یکجا جمع ہو جائے تو اس کی آزمائش کا میدان کتنا سخت ہو جائے گا۔ مردہ کا زندہ کرنا ہی کچھ کم بات نہیں پھر ایک کسان کے لئے اس کے جانور اور ان سے بڑھ کر اس کی اولاد اور اس کے ماں باپ اس سے زیادہ پیاری چیزیں اور کیا ہو سکتی ہیں؟ کون ہے جو اس فتنہ کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ اگر کہیں حدیث نے اس کی عجوبہ نمائیوں کا راز فاش نہ کر دیا ہوتا تو آج بھی بہت سے ضعیف الایمان تردد میں پڑ جاتے! مگر جب یہ بات صاف ہو گئی کہ یہ سب کچھ شیطانی تصریحات اور شعبدے ہوں گے۔ تو اب کوئی اشکال نہ رہا۔ ظاہر ہے کہ دجال جب خدائی کا مدعی ہو تو اس کو خدائی کا سامان بھی دکھانا ضروری ہے اس لئے اس کے ساتھ جنت دوزخ کا ہونا بھی ضروری ہے اور مردہ کو زندہ کرنے کا دعویٰ بھی ضروری ہے مگر حدیث کہتی ہے کہ یہ سب کچھ بازیگر کے تماشے سے زیادہ نہ ہوگا۔ چنانچہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لا کر اس کو قتل کر دیں گے تو اس کی خدائی کا یہ سارا ڈھونگ ایک بندہ کے ہاتھوں کھل ہی جائے گا۔

شیاطین اور ان کے تصرفات کی تفصیلات مستقل موضوع ہے مگر اتنی بات اجمالاً یہاں بھی سن لیجئے کہ امور خیر کی تائید فرشتے اور شر کی شیاطین کرتے رہتے ہیں پھر جو طاقت جتنی بڑی مرکزی ہوتی ہے اسی قدر اس اعانت میں بھی قوت اور ضعف کا فرق ہو جاتا ہے اس لئے انبیاء علیہم السلام کی تائید میں سارا عالم ملکوت نظر آتا ہے اس کے بالمقابل دجال کی تائید میں سارا عالم شیاطین ہی ہونا چاہئے۔ جن کی نظر صرف ایک عالم مادی اور اس عالم کے بھی ایک مختصر اور محدود گوشہ میں محصور ہو کر رہ جائے۔ ان بیچاروں کے لئے ان حقائق کا سمجھنا بھی مشکل ہے!

Marfat.com

دجال کے پاس روٹیاں اور پانی:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دجال کے متعلق جتنے سوالات میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے ہیں اتنے کسی اور شخص نے نہیں کئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال بھلا تم کو کیا نقصان پہنچا سکے گا۔ میں نے عرض کی لوگ تو یہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی (یعنی قحط میں رزق کا پورا سامان ہوگا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ حقیر اور ذلیل تر ہے کہ اس کو یہ ساز و سامان ملے (جو ہوگا اس کی حقیقت سب شعبدہ بازی اور نظر بندی سے زیادہ نہ ہوگی جیسے ساحرین فرعون کی رسیوں کی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ابن صیاد کی گفتگو:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کا اور ابن صیاد کا مدینہ کے کسی راستے میں کہیں آمنا سامنا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا۔ تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں یقینی اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس پر وہ بد بخت بولا۔ اچھا کیا آپ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس کا یہ جملہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اور سب رسولوں پر ایمان لا چکا۔ (اس کے بعد آپ نے اس سے پوچھا) بھلا تجھے نظر کیا آتا ہے؟ وہ بولا مجھ کو پانی پر عرش (ایک تخت) نظر آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو عرش ابلیس ہے جو تجھ کو سمندر پر نظر آتا ہے۔ اچھا تجھ کو اور کیا نظر آتا ہے؟ وہ بولا میرے پاس دو سچے ایک جھوٹا یا دو جھوٹے تو ایک سچا شخص نظر آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑو اس کو خود ہی اپنی حقیقت کا پتہ نہیں۔ (مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں سے پہلے اس سے اپنی رسالت کے متعلق سوال کیا کہ مقبول یا مردود ہونے کا سب سے پہلا معیار یہی ہے مگر اس نے شروع ہی سے نامعقول بات

Marfat.com

شروع کی اور اپنے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا۔ اس پر آپ کا جواب کتنا بلیغ تھا کہ آپ نے کسی بے اصل بات کو قابل تردید بھی نہیں سمجھا کیونکہ تردید بھی اسی بات کی کی جاتی ہے جس کا کوئی امکان بھی ہو لہٰذا آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان کا اظہار کر کے اس کو صحیح جواب بھی دے دیا اور خاص اس کے سوال کے جواب سے اعراض بھی کر لیا۔ اس کے بعد جب آپ نے مزید تحقیق فرمائی تو اس نے ایک عرش دیکھنا بتایا۔ آپ نے وضاحت فرما دی کہ وہ تو عرش شیطان ہے اس نے بھی اپنے اعوان وانصار کے لئے ایک عرش بچھا رکھا ہے۔ اس کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس خبریں لانے والے کے متعلق سوال کیا تو بات بالکل صاف ہو گئی کیونکہ نبی کو خبر دینے والے میں کاذب ہونے کا احتمال ہی نہیں ہوتا وہ صادق ہی صادق ہوتا ہے جس کو دو سچی اور ایک جھوٹی یا اس کے برعکس خبریں معلوم ہوں تو یہ اس کے کاہن ہونے کی دلیل ہے اس لئے اس کے بعد آپ نے اس سے کوئی سوال نہیں کیا اور بات صاف ہو گئی۔ اس حدیث میں ایک قابل غور بات یہ بھی نکلتی ہے کہ ابن صیاد میں دجالیت کی علامات میں تدریج بھی ہے جیسا کہ وقد نفرت عینه کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے اسی پر دوسری علامات کو قیاس کیا جا سکتا ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جنت کی مٹی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ میدہ کی طرح سفید اور مشک خالص کی طرح خوشبودار ہے۔ (مسلم شریف)

ابن صیاد کی آواز:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابن صیاد کو جب میں نے دیکھا تھا تو اس وقت اس کی آنکھ خراب ہو چکی تھی میں نے پوچھا تیری یہ آنکھ کب خراب ہوئی؟ اس نے کہا مجھے نہیں معلوم میں نے کہا اچھا وہ تیرے سر میں ہے اور پھر بھی تجھ کو معلوم نہیں۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو تیری لکڑی میں اسے پیدا فرما دے۔ یہ کہہ کر اس نے ایک ایسی زور کی آواز نکالی جیسے گدھے کی زور کی چیخ ہوتی ہے۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں سورہا تھا اور خواب میں طواف کر رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ہے گندم گوں رنگ سیدھے سیدھے بال یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہین۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر جو میری توجہ ذرا دوسری طرف گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا لمبا چوڑا آدمی سرخ رنگ سخت گھونگر والے بال' آنکھ سے کانا ایک آنکھ ایسی تھی جیسا ابھرا ہوا انگور لوگوں نے بتایا یہ ہے دجال اکبر اور سب سے زیادہ مشابہ شخص دیکھنا چاہو تو بس خزاعہ قبیلہ کا یہ عبدالعزیٰ بن قطن ہے وہ ٹھیک ایسی صورت کا تھا۔

دوسری حدیثوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ وہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بہت مشابہ ہیں اس حدیث کی تشبیہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان ہر دو افراد سے مراد خاص خاص اشخاص ہین قوم انگریز یا وہ شخص مراد نہیں جو عیسیٰ بن مریم کی صفات یا ہیت کا حامل نہ ہو جیسا کہ یہاں بعض مدعین کا دعویٰ ہے۔

دجال کا ساتھی اور دجال کا قتل

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول ﷺ میرے گھر تشریف لائے دیکھا تو میں رو رہی تھی۔ آپؐ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے دجال کا ذکر اس طرح فرمایا کہ اس غم میں مجھ کو بیساختہ رونا آ گیا۔ آپؐ نے فرمایا اگر وہ نکلا اور میں اس وقت موجود ہوا تو تمہاری طرف سے میں اس سے نمٹ لونگا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو پھر یہ بات یاد رکھنا کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے (اور وہ کانا ہوگا) جب وہ نکلے گا تو اس کے ساتھی اصفہان کے یہود ہوں گے۔ یہاں تک کہ جب مدینہ آئے گا تو وہاں ایک طرف آ کر اترے گا اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو دو فرشتے نگران ہوں گے (جو اس کے اندر آنے سے مانع ہوں گے) مدینہ میں جو بد اعمال لوگ آباد ہیں وہ نکل کر خود اس کے پاس چلے جائیں گے اس کے بعد وہ فلسطین میں باب لد پر آئے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام نزول فرما چکے

Marfat.com

ہوں گے اور یہاں وہ اس کو قتل کریں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک ایک منصف امام کی حیثیت سے زمین پر زندہ رہیں گے۔ (مسند احمد)

آگ پانی اور پانی آگ:

حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عقبہ بن عمرو نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے دجال کے متعلق جو بات آنحضرت ﷺ سے سنی تھی وہ ہم کو بھی سنا دیجئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے خود سنا ہے کہ دجال جب ظاہر ہوگا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ دونوں ہوں گے مگر لوگوں کو جو آگ نظر آئے گی وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جھلسا دینے والی آگ ہوگی لہٰذا تم میں جس کو بھی یہ زمانہ ملے اس کو چاہئے کہ جو آگ معلوم ہو رہی ہو اس میں داخل ہو جائے کیونکہ درحقیقت وہ آب خنک ہوگا۔ یہاں مسلم کی روایت میں اتنا اضافہ اور ہے کہ دجال کی ایک آنکھ میں موٹا سا ناخونہ ہوگا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر کے حروف علیحدہ علیحدہ لکھے ہوئے ہوں گے جس کو ہر مومن پڑھ لے گا چاہے وہ خواندہ ہو یا ناخواندہ اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی آنکھوں کے درمیان ک' ف' را اور ایک روایت میں کاف' الف' را ہوگا۔

دجالی فتنہ اور دور جدید کی ترقیات:

یہ واضح رہنا چاہئے کہ وہ ''دجالی فتنہ'' جس کا حدیثوں میں تذکرہ آتا ہے اور جس سے تحفظ کا علاج سورۃ کہف کی تلاوت کرنا قرار دیا گیا ہے وہ اسی کے دور میں ظہور پذیر ہوگا۔ جبکہ ایک طرف وہ خدائی کا دعویٰ اور اس سے پہلے رسالت کا دعویٰ کرے گا اور اس کے ساتھ ایسے خارق عادات افعال بھی دکھلائے گا جو بظاہر اس کے دعوے کے موید نظر آئیں گے اور اس وجہ سے بہت سے لوگوں کے ایمان متزلزل ہو جائیں گے ہمارے زمانے میں مادی ترقیات خواہ کتنی بھی ہو جائیں وہ سب مادی قوانین کے تحت ہیں ان کو دجالی فتنہ سمجھنا بالکل بے محل بلکہ خلاف واقع بات ہے اس میں شبہ نہیں کہ موجودہ زمانہ میں جدید ایجادات سامنے آ رہی ہیں وہ عجیب سے عجیب تر ہیں لیکن موجودہ دنیا کی ترقی یافتہ قومیں سب ہی اس میں شریک ہیں اور اس سلسلہ میں

Marfat.com

ایک دوسرے سے مسابقت میں خوب سرگرم ہیں اور ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ اس میدان کا ہیرو کون ہے اس لئے بھی ان میں سے کسی کو دجالی فتنہ قرار دینا قبل از وقت ہے بلکہ ان کو اس کے مقدمات میں شمار کرنا بھی صحیح نہیں۔ اس کا مقدمہ دینی جہل، ضعف ایمانی اور طغیانی طاقتوں کا ہمہ گیر اقتدار ہے۔

حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ دجال خود یہودی النسل ہوگا اور اس کے تمام متبعین بھی سب یہود ہی ہوں گے اور من حیث القوم وہی اس پر ایمان لائیں گے اس لئے دجالی فتنہ کا مرکز درحقیقت یہود ہیں اور اس لئے ہمارے زمانے میں یہودی مملکت کا قیام اور ان کی متفرق طاقتوں کا ایک مرکز پر جمع ہونا اور اسی جگہ جمع ہونا جہاں عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور مقدر ہے اگر اس کو دجالی فتنہ کا مقدمہ کہا جائے تو بجا ہوگا اب رہے نصاریٰ تو وہ ابھی تک عیسائیت کے کم از کم دعویدار ضرور ہیں۔ اور گو حیوانیت کے آخری نقطہ پر پہنچ چکے ہیں مگر ان کا زبانی دعویٰ اب بھی صلیب پرستی ہی کا ہے۔ ادھر روس گو مدعی الوہیت تو نہیں لیکن اس سے بڑھ کر خدائے برحق کا علی الاعلان منکر بھی کوئی نہیں صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے بعد عیسائی تو ان پر ایمان لے آئیں گے اور یہودی ایک ایک کر کے قتل ہو جائے گا حتیٰ کہ اگر وہ کسی درخت کی آڑ میں چھپ کر پناہ لینا چاہے گا تو وہ درخت بول اٹھے گا "دیکھو میرے پیچھے یہ یہودی ہے اس کو بھی قتل کرو" اس سوانح حیات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دجالی فتنہ کا تمام تر تعلق یہود کے ساتھ ہوگا۔ ہمارے زمانے کی مادی ترقیات کے ساتھ اس کا تعلق کچھ نہیں ہے اور نہ ان اقوام میں سے خاص طور پر کسی ایک قوم کے ساتھ ہے جن کے ذریعہ ترقیات سامنے آ رہی ہیں۔

دجالی فتنہ اور سورۂ کہف:

اب رہا یہ سوال کہ پھر سورۂ کہف کے اور اس فتنہ سے تحفظ کے درمیان ربط کیا ہے کہ اسی کی تلاوت کو اس سے تحفظ کو سبب قرار دیا گیا ہے تو اولاً اصولاً یہ سمجھ لیجئے کہ خوارق جس طرح خود سبیت اور مسببیت کے علاقہ سے باہر نظر آتے ہیں اسی طرح جو افعال ان کے مقابل ہیں وہ بھی سببیت کے علاقہ سے بالاتر ہوتے ہیں مثلاً نظر کا لگنا سب جانتے ہیں کہ یہ صحیح حقیقت ہے اور گو

Marfat.com

علماء نے اس کی معقولیت کے اسباب بھی لکھے ہیں مگر بظاہر اس کا کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا اسی لئے بہت سے اشخاص تو اب تک اس کے قائل ہی نہیں اور اس کو صرف ایک وہم پرستی اور تخیل سمجھتے ہیں لیکن اس کے دفعیہ کے لیے جو صورتیں مجرب ہیں وہ بھی اکثر اسی طرح غیر قیاسی ہیں۔ اسی طرح سمی جانوروں کے کاٹے کے جو منتر اور افسون ہیں وہ اکثر یا تو بے معنی ہیں اور جن کے معنی کچھ مفہوم ہیں بھی ان میں سمیت رفع کرنے کا کوئی سبب ظاہر نہیں ہوتا۔ حدیثوں میں بہت سی سورتوں کے خواص مذکور ہیں مثلاً سورۂ فاتحہ کہ وہ بہت سے لا علاج امراض کے لئے شفا ہے اب یہاں ہر جگہ اس مرض اور اس سورت کے مضامین میں مناسبت پیدا کرنے کیلئے زمین و آسمان کے قلابے ملانا بیکار کی سعی ہے۔ پھر اس قسم کی ذہنی مناسبت انسانی دماغ ہر جگہ نکال سکتا ہے اس لئے ہمارے نزدیک اس کاوش میں پڑنا مفت کی سر دردی ہے۔ لیکن باایں ہمہ اگر سورۂ کہف اور دجالی فتنہ کے درمیان کوئی تناسب معلوم کرنا ہی ناگزیر ہو تو پھر بالکل صاف اور سیدھی بات یہ ہے کہ اصحاب کہف بھی کفر و ارتداد کے ایک زبردست فتنہ میں مبتلا ہوئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان کے دل مضبوط رکھے اور اسلام پر ان کو ثابت قدم رکھا جیسا کہ اس سورت کے شروع میں ہی ارشاد ہے۔

وربطنا علٰی قلوبھم اذقاموا فقالوا ربنا رب السمٰوات والارض لن ندعو من دونہ الٰھا لقد قلنا اذا شططا۔

پس جس طرح صرف اللہ تعالیٰ کی مدد سے وہ محفوظ رہے تھے اسی طرح جب دجال کا سب سے زبردست ارتداد کفر کا فتنہ نمودار ہوگا تو اس وقت بھی صرف امداد الٰہی ہی سے لوگوں کے ایمان مضبوط رہیں گے۔ (ترجمان السنۃ جلد ۴)

☆☆☆

Marfat.com

عصر حاضر

حدیث کے آئینے میں

از

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

دور حاضر کو سائنسی اور مادی اعتبار سے لاکھ ترقی یافتہ کہہ لیجئے لیکن اخلاقی اقدار، روحانی بصیرت اور ایمانی جوہر کی پامالی کے لحاظ سے یہ انسانیت کا بدترین دور انحطاط ہے۔ مکروفن، دغا و فریب، شر و فساد، لہو و لعب، کفر و نفاق اور بے مروتی و دناءت کا جو طوفان ہمارے گرد و پیش برپا ہے اس نے سفینہ انسانیت کے لئے سنگین خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ خلیفہ ارضی (بنی نوع انسان) کی فتنہ سامانیوں سے زمین لرز رہی ہے، آسمان کانپ رہا ہے اور بحر و بر، جبل و دشت اور وحوش و طیور ''الامان والحفیظ'' کی صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں، انسانیت پر نزع کی حالت طاری ہے، اس کی نبضیں ڈوب رہی ہیں اور لحہ بہ لحہ اس ''جاں بلب مریض'' کی حالت متغیر ہوتی جا رہی ہے، یہ دیکھ کر اہل بصیرت کا یہ احساس قوی ہوتا جا رہا ہے کہ شاید اس عالم کی بساط لپیٹ دینے کا وقت زیادہ دور نہیں۔ ذیل میں احادیث نبویہ (علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام) سے ایک آئینہ پیش کیا جا رہا ہے جس میں دور حاضر کے تمام خدوخال نظر آتے ہیں اور علماء، خطباء، حکام اور عوام سبھی کے قابل اصلاح امور کی نشاندہی فرمائی گئی ہے، اس کی جمع و ترتیب سے مقصود کسی خاص طبقہ کی تنقیص نہیں، لالچ صرف یہ ہے کہ ہم اس شفاف آئینے میں اپنا رخ کردار دیکھ کر اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔

یہ سلسلہ ماہنامہ ''بینات'' میں شروع کیا گیا تھا اور مندرجہ بالا ابتدائیہ بھی اس کی قسم اول میں آیا تھا، خیال تھا کہ فرصت کے لمحات میسر آئے تو مزید تلاش و جستجو کے بعد اس کی تکمیل کر دی جائے گی اور اسے کتابی شکل میں شائع کر دیا جائے گا لیکن ایسا نہیں ہو سکا، احباب کا اصرار ہے کہ جس حالت میں بھی ہے اسے شائع کر دیا جائے، توفیق شامل حال ہوئی تو اضافے بعد میں کر دیئے جائیں گے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اسے قبول فرمائیں اور تمام فتنوں سے امت کی حفاظت فرمائیں۔

واللہ ولی التوفیق

محمد یوسف لدھیانوی

(۱۵-۱۰-۱۴۰۵ھ)

Marfat.com

ہلاکت کا خطرہ کب؟

''ام المومنین حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' یارسول اللہ! کیا ہم ایسی حالت میں بھی ہلاک ہو سکتے ہیں جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں گے؟ فرمایا ہاں! جب (گناہوں کی) گندگی زیادہ ہو جائے گی''
(صحیح بخاری ص ۱۰۴۶ ج ۲' صحیح مسلم ص ۳۸۸ ج ۲)

مکروفریب کا دور دورہ اور نااہلوں کی نمائندگی:

''لوگوں پر بہت سے سال ایسے آئیں گے جن میں دھوکا ہی دھوکا ہوگا' اس وقت جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا' بددیانت کو امانت دار تصور کیا جائے گا اور امانت دار کو بددیانت اور رویبضہ (گرے پڑے نااہل لوگ) قوم کی طرف سے نمائندگی کریں گے۔ عرض کیا گیا: ''رویبضہ'' سے کیا مراد ہے؟ فرمایا! وہ نااہل اور بے قیمت آدمی جو جمہور کے اہم معاملات میں رائے زنی کرے۔''
(عن ابی ہریرہؓ ابن ماجہ باب شدۃ الزمان ص ۲۹۲) (کنز العمال ص ۲۱۶ ج ۱۴)

قاریوں کی بہتات:

''میری امت پر ایک زمانہ آئے گا جس میں ''قاری'' بہت ہوں گے مگر ''فقیہہ'' کم' علم کا قحط ہو جائے گا اور فتنہ وفساد کی کثرت۔ پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ آئے گا جس میں میری امت کے ایسے لوگ بھی قرآن پڑھیں گے جن کے حلق سے نیچے قرآن نہیں اترے گا (دل قرآن کے فہم اور عقیدت واحترام سے کورے ہوں گے) پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ آئے گا جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا مومن سے دعویٰ توحید میں حجت بازی کرے گا''
(طب' ک عن ابی ابو ہریرہ کنز العمال ص ۲۱۷ ج ۱۴)

بدکاری عقلمندی کا نشان:

''لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں آدمی کو مجبور کیا جائے گا کہ یا تو احمق (ملا) کہلائے یا

Marfat.com

بدکاری کو اختیار کرے پس جو شخص یہ زمانہ پائے اسے چاہئے کہ بدکاری اختیار کرنے کی بجائے ''نکو'' کہلانے کو پسند کرے'' (ک عن ابی ہریرۃ کنز العمال ص ۲۱۸ ج ۱۴)

انسانیت کی تلچھٹ:

''تمہیں اسی طرح چھانٹ دیا جائے گا جس طرح اچھی کھجوریں ردی کھجوروں سے چھانٹ لی جاتی ہیں، چنانچہ تمہارے اچھے لوگ اٹھتے جائیں گے اور بدترین لوگ باقی رہتے جائیں گے، اس وقت (غم سے گھٹ کر) تم سے مرا جا سکتا ہے تو مر جانا''

(ابن ماجہ باب شدۃ الزمان ص ۲۹۲ بروایت ابی ہریرہؓ)

مردوں اور عورتوں کی آوارگی:

''کاش میں جان لیتا کہ میرے بعد میری امت کا کیا حال ہوگا (اور ان کو کیا کچھ دیکھنا پڑے گا) جب ان کے مرد اکڑ کر چلا کریں گے اور ان کی عورتیں (سر بازار) اتراتی پھریں گی۔ اور کاش میں جان لیتا جب میری امت کی دو قسمیں ہو جائیں گی، ایک قسم تو وہ ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں سینہ سپر ہوں گے اور ایک قسم وہ ہوگی جو غیر اللہ ہی کے لئے سب کچھ کریں گے''۔

(ابن عساکر عن رجل کنز العمال ص ۲۱۹ ج ۱۴)

قرب قیامت اور رؤیت ہلال:

''قرب قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ چاند پہلے سے دیکھ لیا جائے گا اور (پہلی تاریخ کے چاند کو) کہا جائے گا کہ یہ تو دوسری تاریخ کا ہے اور مسجدوں کو گزرگاہ بنا لیا جائے گا اور ''ناگہانی موت'' عام ہو جائے گی''۔ (جمع الفوائد ص ۱۴۷ ج ۲ بروایت انسؓ)

قیامت کی خاص نشانیاں:

''قیامت کی خاص علامات میں سے ہے، بدکاری، بدزبانی، قطع رحمی (کا عام ہو جانا) امانت دار کو خیانت کار اور خائن کو امانت دار قرار دینا''۔ (طس عن انس، کنز العمال ص ۲۲۰ ج ۱۴)

Marfat.com

کرائے کے گواہ اور پیسوں کے حلف:

''لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ سچوں کو جھوٹا اور جھوٹوں کو سچا کہا جائے گا' اور خیانت پیشہ لوگوں کو امانت دار اور امانت دار لوگوں کو خیانت پیشہ بتلایا جائے گا' بغیر طلب کئے لوگ گواہیاں دیں گے اور بغیر حلف اٹھوائے حلف اٹھائیں گے اور کمینے باپ دادا کی اولاد دنیاوی اعتبار سے سب سے زیادہ خوش نصیب بن جائیں گے جن کا نہ اللہ پر ایمان ہوگا نہ رسول پر''۔ (مجمع الزوائد ص ۲۸۳' فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ص ۳۴۵ ج ۵)

دین کے لئے مشکلات کا پیش آنا:

''لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں اپنے دین پر ثابت قدم رہنے والے کی مثال ایسی ہو گی جیسے کوئی شخص آگ کے انگاروں سے مٹھی بھرلے''۔ (ترمذی ص ۵۰ ج ۲' عن انس)

نیک لوگوں سے محرومی کا نقصان:

''نیک لوگ یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے جائیں گے جیسے چھنائی کے بعد ردی جو یا کھجوریں باقی رہ جاتی ہیں' ایسے ناکارہ لوگ رہ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرے گا''۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق ص ۹۵۲ ج ۲' عن مرداس الاسلمیؓ)

جاہل عابد اور فاسق قاری:

''آخری زمانہ میں بے علم عبادت گزار اور بے عمل قاری ہوں گے'' (حل' ک' عن انسؓ۔ کنز العمال ۲۲۲ ج ۱۴)

مساجد پر فخر:

''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ مسجدوں میں (بیٹھ کر یا مساجد کے بارے میں) فخر کرنے لگیں گے''۔ (ابن ماجہ ۵۴ عن انس ونحوہ عند النسائی ص ۱۱۲ ج ۱)

دو جہنمی گروہ:

''حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ دو جہنمی گروہ ایسے ہیں جن کو

Marfat.com

میں نے نہیں دیکھا (بعد میں پیدا ہوں گے) ایک وہ گروہ جن کے ہاتھوں میں بیل کی دم جیسے کوڑے ہوں گے وہ ان کوڑوں کے ساتھ لوگوں کو (ناحق) ماریں گے' دوم وہ عورتیں جو (کہنے کو تو) لباس پہنے ہوئے ہوں گی لیکن (چونکہ لباس بہت باریک یا ستر کے لئے ناکافی ہوگا اس لئے وہ) درحقیقت برہنہ ہوں گی (لوگوں کو اپنے جسم کی نمائش اور لباس کی زیبائش سے اپنی طرف) مائل کریں گی (اور خود بھی مردوں سے اختلاط کی طرف) مائل ہوں گی' ان کے سر (فیشن کی وجہ سے) بختی اونٹ کے کوہان جیسے ہوں گے' یہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی نہ جنت کی خوشبو ہی ان کو نصیب ہوگی' حالانکہ جنت کی خوشبو دور دور سے آرہی ہوگی''۔ (صحیح مسلم ص ۲۰۵ ج ۲)

عالم اسلام کی زبوں حالی اور اس کے اسباب:

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' وہ وقت قریب ہے جبکہ تمام کافر قومیں تمہارے مٹانے کے لئے (مل کر سازشیں کریں گی اور) ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دسترخوان پر کھانا کھانے والے (لذیذ) کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہماری قلت تعداد کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا؟ فرمایا: نہیں بلکہ تم اس وقت تعداد میں بہت ہو گے' البتہ تم سیلاب کے جھاگ کی طرح ناکارہ ہو گے' یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب اور دبدبہ نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں ''بزدلی'' ڈال دیں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! بزدلی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا! دنیا کی محبت اور موت سے نفرت''۔ (ابوداؤد ص ۵۹۰)

ناخلف اور نالائق امتی:

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی امت میں مبعوث فرمایا اس کی امت میں کچھ مخلص اور خاص رفقاء ضرور ہوئے جو اس کی سنت کی پابندی اور اس کے حکم کی پیروی کرتے' پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو کہتے کچھ اور کرتے کچھ' اور جو کچھ ان کو حکم دیا گیا تھا اس کے خلاف عمل کرتے' (اسی طرح اس امت میں بھی ایسے ناخلف پیدا ہوں گے جو اسلام کا نام تو

Marfat.com

لیں گے لیکن ان کا عمل اس کے خلاف ہوگا) پس جو شخص (بشرط قدرت) ہاتھ سے ان کے خلاف جہاد کرے گا وہ مومن ہے' اور جو زبان سے ان کے خلاف جہاد کرے گا وہ بھی مومن ہے اور جو ان کے خلاف دل سے جہاد کرے گا (کہ ان کی بدعملی کو کم از کم دل سے ہی برا سمجھے) وہ بھی (کمزور درجے کا) مومن ہے' اور اس کے بعد تو رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں رہتا''۔ (صحیح مسلم ص ۵۲ ج ۱)

دجالی فتنہ اور نئے نئے نظریات:

''حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں بہت سے جھوٹے مکار لوگ ہوں گے جو تمہارے سامنے (اسلام کے نام سے نئے نئے نظریات اور) نئی نئی باتیں پیش کریں گے جو نہ کبھی تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے' ان سے بچنا! ان سے بچنا! کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں' اور فتنہ میں نہ ڈال دیں''۔ (صحیح مسلم ص ۱۰ ج ۱)

علمائے سوء کا فتنہ:

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک زمانہ آئے گا جس میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے' ان کی مسجدیں بڑی بارونق ہوں گی مگر رشد و ہدایت سے خالی اور ویران۔ ان کے (نام نہاد) علماء آسمان کی نیلی چھت کے نیچے بسنے والی تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے' فتنہ ان ہی کے ہاں سے نکلے گا اور ان ہی میں لوٹے گا (یعنی وہ فتنہ کے بانی بھی ہوں گے اور وہی مرکز و محور بھی)''۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان' مشکوٰۃ شریف ص ۳۸)

اہل حق کا غیر منقطع سلسلہ:

''حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی' انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا' نہ ان کی مدد سے دست کش ہونے والے' نہ ان کی مخالفت کرنے والے

Marfat.com

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ (قیامت) آجائے گا اور وہ حمایت حق پر قائم ہوں گے"۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۳)

اہل حق اور علماء سو کے درمیان حد فاصل:

"حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: علماء کرام اللہ کے بندوں پر رسولوں کے امین اور حفاظت دین کے ذمہ دار ہیں، بشرطیکہ وہ اقتدار سے گھل مل نہ جائیں اور (دینی تقاضوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے) دنیا میں نہ گھس پڑیں، لیکن جب وہ حکمرانوں سے شیر و شکر ہو گئے اور دنیا میں گھس گئے تو انہوں نے رسولوں سے خیانت کی۔ پھر ان سے بچو اور ان سے الگ رہو"۔ (عن انس رضی اللہ عنہ کنز العمال ص ۲۰۴ ج ۱۰)

اور زمانہ بوڑھا ہو جائے گا:

"حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (پر عمل کرنے) کو عار ٹھہرایا جائے گا۔ اور اسلام اجنبی ہو جائے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان کینہ پروری عام ہو جائے گی، اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا، اور زمانہ بوڑھا ہو جائے گا، انسان کی عمر کم ہو جائے گی، ماہ و سال اور غلہ ثمرات میں (بے برکتی اور) اور کمی رونما ہوگی، نا قابل اعتماد لوگوں کو امین اور امانت دار لوگوں کو نا قابل اعتماد سمجھا جائے گا، فساد اور قتل عام ہوگا اور یہاں تک کہ اونچی اونچی عمارتوں پر فخر کیا جائے گا اور یہاں تک کہ صاحب اولاد عورتیں غمزدہ ہوں گی اور بے اولاد خوش ہوں گی اور ظلم، حسد اور لالچ کا دور دورہ ہوگا، لوگ ہلاک ہوں گے، جھوٹ کی بہتات ہوگی اور سچائی کم، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان بات بات میں نزاع اور اختلاف ہوگا، خواہشات کی پیروی کی جائے گی، اٹکل پچو فیصلے دیئے جائیں گے، بارش کی کثرت کے باوجود غلے اور پھل کم ہوں گے، علم کے سوتے خشک ہوتے جائیں گے اور جہالت کا سیلاب امڈ آئے گا، اولاد غم و غصہ کا موجب ہوگی اور موسم سرما میں گرمی ہوگی اور یہاں تک کہ بدکاری اعلانیہ ہونے لگے گی، زمین کی طنابیں کھینچ دی جائیں گی، خطیب اور مقرر جھوٹ بکیں گے، حتیٰ کہ میرا حق (منصب تشریع) میری امت کے بدترین لوگوں کے لئے تجویز

Marfat.com

کریں گے پس جس نے ان کی تصدیق کی اور ان کی تحقیقات پر راضی ہوا' اسے جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی''۔(معاذ اللہ)۔(کنز العمال ص ۲۴۵ ج ۱۴ حدیث نمبر ۳۸۵۷۷)

دنیا کے لئے دین فروشی:

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان تاریک فتنوں کی آمد سے پہلے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی تہ بہ تہ تاریکیوں کے مثل ہوں گے' آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر' شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر' دنیا کے چند ٹکوں کے بدلے اپنا دین بیچتا پھرے گا''(معاذ اللہ)(صحیح مسلم ص ۷۵ ج ۱)

قیامت کب ہوگی:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اس اثناء میں کہ نبی کریم ﷺ کچھ بیان فرما رہے تھے اچانک ایک اعرابی آیا اور عرض کیا (یارسول اللہ) قیامت کب ہوگی؟ فرمایا! جب امانت اٹھ جائے گی' اعرابی نے کہا کہ امانت اٹھ جانے کی صورت کیا ہوگی؟ فرمایا! جب اختیارات نااہلوں کے سپرد ہو جائیں تو قیامت کا انتظار کرو(صحیح بخاری ص ۱۴ ج ۱)

ہم جنس پرستی کا رجحان:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے گی تو ان پر تباہی نازل ہوگی جب ان میں باہمی لعن طعن عام ہو جائے' مرد ریشمی لباس پہننے لگیں' گانے بجانے اور ناچنے والی عورتیں رکھنے لگیں' شرابیں پینے لگیں اور مرد مردوں اور عورتیں عورتوں سے جنسی تسکین پر کفایت کرنے لگیں۔ معاذ اللہ'' (ہب من وجہین' کنز العمال ص ۲۲۶ ج ۱۴ حدیث نمبر ۳۸۴۹۸)

ناچ' گانے کی محفلیں' بندروں اور خنزیروں کا مجمع:

''حضرت انسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہو جائیں گے' صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا

Marfat.com

وہ توحید و رسالت کا اقرار کرتے ہوں گے؟ فرمایا ہاں! وہ (برائے نام) نماز، روزہ اور حج بھی کریں گے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ان کا یہ حال کیوں ہوگا؟ فرمایا! وہ آلات موسیقی، رقاصہ عورتوں اور طبلہ اور سارنگی وغیرہ کے رسیا ہوں گے، اور شرابیں پیا کریں گے (بالآخر) وہ رات بھر مصروف لہو ولعب رہیں گے اور صبح ہوگی تو بندر اور خنزیروں کی شکل میں مسخ ہو چکے ہوں گے۔ معاذ اللہ"۔ (فتح الباری ص ۹۴ ج ۱۰)

حرام چیزوں میں خانہ ساز تاویلیں:

"حضرت حذیفہؓ حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ امت شراب کو مشروب کے نام سے سود کو منافع کے نام سے اور رشوت کو تحفے کے نام سے حلال کرے گی اور مال زکوٰۃ سے تجارت کرنے لگے گی تو یہ ان کی ہلاکت کا وقت ہوگا گناہوں میں زیادتی اور ترقی کے سبب" (رواہ الدیلمی و کنز العمال ص ۲۲۶ ج ۴ حدیث نمبر ۳۸۴۹۷)

بدکاری اور بے حیائی کا نام ثقافت اور فنون لطیفہ:

"حضرت عبدالرحمٰن بن غنم اشعریؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابو عامر یا ابو مالک اشعری (رضی اللہ عنہم) نے بیان کیا۔ بخدا انہوں نے غلط بیانی نہیں کی۔ کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً میری امت کے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو (خوشنما تعبیروں سے) حلال کر لیں گے اور کچھ لوگ ایک پہاڑ کے قریب اقامت کریں گے، وہاں ان کے مویشی چر کر آیا کریں گے، ان کے پاس کوئی حاجت مند اپنی ضرورت لے کر آئے گا وہ (ازراہ حقارت) کہیں گے، کل آنا، پس اللہ تعالیٰ ان پر راتوں رات، عذاب نازل کرے گا اور پہاڑ کو ان پر گرا دے گا اور دوسرے لوگوں کو (جو حرام چیزوں میں خوشنما تاویلیں کریں گے) قیامت تک کے لئے بندر اور خنزیر بنا دے گا" (معاذ اللہ)۔ (صحیح بخاری ص ۸۳۷ ج ۲)

بے حیائی کا انجام بد:

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ

Marfat.com

جب کسی بندے کی ہلاکت کا فیصلہ فرماتے ہیں تو (سب سے پہلے) اس سے شرم وحیا چھین لیتے ہیں اور جب اس سے حیا جاتی رہی تو تم (اس کی بے حیائیوں کی وجہ سے) اسے شدید مبغوض اور قابل نفرت پاؤ گے' اور جب اس کی یہ حالت ہو جائے تو اس سے امانت (بھی) چھین لی جاتی ہے اور جب اس سے امانت چھن جائے تو تم (اس کی بد دیانتی کی وجہ سے) اسے نراخائن اور دھوکے باز پاؤ گے اور جب اس کی حالت یہاں تک پہنچ جائے تو اس سے رحمت بھی چھین لی جاتی ہے اور جب رحمت چھن جائے تو تم اسے (بے رحمی کی وجہ سے) مردود وملعون پاؤ گے' اور جب وہ اس مقام پر پہنچ جائے تو اس سے اسلام کا پٹہ نکال لیا جاتا ہے (اور اسے اسلام سے عار آنے لگتی ہے"۔ (معاذ اللہ) (ابن ماجہ۔ باب ذھاب الامانۃ ص ۲۹۴)

اختلاف وانتشار:

"حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا! بیشک اس امت کا اول حصہ بہترین لوگوں کا ہے اور پچھلا حصہ بدترین لوگوں کا ہوگا جن کے درمیان باہمی اختلاف وانتشار کارفرما ہوگا' پس جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کی موت اس حالت پر آنی چاہئے کہ وہ لوگوں سے وہی سلوک کرتا ہو جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے"۔
(کنز العمال ۲۲۳ ج ۱۴ حدیث نمبر ۳۸۴۹۱)

تین جرم اور تین سزائیں:

"حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت و وقعت اس کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ بیٹھے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی اور جب آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ جل شانہ کی نگاہ سے گر جائے گی"۔ (در منثور ص ۳۰۲ ج ۲ بروایت حکیم ترمذی)

قیامت کی واضح علامات:

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

Marfat.com

قیامت کے آثار و علامات کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: اے ابن مسعودؓ! بیشک قیامت کے کچھ آثار و علامات ہیں' وہ یہ کہ اولاد (نافرمانی کے سبب) غم وغصہ کا باعث ہوگی' بارش کے باوجود گرمی ہوگی اور بدکاروں اور شریروں کا طوفان برپا ہوگا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ خائن کو امین اور امین کو خائن بتلایا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ بیگانوں سے تعلق جوڑا جائے گا اور یگانوں سے توڑا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ہر قبیلے کی قیادت اس کے منافقوں کے ہاتھوں میں ہوگی اور ہر بازار کی قیادت اس کے بدکاروں کے ہاتھ میں۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ مومن اپنے قبیلہ میں بھیڑ بکری سے زیادہ حقیر سمجھا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ محرابیں سجائی جائیں گی اور دل ویران ہوں گے۔ اے ابن مسعود! بیشک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ مرد مردوں سے عورتیں عورتوں سے جنسی لذت حاصل کریں گی۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ مسجدوں کے احاطے عالیشان بنائے جائیں گے اور اونچے اونچے منبر رکھے جائیں گے۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ دنیا کے ویراخوں کو آباد اور آبادیوں کو ویران کیا جائے گا۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثارِ علامات میں سے یہ بھی ہے کہ گانے بجانے کا سامان عام ہوگا اور شراب نوشی کا دور دورہ ہوگا۔

Marfat.com

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ طرح طرح کی شرابیں (پانی کی طرح) پی جائیں گی۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ (معاشرے میں) پولیس والوں، عیب چینیوں، غیبت کرنے والوں اور طعنہ بازوں کی بہتات ہوگی۔

اے ابن مسعود! بے شک قیامت کے آثار وعلامات میں سے یہ بھی ہے کہ ناجائز بچوں کی کثرت ہوگی۔'' (عن ابن مسعودؓ کنز العمال ص ۲۲۴ ج ۱۴)

ایسی زندگی سے موت بہتر:

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا! جب تمہارے حاکم نیک اور پسندیدہ ہوں، تمہارے مالدار کشادہ دل اور سخی ہوں اور تمہارے معاملات باہمی (خیر خواہانہ) مشورے سے طے ہوں تو تمہارے لئے زمین کی پشت اس کے پیٹ سے بہتر ہے (یعنی مرنے سے جینا بہتر ہے) اور جب تمہارے حاکم شریر ہوں، تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں (کہ بیگمات جو فیصلہ کر دیں وفادار نوکر کی طرح تم اس کو نافذ کرنے لگو) تو تمہارے لئے زمین کا پیٹ اس کی پشت سے بہتر ہے (یعنی ایسی زندگی سے مرجانا بہتر ہے) (جامع ترمذی ص ۵۱ ج ۲)

آمریت اور جبر واستبداد کا دور:

''ابو ثعلبہ خشنی، ابوعبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس دین کی ابتداء نبوت ورحمت سے فرمائی پھر (دور نبوت کے بعد) خلافت ورحمت کا دور ہوگا، اس کے بعد کاٹ کھانے والی بادشاہت ہوگی، اس کے بعد خالص آمریت، جبر واستبداد اور امت کے عمومی بگاڑ کا دور آئے گا، یہ لوگ زنا کاری، شراب اور ریشمی لباس پہننے کو حلال کر لیں گے اور اس کے باوجود ان کی مدد بھی ہوتی رہے گی اور انہیں رزق بھی ملتا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حضور پیش ہوں گے۔ (یعنی مرتے دم تک)'' (رواہ ابوداؤد الطیالسی، ترجمان السنہ ص ۳۷۵ ج ۴ والبیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ۴۶۰)

Marfat.com

حلال وحرام کی تمیز اٹھ جانے کا دور:

''حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں آدمی کو (خودرائی اور حرص کی بنا پر) یہ پرواہ نہیں ہوگی کہ جو کچھ وہ لیتا ہے آیا یہ حلال ہے یا حرام؟'' (صحیح بخاری ص ۲۷۶ ج ۱)

سود خوری کے سیلاب کا دور:

''حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً لوگوں پر ایسا دور بھی آئے گا جبکہ کوئی شخص بھی سود سے محفوظ نہیں رہے گا چنانچہ اگر کسی نے براہ راست سود نہ بھی کھایا تب بھی سود کا بخار یا غبار (یعنی اثر) تو اسے بہر صورت پہنچ کر ہی رہے گا (گو اس صورت میں براہ راست سود خوری کا مجرم نہ ہو لیکن پاکیزہ مال کی برکت سے تو محروم رہا)'' (مشکوٰۃ شریف ص ۲۴۵)

ارباب اقتدار کی غلط روش کے خلاف جہاد کے تین درجے:

''حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں میری امت کو ارباب اقتدار کی جانب سے (دین کے معاملہ میں) بہت سی دشواریاں پیش آئیں گی' ان (کے وبال) سے صرف تین قسم کے لوگ محفوظ رہیں گے' اول وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو ٹھیک ٹھیک پہچانا' پھر اس کی خاطر دل' زبان اور ہاتھ (تینوں) سے جہاد کیا' یہ شخص تو (اپنی تینوں) پیش قدمیوں کی وجہ سے سب سے آگے نکل گیا' دوم: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا' پھر (زبان سے) اس کی تصدیق بھی کی (یعنی برملا اعلان کیا) سوم: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا تو سہی مگر خاموش رہا' کسی کو عمل خیر کرتے دیکھا تو اس سے محبت کی اور کسی کو باطل پر عمل کرتے دیکھا تو اس سے دل میں بغض رکھا) پس یہ شخص اپنی محبت وعداوت کو پوشیدہ رکھنے کے باوجود بھی نجات کا مستحق ہوگا۔'' (مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۸)

Marfat.com

دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا دور:

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تمہیں نیکی کا حکم کرنا ہوگا اور برائی سے روکنا ہوگا ورنہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر کوئی عذاب نازل فرمائیں، پھر تم اللہ سے اس عذاب کے ٹلنے کی دعائیں بھی کرو گے تو قبول نہ ہوں گی''۔ (جامع ترمذی ص ۳۹ ج ۲)

اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے اٹھ جانے کا دور:

''حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یہ امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دست حفاظت کے تحت رہے گی اور اس کی پناہ میں رہے گی جب تک کہ اس امت کے عالم اور قاری، حکمرانوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملائیں گے اور امت کے نیک لوگ (ازراہ خوشامد) بدکاروں کی صفائی پیش نہیں کریں گے اور جب تک کہ امت کے اچھے لوگ (اپنے مفاد کی خاطر) برے لوگوں کو امیدیں نہیں دلائیں گے، لیکن جب وہ ایسا کرنے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے (سروں سے) اپنا ہاتھ اٹھالے گا، پھر ان کے جبار و قہار اور سرکش لوگوں کو ان پر مسلط کر دے گا جو انہیں بدترین عذاب کا مزا چکھائیں گے اور انہیں فقر و فاقہ میں مبتلا کر دے گا اور ان کے دلوں کو (دشمنوں کے) رعب سے بھر دے گا''۔ (کتاب الرقائق لابن المبارک ص ۲۸۲)

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا دور:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مومن مسلمانوں کی جماعت کے لئے دعا کرے گا مگر قبول نہیں کی جائے گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو اپنی ذات کے لئے اور اپنی پیش آمدہ ضروریات کے لئے دعا کر، میں قبول کرتا ہوں، لیکن عام لوگوں کے حق میں قبول نہیں کروں گا، اس لئے کہ انہوں نے مجھے ناراض کر لیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ میں ان سے ناراض ہوں'' (کتاب الرقائق ۱۵۵، ۳۸۴)

Marfat.com

جیب اور پیٹ کا دور:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک دور آئے گا جس میں آدمی کا اہم مقصد شکم پروری بن جائے گا اور خواہش پرستی اس کا دین ہوگا''۔ (کتاب الرقائق لابن المبارک ص ۳۱۷)

ظاہر داری اور چاپلوسی کا دور:

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایسی قومیں ہوں گی جو اوپر سے خیر سگالی کا مظاہرہ کریں گی اور اندر سے ایک دوسرے کی دشمن ہوں گی۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا: ایک دوسرے سے (شدید نفرت رکھنے کے باوجود صرف) خوف اور لالچ کی وجہ سے (بظاہر دوستی کا مظاہرہ کریں گے)'' (رواہ احمد: مشکوٰۃ شریف ص ۴۵۵)

مالی فتنوں کا دور:

''حضرت کعب بن عیاضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے اور میری امت کا خاص فتنہ مال ہے''۔ (جامع ترمذی ص ۵۷ ج ۲، مستدرک ص ۳۱۸ ج ۴، مشکوٰۃ ص ۴۴۲)

انانیت اور خود پسندی کا دور:

''حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین یہاں تک پھیلے گا کہ سمندر پار تک پہنچ جائے گا اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے بر و بحر میں گھوڑے دوڑائے جائیں گے۔ اس کے بعد ایسے گروہ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھ لینے کے بعد کہیں گے ''ہم نے قرآن تو پڑھ لیا اب ہم سے بڑا قاری کون ہے؟ ہم سے بڑھ کر عالم کون ہے'' پھر آپؐ نے صحابہؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ ان میں ذرا بھی خیر ہوگی؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں! فرمایا مگر ایسے لوگ بھی تم مسلمانوں ہی میں شمار ہوں گے، ایسے لوگ بھی اسی امت میں ہوں گے یہ لوگ (دوزخ کی) آگ کا ایندھن ہوں گے۔

Marfat.com

دور حاضر کے نمایاں خدوخال اور قرب قیامت کی ۷۲ علامتیں

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر چیزیں قرب قیامت کی علامتیں ہیں جب تم دیکھو کہ:

۱۔ لوگ نمازیں غارت کرنے لگے۔ ۲۔ امانت ضائع کرنے لگے۔

۳۔ سود کھانے لگے۔ ۴۔ جھوٹ کو حلال سمجھنے لگے۔

۵۔ معمولی بات پر خوں ریزی کرنے لگے۔ ۶۔ اونچی اونچی بلڈنگیں بنانے لگے۔

۷۔ دین بیچ کر دنیا سمیٹنے لگے۔ ۸۔ قطع رحمی یعنی رشتہ داروں سے بدسلوکی ہونے لگے۔

۹۔ انصاف کمزور ہو جائے۔ ۱۰۔ جھوٹ سچ بن جائے۔

۱۱۔ لباس ریشم کا ہو جائے۔ ۱۲، ۱۳، ۱۴۔ ظلم، طلاق اور ناگہانی موت عام ہو جائے۔

۱۵، ۱۶۔ خیانت کار کو امین اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے۔

۱۷، ۱۸۔ جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے ۱۹۔ تہمت تراشی عام ہو جائے

۲۰۔ بارش کے باوجود گرمی ہو۔ ۲۱۔ اولاد غم و غصہ کا موجب ہو۔

۲۲۔ کمینوں کے ٹھاٹھ ہوں اور ۲۳۔ شریفوں کا ناک میں دم آ جائے

۲۴۔ امیر و وزیر جھوٹ کے عادی بن جائیں ۲۵۔ امین خیانت کرنے لگیں

۲۶۔ چودھری ظلم پیشہ ہوں ۲۷۔ عالم اور قاری بدکار ہوں۔

۲۸۔ جب لوگ بھیڑ کی کھالیں (پوستین) پہننے لگیں۔

۲۹، ۳۰۔ ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار اور ایلوے سے زیادہ تلخ ہوں، اس وقت اللہ تعالیٰ انہیں ایسے فتنے میں ڈال دے گا جس میں یہودی ظالموں کی طرح بھٹکتے پھریں گے۔

۳۱۔ اور جب سونا عام ہو جائے گا ۳۲۔ چاندی کی مانگ ہوگی

۳۳۔ گناہ زیادہ ہو جائیں گے ۳۴۔ امن کم ہو جائے گا

۳۵۔ مصاحف (قرآن کو آراستہ کیا جائے گا ۳۶۔ مساجد میں نقش و نگار کئے جائیں گے

۳۷۔ اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے ۳۸۔ دل ویران ہوں گے

Marfat.com

۳۹۔شرابیں پی جائیں گی ۴۰۔شرعی سزاؤں کو معطل کر دیا جائے گا

۴۱۔لونڈی اپنے آقا کو جنے گی

۴۲۔جو لوگ (کسی زمانے میں) پا برہنہ اور ننگے بدن رہا کرتے تھے وہ بادشاہ بن بیٹھیں گے۔

۴۳۔زندگی کی دوڑ میں اور تجارت میں عورت مرد کے ساتھ شریک ہو جائے گی۔

۴۴'۴۵۔مرد' عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی نقالی کرنے لگیں گی۔

۴۶۔غیر اللہ کی قسمیں کھائی جائیں گی ۴۷۔مسلمان بھی بغیر کہے (جھوٹی) گواہی دینے کو تیار ہوگا

۴۸۔جان پہچان پر سلام کیا جائے گا۔ ۴۹۔غیر دین کے لئے شرعی قانون پڑھا جائے گا۔

۵۰۔آخرت کے عمل سے دنیا کمائی جائے گی

۵۱'۵۲'۵۳۔غنیمت کو دولت' امانت کو غنیمت کا مال اور زکوٰۃ کو تاوان قرار دے دیا جائے گا۔

۵۴۔سب سے رذیل آدمی قوم کا قائد بن بیٹھے گا۔ ۵۵۔آدمی اپنے باپ کا نافرمان ہوگا۔

۵۶۔ماں سے بدسلوکی کرے گا۔ ۵۷۔دوست کو نقصان پہنچانے سے گریز نہ کرے گا۔

۵۸۔اور بیوی کی اطاعت کرے گا۔۵۹۔بدکاروں کی آوازیں مسجدوں میں بلند ہونے لگیں گی۔

۶۰۔گانے والی عورتیں داشتہ رکھی جائیں گی۔ ۶۱۔اور گانے کا سامان رکھا جائے گا۔

۶۲۔سرراہ شرابیں اڑائی جائیں گی ۶۳۔ظلم کو فخر سمجھا جائے گا۔

۶۴۔انصاف بکنے لگے گا ۶۵۔پولیس کی کثرت ہو جائے گی

۶۶۔قرآن کو نغمہ سرائی کا ذریعہ بنا لیا جائے گا

۶۷۔درندوں کی کھال کے موزے بنائے جائیں گے۔

۶۸۔اور امت کا پچھلا حصہ پہلے لوگوں کو لعن طعن کرنے لگے گا۔

۶۹۔اس وقت سرخ آندھی ۷۰۔زمین میں دھنس جانے

۷۱۔شکلیں بگڑ جانے ۷۲۔اور آسمان سے پتھر برسنے کے جیسے عذابوں کا انتظار کیا جائے'۔

عورت اور تجارت:

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت سے کچھ پہلے

Marfat.com

یہ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ خاص خاص لوگوں کو سلام کہنا' تجارت کا یہاں تک پھیل جانا کہ عورتیں مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک اور مددگار ہوں گی' رشتہ داروں سے قطع تعلقی' ظلم کا طوفان برپا ہونا' جھوٹی گواہی کا عام ہونا اور سچی گواہی کو چھپانا''۔ (اخرجہ احمد والبخاری فی الادب المفرد و الحاکم وصححہ' درمنثور ص ۵۵ ج ۶)

بلند و بالا عمارتوں میں ڈینگیں مارنا:

''حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی مسجد سے گزر جائے گا مگر اس میں دو رکعت نماز نہیں پڑھے گا اور یہ کہ آدمی صرف اپنی جان پہچان کے لوگوں کو سلام کہے گا اور یہ کہ ایک معمولی بچہ بھی بوڑھے آدمی کو محض اس کی تنگ دستی کی وجہ سے لتاڑے گا اور یہ کہ جو لوگ کبھی ننگے بھوکے بکریاں چرایا کرتے تھے وہی اونچی اونچی بلڈنگوں میں ڈینگیں ماریں گے۔'' (اخرجہ ابن مردویہ والبیہقی فی شعب الایمان۔ درمنثور ۶/۵۵)

امت کے زوال کی علامتیں:

''حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ رسول اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یہ امت شریعت پر قائم رہے گی جب تک ان میں تین چیزیں ظاہر نہ ہوں' جب تک کہ ان سے علم (اور علماء) کو نہ اٹھالیا جائے اور ان میں ناجائز اولاد کی کثرت نہ ہو جائے اور لعنت باز لوگ پیدا نہ ہو جائیں' صحابہؓ نے عرض کیا ''لعنت بازوں'' سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: آخری زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو ملاقات کے وقت سلام کی بجائے لعنت اور گالی گلوچ کا تبادلہ کیا کریں گے'' (اخرجہ احمد' صححہ' و ضعفہ الذہبی' درمنثور ص ۵۵ ج ۱۶)

عرب کی تباہی:

''حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرب قیامت کے ایک علامت عرب کی تباہی بھی ہے'' (اخرجہ ابن ابی شیبہ' والبیہقی فی البعث درمنثور ص ۵۵ ج ۶)

Marfat.com

عالمگیر اور لاعلاج فتنہ:

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بڑا فتنہ کھڑا ہوگا جس کے مقابلہ کے لئے کچھ مردان خدا کھڑے ہوں گے اور ان کی ناک پر ایسی ضربیں لگائیں گے جس سے وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی کچھ مرد کھڑے ہوں گے اور اس کی ناک پر ضرب لگا کر ختم کر دیں گے' پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی کچھ مردان کار کھڑے ہوں گے اور اس کا منہ توڑ دیں گے' پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی اللہ کے کچھ بندے کھڑے ہوں گے اور اسے مٹا کر دم لیں گے۔ پھر پانچواں فتنہ برپا ہوگا جو عالمگیر ہوگا یہ تمام روئے زمین میں سرایت کر جائے گا جس طرح پانی زمین میں سرایت کر جاتا ہے''۔
(اخرجہ ابن ابی شیبہ در منثور ص ۵۶ ج ۶)

آخری زمانہ کا سب سے بڑا فتنہ:

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس امت میں خاص نوعیت کے چار فتنے ہوں گے ان میں آخری اور سب سے بڑا فتنہ راگ ورنگ اور گانا بجانا ہوگا''۔ (اخرجہ ابن ابی شیبہ وابوداؤد در منثور ص ۵۶ ج ۶)

حسن قراءت کے مقابلوں کا فتنہ:

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن کو عرب کے لب ولہجہ اور آواز میں پڑھا کرو' بوالہوسوں کے نغموں کی طرح پڑھنے اور یہود ونصاریٰ کے طرز قراءت سے بچو' میرے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن کو موسیقی اور نوحہ کی طرح گا گا کر پڑھا کریں گے' (قرآن ان کی زبان ہی زبان پر ہوگا) حلق سے بھی نیچے نہیں اترے گا' ان کے دل بھی فتنہ میں مبتلا ہوں گے اور ان لوگوں کے دل بھی جن کو ان کی نغمہ آرائی پسند آئے گی'' (رواہ البیہقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابہ۔ مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۱)

عذاب الٰہی کے اسباب:

''حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں زمین میں دھنسنے' شکلیں بگڑنے اور آسمان سے پتھر برسنے کا عذاب نازل ہوگا' کسی صحابی نے عرض کیا

Marfat.com

یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا جب گانے اور ناچنے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان ظاہر ہو جائے گا اور شرابیں اڑائی جائیں گی"۔ (ترمذی شریف ص ۴۴ ج ۲)

فتنہ وفساد کا دور:

"حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بعد ایسا دور ہوگا جس میں علم اٹھالیا جائے گا اور فتنہ وفساد عام ہوگا' صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! فتنہ وفساد سے کیا مراد ہے؟ فرمایا قتل" (ترمذی شریف ص ۴۳ ج ۲)

فتنہ کے دور میں عبادت کا اجر وثواب:

"حضرت معقل بن یسارؓ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ فتنہ وفساد کے زمانہ میں عبادت کرنا ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کر کے آنا" (صحیح مسلم ص ۴۰۶ ج ۲' ترمذی شریف ص ۴۳ ج ۲' مسند احمد ص ۲۷ ج ۵)

خیر سے بے بہرہ لوگوں کی بھیڑ:

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو زمین والوں سے چھین لے گا' پھر زمین پر خیر سے بے بہرہ لوگ رہ جائیں گے جو نہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے' نہ کسی برائی کو برائی" (اخرجہ احمد والحاکم وصححہ' در منثور ص ۵۵ ج ۶)

ترقی پسندانہ ٹھاٹ باٹ:

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو ٹھاٹھ سے زین پوشوں پر بیٹھ کر مسجدوں کے دروازوں تک پہنچا کریں گے' ان کی بیگمات لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی' ان کے سروں پر لاغر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح بال ہوں گے' ان پر لعنت کرو' کیونکہ وہ ملعون ہیں' اگر تمہارے بعد کوئی اور امت ہوتی تو تم ان کی غلامی کرتے جس طرح پہلی امتوں کی عورتیں تمہاری لونڈیاں بنیں۔"
(اخرجہ الحاکم وصححہ' در منثور ص ۵۵ ج ۶)

Marfat.com

خدا کی لعنت وغضب میں صبح وشام:

''حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے کہ اگر تمہاری زندگی طویل ہوئی تو بعید نہیں کہ تم ایسے لوگوں کو دیکھو جن کی صبح وشام اللہ کے غضب ولعنت میں بسر ہوگی' انکے ہاتھ میں بیل کی دم جیسے کوڑے ہوں گے۔'' (اخرجہ احمد ومسلم والحاکم وصححہ' درمنثور ص ۵۵ ج ۶)

حالات میں روز افزوں شدت:

''حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حالات میں دن بدن شدت پیدا ہوتی جائے گی' مال میں برابر اضافہ ہوتا جائے گا اور قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی (نیک لوگ یکے بعد دیگرے اٹھا لئے جائیں گے)'' (رواہ الطبرانی وصححہ' درمنثور ص ۵۵ ج ۶)

کیا ایسا بھی ہوگا؟

''موسیٰ بن ابی عیسیٰ مدینی رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے نوجوان بدکار ہو جائیں گے اور تمہاری لڑکیاں اور عورتیں تمام حدود پھلانگ جائیں گی صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا: ہاں اور اس سے بھی بڑھ کر۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب نہ تم بھلائی کا حکم کرو گے نہ برائی سے منع کرو گے' صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں! اور اس سے بھی بدتر' اس وقت تم پر کیا گزرے گی جب تم برائی کو بھلائی اور بھلائی کو برائی سمجھنے لگو گے''۔ (کتاب الرقائق لابن مبارک ص ۴۸۴)

عورتوں کی فرمانبرداری:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب مال غنیمت کو دولت' امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے' دنیا کمانے کے لئے علم حاصل کیا جائے' مرد اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی' اپنے دوست کو قریب کرے اور باپ کو

Marfat.com

دور اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں، قبیلے کا بدکاران کا سردار بن بیٹھنے اور رذیل آدمی قوم کا قائد (چوہدری) بن جائے۔ آدمی کی عزت محض اس کے ظلم سے بچنے کے لئے کی جائے۔ گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان عام ہو جائے۔ شرابیں پی جانے لگیں اور پچھلے لوگ پہلوں کو لعن طعن سے یاد کریں۔ اس وقت سرخ آندھی، زلزلہ، زمین میں دھنس جانے، شکلیں بگڑ جانے آسمان سے پتھر برسنے اور طرح طرح کے لگاتار عذابوں کا انتظار کرو جس طرح کسی بوسیدہ ہار کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے موتیوں کا تانتا بندھ جاتا ہے" (جامع ترمذی ص ۴۴ ج ۲)

زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دیا جائے گا:

"حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب میری امت پندرہ کام کرنے لگے گی۔ اس وقت اس پر مصائب کا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ پندرہ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: جب غنیمت دولت بن جائے، امانت کو غنیمت کی طرح لوٹا جانے لگے، زکوٰۃ کو تاوان اور ٹیکس سمجھا جائے، مرد اپنی بیوی کا کہا مانے اور ماں سے بدسلوکی کرے، دوست سے وفاداری اور باپ سے بے وفائی برتے۔ مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں۔ سب سے کمینہ آدمی قوم کا نمائندہ کہلائے، آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے، شراب نوشی عام ہو جائے، ریشمی لباس پہنا جائے، گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان رکھا جائے اور امت کا پچھلا حصہ پہلوں کو برا بھلا کہنے لگے، اس وقت سرخ آندھی زمین میں دھنسنے یا شکلوں کے بگڑنے کا انتظار کرنا چاہئے"۔ (ترمذی شریف ص ۴۴ ج ۲)

مساجد کی بے حرمتی:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جبکہ لوگ مسجدوں میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کیا کریں گے، تم ان کے پاس نہ بیٹھنا، اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں۔" (رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ ص ۴۱)

Marfat.com

جاہل مفتی:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے سینے سے نکال لے بلکہ علماء کو ایک ایک کر کے اٹھاتا رہے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے' ان سے مسائل پوچھیں گے وہ جانے بوجھے بغیر فتویٰ دیں گے' وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ شریف کتاب العلم ص ۳۴)

علماء اور حکام:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک جماعت ہوگی جو دین کا قانون خوب حاصل کرے گی اور قرآن بھی پڑھے گی' پھر وہ کہیں گے آؤ ہم ان حاکموں کے پاس جا کر ان کی دنیا میں حصہ لگائیں اور اپنا دین ان سے الگ رکھیں لیکن ایسا نہیں ہوسکتا جیسے کہ کانٹے دار درخت سے سوائے کانٹوں کے اور کچھ حاصل نہیں ہوسکتا اسی طرح ان حکام کے پاس جا کر بھی گناہوں کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ (ابن ماجہ ص ۲۲)

دین کی باتوں کو الٹ دیا جائے گا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ دین کی سب سے پہلی چیز جو برتن کی طرح الٹی جائے گی وہ شراب ہے' عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حرمت کو صاف صاف بیان فرما دیا ہے۔ فرمایا: کوئی اور نام رکھ کر اسے حلال کر لیں گے۔ (رواہ الدارمی مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۰)

تباہی کی اصل بنیاد:

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق فقر و فاقہ کا خطرہ نہیں' بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر اس طرح پھیلا دی جائے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر پھیلائی گئی پھر تم ایک دوسرے پر حرص کرنے لگو جس طرح پہلی امتوں

Marfat.com

نے حرص کی پھر وہ تم کو بھی اسی طرح ہلاک کر ڈالے جس طرح اس نے پہلوں کو ہلاک کر دیا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۴۰)

یہود و نصاریٰ کی نقالی:

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی ٹھیک پہلی امتوں کے نقش قدم پر چل کر رہو گے حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسے تو تم بھی اس میں گھس کر رہو گے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! پہلی امتوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ فرمایا: اور کون؟ ایک روایت میں ہے کہ اگر ان میں کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدکاری کی ہوگی تو میری امت بھی اس قماش کے لوگ ہوں گے۔ (معاذ اللہ) (متفق علیہ مشکوٰۃ شریف ص ۴۵۸)

اندھا دھند قتل:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا دور نہ آجائے جس میں نہ قاتل کو یہ بحث ہوگی کہ اس نے کیوں قتل کیا، نہ مقتول کو یہ خبر ہوگی کہ وہ کس جرم میں قتل کیا گیا، عرض کیا گیا، ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا فساد عام ہوگا، قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ (رواہ مسلم ص ۳۹۴ ج ۲۔ مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۲)

بد سے بدتر دور:

زبیر بن عدیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں ان مصائب کی شکایت کی جو حجاج کی طرف سے پیش آرہے تھے، انہوں نے سن کر فرمایا: صبر کرو، تم پر جو دور بھی آئے گا اس کے بعد کا دور اس سے بھی بدتر ہوگا، یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو، میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔ (رواہ البخاری ص ۱۰۷۴ ج ۲ مشکوٰۃ صفحہ ۴۶۳)

تباہ کن گناہوں پر جرأت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ بعض اعمال

Marfat.com

کرتے ہو جو تمہاری نظر میں تو بال سے بھی باریک (یعنی معمولی) ہوتے ہیں مگر ہم انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں "تباہ کن" شمار کیا کرتے تھے۔ (رواہ البخاری کما فی المشکوٰۃ ص ۴۵۸ ورواہ الامام احمد فی کتاب الزہد ص ۱۹۵ من حدیث ابی سعید الخدری)

لگاتار فتنے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا۔ ہم میں سے بعض خیمے لگا رہے تھے، بعض تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے، اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے اعلان کیا کہ نماز تیار ہے۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خطبہ میں ارشاد فرما رہے تھے، لوگو! مجھ سے پہلے جو نبی بھی گزرا ہے اس کا فرض تھا کہ اپنی امت کو وہ چیزیں بتلائے جسے وہ ان کے لئے بہتر سمجھتا ہے اور ان چیزوں سے ڈرائے جن کو ان کے لئے برا سمجھتا ہے۔ سنو! اس امت کی عافیت پہلے حصہ میں ہے اور امت کے پچھلے حصہ کو ایسے مصائب اور فتنوں سے دوچار ہونا پڑے گا جو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوں گے، ایک فتنہ آئے گا پس مومن یہ سمجھے گا کہ یہ مجھے ہلاک کر دے گا، پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا، تیسرا فتنہ آتا رہے گا اور مومن کو ہر فتنہ سے یہی خطرہ ہوگا کہ وہ اسے تباہ و برباد کر دے گا، پس جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسے دوزخ سے نجات ملے اور وہ جنت میں داخل ہو، اس کی موت اس حالت میں آنی چاہیے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے وہی معاملہ برتے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جس شخص نے کسی امام کی بیعت کر لی اور اسے عہد و پیمان دے دیا پھر اسے جہاں تک ممکن ہو اس کی فرمانبرداری کرنی چاہیے۔

(صحیح مسلم ص ۱۲۶ ج ۲، نسائی ص ۱۸۴ ج ۲، ابن ماجہ ص ۲۸۴، مسند احمد ۱۹۱ ج ۲، بیہقی ۱۶۹ ج ۸)

خدا کی زمین تنگ ہو جائے گی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں میری امت یا ان کے حاکموں کی جانب سے ایسے مصائب ٹوٹ پڑیں گے کہ ان پر خدا کی زمین تنگ ہو جائے گی، اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد سے ایک شخص (مہدی علیہ السلام) کو کھڑا کریں گے جو

Marfat.com

زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی' ان سے زمین والے بھی راضی ہوں گے اور آسمان والے بھی' ان کے زمانہ میں زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی اور آسمان سے خوب بارش ہوگی وہ ان میں ساتھ یا آٹھ یا نو سال رہیں گے۔'' (ترمذی ص ۴۶ ج ۲)

فتنہ زدہ قلوب:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے' آپ فرماتے تھے کہ فتنے دلوں میں اسی طرح یکے بعد دیگرے آئیں گے جس طرح چٹائی میں یکے بعد دیگرے ایک ایک تنکا در آتا ہے' چنانچہ جس دل نے ان فتنوں کو قبول کر لیا اور وہ اس میں پوری طرح رچ بس گئے اس پر (ہر فتنہ کے عوض) ایک سیاہ نقطہ لگتا جائے گا' اور جس قلب نے ان کو قبول نہ کیا اس پر (ہر فتنہ کو رد کر دینے کے عوض) ایک سفید نقطہ لگتا جائے گا' یہاں تک کہ دلوں کی دو قسمیں ہو جائیں گی' ایک سنگ مرمر جیسا سفید کہ اسے رہتی دنیا تک کوئی فتنہ نقصان نہیں دے گا' دوسرا خاکستری رنگ کا سیاہ' الٹے کوڑے کی طرح (کہ خیر کی کوئی بات اس میں نہیں ٹکے گی) یہ بجز ان خواہشات کے جو اس میں رچ بس گئی ہیں نہ کسی نیکی کو نیکی سمجھے گا' نہ کسی برائی کو برائی (اس کے نزدیک نیکی اور بدی کا معیار بس اپنی خواہش ہوگی) (صحیح مسلم ص ۸۶ ج ۱)

دلوں سے امانت نکل جائے گی:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بتلائیں' ایک تو میں نے آنکھوں سے دیکھ لی' اور دوسری کا منتظر ہوں' پہلی بات آپ نے یہ بتلائی کہ امانت (نور ایمان) لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اتر' بعد ازاں انہوں نے قرآن سیکھا' پھر سنت کا علم حاصل کیا (اس کا مشاہدہ تو میں نے خود کر لیا ہے) دوسری بات آپ نے امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں فرمائی۔ فرمایا کہ آدمی ایک دفعہ سوئے گا تو امانت کا کچھ حصہ اس کے دل سے نکال لیا جائے گا چنانچہ تل کے نشان کی طرح اس کا نشان رہ جائے گا' پھر دوبارہ سوئے گا تو امانت کا بقیہ حصہ بھی قبض کر لیا جائے گا' اس کا نشان آبلہ کی طرح رہ جائے گا جیسے تم اپنے پاؤں پر ایک آگ کا انگارہ

Marfat.com

کھینچو تو ابھرا ہوا نظر آئے گا مگر اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا اور دن بھر لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن ایک بھی آدمی مشکل سے ایسا نہیں مل سکے گا جو امانت ادا کرتا ہو چنانچہ (دیانت کا اس قدر قحط ہوگا) کہ یہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک آدمی امانت دار ہے اور (بد مذاقی کا یہ حال ہوگا) کہ ایک آدمی کے متعلق یہ کہا جائے گا' واہ واہ کتنا عقل مند آدمی ہے کتنا زندہ دل ہے' کتنا بہادر ہے (وہ ایسا ہے' ویسا ہے) حالانکہ اس بندہ خدا کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تو ایمان نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۱' بخاری شریف ص ۱۰۵۰ ج ۲)

انسانی لباس میں شیطان:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کی باتیں پوچھا کرتے تھے اور میں آپ سے شر کے بارے میں تحقیق کیا کرتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے لاعلمی کی وجہ سے پہنچ جائے' فرماتے ہیں' میں نے (ایک دفعہ) عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر میں پھنسے ہوئے تھے' حق تعالیٰ شانہ نے (آپ کی بدولت) ہمارے پاس یہ خیر بھیج دی (یعنی اسلام) تو کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہوگا؟ فرمایا: ہاں' میں نے کہا اور اس شر کے بعد کوئی خیر ہوگی؟ فرمایا ہاں' مگر اس میں کدورت ہوگی' میں نے کہا کدورت کیا ہوگی؟ فرمایا کچھ لوگ ہوں گے جو میری سنت کے بجائے دوسری چیزوں کی تلقین کریں گے' ان میں نیک و بد کی آمیزش ہوگی' میں نے کہا اچھا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہوگا؟ فرمایا: ہاں! جہنم کے دروازوں پر بلانے والے ہوں گے جو انکی دعوت پر لبیک کہے گا' اسے جہنم میں جھونک دیں گے' میں نے کہا یا رسول اللہ! ذرا ان کا حال تو بیان فرمایئے' فرمایا وہ ہماری ہی قوم سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے (یعنی اسلام کے مدعی ہوں گے اور اسلامی اصطلاحات کو مطلب براری کے لئے استعمال کریں گے) میں نے عرض کیا: اگر یہ برا وقت مجھ پر آجائے تو آپ مجھے کیا ہدایت فرماتے ہیں' فرمایا! مسلمانوں کی جماعت اور انکے امام سے چمٹے رہنا' میں نے کہا اگر اس وقت نہ مسلمانوں کی جماعت ہو نہ امام تو پھر؟ فرمایا: پھر ان تمام فرقوں سے الگ رہو خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑ میں جگہ بنانا پڑے' حتیٰ کہ اسی حالت میں تمہاری موت آجائے۔ (مشکوٰۃ ۴۶۱' بخاری ص ۱۰۴۹ ج ۲)

Marfat.com

اور ایک روایت میں ہے کہ میرے بعد کچھ مقتدا اور حکام ہوں گے جو نہ میری سیرت پر چلیں گے نہ میری سنت کو اپنائیں گے' ان میں کچھ ایسے لوگ کھڑے ہوں گے جن کے قلوب انسانی جسم میں شیطاین کے قلوب ہوں گے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر یہ براوقت مجھ پر آجائے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ فرمایا (جائز امور میں) امیری کی سمع وطاعت بجالانا خواہ وہ تیری کمر پر کوڑے مارے اور تیرا مال لوٹ لے تب بھی سمع وطاعت بجالانا۔'' (مشکوٰۃ المصابیح ۴۶۲)

بدعملی کے نتائج:

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ہولناک چیز کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگا جب علم جاتا رہے گا' میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اور علم کیسے جاتا رہے گا جبکہ ہم خود قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں' ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھائے گی اور تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا؟ فرمایا: زیاد! تیری ماں تجھے گم پائے (یعنی تو مر جائے) میں تو تجھے مدینہ کے فقیہ تر لوگوں میں سے سمجھتا تھا (مگر تعجب ہے کہ تم تو اتنی سی بات کو بھی نہیں سمجھ پائے' آخر تمہیں علم کے اٹھ جانے پر تعجب کیوں ہونے لگا) کیا یہ یہود ونصاریٰ تورات وانجیل نہیں پڑھتے؟ لیکن انکی کسی بات پر بھی تو عمل نہیں کرتے (اسی بدعملی کے نتیجہ میں یہ امت بھی وحی کی برکات کھو بیٹھے گی' پس بے معنی قیل وقال رہ جائے گی) (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۸)

اختلاف کی نحوست:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت ابن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (سقیفہ بنی ساعدہ کے دن) یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ بات تو کسی طرح درست نہیں کہ مسلمانوں کے دو امیر ہوں' کیونکہ جب کبھی ایسا ہوگا ان کے احکام ومعاملات میں اختلاف رونما ہو جائے گا' ان کی جماعت تفرقہ کا شکار ہو جائے گی اور ان کے درمیان جھگڑے پیدا ہو جائیں گے' اس وقت سنت ترک کر دی جائے گی' بدعت ظاہر ہوگی اور عظیم فتنہ برپا ہوگا اور اس حالت میں کسی کے لئے بھی خیر وصلاح نہیں ہوگی۔ (حیاۃ الصحابہ ص ا ج ۲)

Marfat.com

حکام کی غلط روی پر نہ ٹوکنا:

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ''قمامہ'' کے دن منبر پر تشریف لے گئے اور دوران خطبہ فرمایا مال ہمارا مال ہے اور فئی ہماری فئی ہے' ہم جسے چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں' ان کو کسی نے جواب نہیں دیا۔ آئندہ جمعہ کے خطبہ میں پھر یہی فرمایا' اس وقت بھی کسی نے اس کا جواب نہیں دیا پھر تیسرے جمعہ کو بھی یہی فرمایا' یہ سن کر حاضرین مسجد میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا: ہرگز نہیں مال ہمارا مال ہے اور فئی ہماری فئی ہے' پس جو شخص ہمارے اور اس کے درمیان حائل ہوگا ہم اپنی تلوار کے ذریعہ اس کا محاکمہ بارگاہ خداوندی میں پیش کریں گے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر سے اترے اور نماز جمعہ کے بعد اس شخص کو اپنی قیامگاہ پر بلایا' لوگوں نے آپس میں کہا یہ آدمی تو مارا گیا' پھر دوسرے لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ وہ شخص چارپائی پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا' اس شخص نے مجھے موت سے بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ اسے جیتا رکھے' میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ فرماتے تھے کہ میرے بعد کے زمانہ میں کچھ حاکم ہوں گے جو الٹی سیدھی کہیں گے مگر کسی کو ان کو ٹوکنے کی ہمت نہیں ہوگی' یہ سب لوگ جہنم میں گھسیں گے جس طرح بندر گھستے ہیں' حضرت معاویہؓ نے فرمایا' میں نے (بطور امتحان) پہلے جمعہ کو وہ بات کہی مگر کسی نے مجھے ٹوکا نہیں' مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں میں بھی انہیں حاکموں میں سے نہ ہوں' پھر دوسرے جمعہ کو یہی بات کہی اور کسی نے مجھے نہیں ٹوکا تو مجھے یقین ہو چلا کہ میرا شمار بھی انہیں لوگوں میں ہے' پھر میں نے تیسرے جمعہ کو یہی بات کہی تو اس شخص نے کھڑے ہو کر مجھے ٹوک دیا' پس اس نے مجھے زندہ کر دیا' اللہ تعالیٰ اسے جیتا رکھے۔ (حیاۃ الصحابہ ص ۶۸ ج ۲)

نااہلوں کی حکومت:

رافع طائی کہتے ہیں' میں ایک جہاد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا رفیق تھا' واپسی پر میں نے کہا: اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! مجھے کوئی نصیحت کیجئے' فرمایا: فرض نمازیں ٹھیک وقت پر پڑھا کرو' اپنے مال کی زکوٰۃ خوشدلی سے دیا کرو' رمضان کے روزے رکھو--- اور بیت اللہ کا حج کیا کرو' دیکھو!

Marfat.com

اسلام میں ہجرت بڑی اچھی بات ہے' اور ہجرت میں جہاد بہت خوب ہے اور حاکم لعین پھر فرمایا: یہ امارت جو آج تمہیں ٹھنڈی نظر آتی ہے' بہت جلد یہ پھیل جائے گی اور زیادہ ہو جائے گی یہاں تک کہ ان لوگوں کے ہاتھ لگے گی جو اس کے اہل نہیں ہوں گے حالانکہ جو شخص حاکم بن جاتا ہے اس کا حساب طویل تر اور عذاب سخت تر ہوگا اور جو شخص امیر نہ بنے اس کا حساب نسبتاً آسان اور عذاب ہلکا ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے کہ حکام کو مسلمانوں پر ظلم کا موقع نسبتاً زیادہ ملتا ہے اور جو شخص مسلمانوں پر ظلم کرتا ہے وہ عہد خداوندی کو توڑتا ہے' اہل ایمان' اللہ کے ہمسائے اور اس کے بندے ہیں' تم میں سے کسی کے ہمسائے کی بکری یا اونٹ کو آفت پہنچے تو ساری رات پریشانی میں گزارتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے ہمسائے کی بکری' میرے ہمسائے کا اونٹ۔ پس یقیناً اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنے ہمسائے کی تکلیف پر غضبناک ہو۔ (اخرجہ ابن المبارک فی الزہد کنز العمال ص ۷۵۲ ج ۵)

ظاہر و باطن کا اختلاف:

محمد بن سوقہ کہتے ہیں' میں نعیم بن ابی ہند کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے ایک خط دکھایا جس میں لکھا تھا:

از طرف ابوعبیدہ بن جراح و معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم۔

بخدمت عمر بن خطابؓ۔

السلام علیکم ---- ہم آپ کو آپ کے منصب کی نزاکت کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں' وہ یہ کہ اس امت کے سیاہ و سفید کا معاملہ آپ کے سپرد ہے' آپ کے سامنے شریف بھی پیش ہوگا اور رذیل بھی' دوست بھی اور دشمن بھی اور ہر ایک کو اس کے انصاف کا حق ملنا چاہیے' اب آپ کو دیکھنا یہ ہے کہ اس موقع پر آپ کا طرز عمل کیا ہوگا' ہم آپ کو اس دن سے ڈراتے ہیں جس میں چہرے سرنگوں اور دل خشک ہوں گے' خدائے قہار کی حجت کے سامنے سب کی حجتیں دھری رہ جائیں گی' ساری مخلوق اس کے سامنے ناک رگڑتی ہوگی' لوگ اس کی رحمت کے امیدوار ہوں گے اور اس کے عذاب سے ترساں ولرزاں ہوں گے اور ہم سے یہ حدیث بیان کی جاتی تھی کہ آخری زمانہ میں اس امت کی حالت ایسی ہو جائے گی کہ لوگ بظاہر بھائی بھائی ہوں گے مگر دلوں

Marfat.com

میں ایک دوسرے کی عداوت ہوگی۔ ہم نے یہ خط آپ کو محض از راہ خیر خواہی لکھا ہے' خدارا اس خط کو اس دلی خیر خواہی کے علاوہ کسی اور بات پر محمول نہ کیا جائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا:

ازطرف عمر بن خطابؓ بخدمت ابوعبیدہ ومعاذ رضی اللہ عنہما

السلام علیکم! امابعد: آپ کا خط ملا جس میں آپ نے یہ ذکر کیا کہ آپ حضرات میرے منصب کی نزاکت کی طرف مجھے متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس امت کے سیاہ سفید کا معاملہ میرے سپرد ہو چکا ہے اور میرے سامنے شریف بھی پیش ہوگا اور رذیل بھی' دوست بھی اور دشمن بھی اور ہر ایک کو اس کے انصاف کا حصہ ملنا چاہیے' آپ نے لکھا تھا کہ اب مجھے دیکھنا یہ ہے کہ میرا طرز عمل کیا ہوگا' (جواباً گزارش ہے کہ) اس موقع پر عمر رضی اللہ عنہ کو بدی سے بچنے اور راستی پر جمنے کے لئے خدائی توفیق کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔

آپ نے مجھے اس چیز سے بھی ڈرایا ہے جس سے پہلی امتوں کو ڈرایا گیا تھا' قدیم زمانہ ہی سے لیل ونہار کی گردش انسانوں کی مدت مہلت کو گھٹاتی چلی آتی ہے' دن اور رات دور کو نزدیک اور نئے کو کہنہ کر رہے ہیں اور ہر وعدہ کی چیز کو اپنے وقت پر لے آتے ہیں' یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا یہاں تک کہ لوگ اپنی اپنی جگہ پہنچ جائیں گے یعنی جنت یا دوزخ میں۔

آپ نے مجھے آگاہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ آخری زمانہ میں اس امت کی حالت ایسی ہو جائے گی کہ بظاہر وہ بھائی بھائی ہوں گے لیکن دلوں میں ایک دوسرے کے عداوت ہوگی' اطمینان رکھیے کہ نہ ان لوگوں سے مراد آپ حضرات ہیں' نہ یہ وہ زمانہ ہے' یہ زمانہ وہ ہوگا جس میں خوف اور لالچ نمایاں ہوں گے اور لوگوں کا ایک دوسرے سے تعلق دنیاوی اغراض کے لئے ہوگا۔

آپ نے لکھا ہے کہ ''خط آپ نے محض از راہ خیر خواہی لکھا ہے' خدارا اسے دلی خیر خواہی کے سوا کسی اور بات پر محمول نہ کیا جائے۔ یہ آپ نے بالکل صحیح لکھا ہے اس لئے مجھے برابر لکھتے رہیے میں آپ حضرات (کے مفید مشوروں) سے بے نیاز نہیں ہوں۔

والسلام علیکم

(کنز ص ۱۶۰ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۶۶ ج ۱۳)

Marfat.com

دجالی فرقہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو کہا کریں گے' تقدیر کوئی چیز نہیں۔ یہ لوگ اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو' مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شرکت نہ کرو' کیونکہ یہ دجال کا ٹولہ ہے' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ ان کو دجال سے ملا دیں۔ (مسند ابوداؤد طیالسی ص ۵۸ ج ۲)

ضروریات دین کا انکار:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بعد کے زمانہ میں کچھ لوگ آئیں گے جو کانے دجال کو افسانہ بتلائیں گے' قرب قیامت میں سورج کے مغرب کی جانب سے طلوع ہونے کا انکار کریں گے' عذاب قبر کی تکذیب کریں گے' شفاعت کا انکار کریں گے' حوض کوثر کا انکار کریں گے اور دوزخ میں جل بھن کر اس سے نجات پانے والے کا انکار کریں گے۔'' (عب ش' والحارث' ق فی البعث' کنز ص ۲۸۸ ج ۱)

انقلاب زمانہ:

امام زہریؒ حضرت عروہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ لبید کا یہ شعر پڑھا:

ذهب الذين يعاش فى اكنافهم وبقيت فى خلف كجلد الاجرب

''وہ لوگ رخصت ہو گئے جن کے زیر سایہ زندگی بسر ہوتی تھی اور میں نکمے قسم کے نا اہلوں میں پڑا رہ گیا ہوں۔''

تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا: عجیب بات ہے کہ لبید اپنے زمانہ والوں کے بارے میں یہ کہتا ہے' اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھ لیتا تو کیا رائے قائم کرتا' حضرت عروہؒ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت عائشہؓ پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارے زمانے کو پاتیں تو کیا کہتیں امام زہری نے فرمایا اللہ تعالیٰ عروہؒ پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارے زمانے کو پاتے تو کیا کہتے؟ امام زہری کے شاگرد زبیدی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ امام زہری پر رحم فرمائے۔ اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھتے تو کیا کہتے؟ زبیدی کے شاگرد محمد بن

Marfat.com

مہاجر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زبیدی پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھتے تو کیا کہتے؟ محمد بن مہاجر کے شاگرد عثمان بن سعید کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ محمد بن مہاجر پر رحم فرمائے۔ اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھتے تو کیا کہتے' عثمان کے شاگرد ابوحمید کہتے ہیں' اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھتے تو کیا کہتے؟ امام ابن جریر فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ ہمارے استاذ ابوحمید پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھتے تو کیا کہتے؟

ناکارہ مولف عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ ان سب پر رحم فرمائیں اگر یہ حضرات ہمارا زمانہ دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟

(اخرجہ عبدالرزاق فی مصنفہ ۱۱/ ۲۴۶۔ مختصراً وقال المعلق اخرجہ ابن المبارک عن معمر ص میں ۶۰ رقم ۱۸۳)

قرآن سے شبہات:

حضرت امیر المومنین عمرؓ فرماتے ہیں عنقریب کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن (کی غلط تعبیر) سے (دین میں) شبہات پیدا کر کے تم سے جھگڑا کریں گے' انہیں سنن سے پکڑو کیونکہ سنت سے واقف حضرات کتاب اللہ (کے صحیح مفہوم) کو خوب جانتے ہیں۔

(سنن دارمی ۴۷۔ ج ورواہ نصر المقدسی فی الحجۃ واللا لکائی فی السنۃ وابن عبداللہ فی العلم' وابن ابی رمنین فی اصول السنۃ والاصبہانی فی الحجۃ وابن النجار' کمافی الکنز ۳۷۴ وعن علی نحوہ کمافی الکنز ۳۷۸)

قرآنی دعوت کا دعویٰ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علم کے اٹھ جانے سے پہلے پہلے علم حاصل کرلو' علم کا اٹھ جانا یہ ہے کہ اہل علم رخصت ہو جائیں' خوب مضبوطی سے علم حاصل کرو' تمہیں کیا خبر کہ کب اس کو ضرورت پیش آجائے یا دوسروں کو اس کے علم کی ضرورت پیش آئے اور علم سے فائدہ اٹھانا پڑے۔ عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جن کا دعویٰ یہ ہوگا کہ وہ تمہیں قرآنی دعوت دیتے ہیں حالانکہ کتاب اللہ کو انہوں نے پس پشت ڈال دیا ہوگا' اس لئے علم پر مضبوطی سے قائم رہو' نئی اپج' بے سود کی موشگافی اور لایعنی غور وخوض سے بچو (سلف صالحین کے) پرانے راستہ پر قائم رہو۔ (سنن دارمی ص ۵۰ ج ۱)

Marfat.com

سنت کے مفہوم میں مغالطہ اندازی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے' اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ فتنہ تم میں سرایت کر جائے گا' ادھیڑ عمر کے لوگ اسی میں بوڑھے ہو جائیں گے اور بچے جوان ہو جائیں گے اور لوگ اسی فتنہ کو سنت قرار دے لیں گے کہ اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو کہا جائیگا کہ سنت چھوڑ دی گئی۔ عرض کیا گیا ایسا کب ہوگا' فرمایا! جب تمہارے علماء جاتے رہیں گے اور (پڑھے لکھے) جاہلوں کی کثرت ہوگی تم میں حرف خواں زیادہ اور فقیہ کم ہوں گے' امیر زیادہ اور دیانت دار کم ہوں گے' آخرت والے اعمال سے دنیا سمیٹی جائے گی اور بے دینی کیلئے اسلامی قانون پڑھا جائے گا۔

موطا امام مالک کی ایک --- روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: دیکھو! تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں فقیہ زیادہ ہیں اور قاری کم۔ اس زمانہ میں قرآن کے حروف سے زیادہ اس کی حدود کی نگہداشت کی جاتی ہے' مانگنے والے اور دینے والے زیادہ ہیں۔ خطبہ مختصر اور نماز لمبی ہوتی ہے' اس زمانہ میں لوگ اعمال کو خواہشات پر مقدم رکھتے ہیں اور ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں فقیہ کم ہوں گے اور قاری زیادہ' قرآن کے حروف کی خوب حفاظت کی جائے گی مگر اس کی حدود کو پامال کیا جائے گا' مانگنے والوں کی بھیڑ ہوگی لیکن دینے والے کم ہوں گے' تقریریں بڑی لمبی چوڑی کریں گے لیکن نماز مختصر سی پڑھیں گے اور لوگ اعمال سے پہلے اپنی خواہشات کو آگے رکھیں گے۔ (رواہ الدارمی ص ۵۸ ج ا باب تغیر الزمان وما یحدث فیہ)

دینی مسائل میں غلط قیاس آرائی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم پر ہر آئندہ سال پہلے سے بُرا آئے گا میری مراد یہ نہیں کہ پہلا سال دوسرے سال سے غلہ کی فراوانی میں اچھا ہوگا۔ یا ایک امیر دوسرے امیر سے بہتر ہوگا' بلکہ میری مراد یہ ہے کہ تمام علماء صالحین اور فقیہ ایک ایک کر کے اٹھتے جائیں گے اور تم ان کا بدل نہیں پاؤ گے اور (قحط الرجال کے اس زمانہ میں) بعض ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دینی مسائل کو محض اپنی ذاتی قیاس آرائی سے حل کریں گے۔ (دارمی ص ۵۸ ج ا)

Marfat.com

جدت طرازی کا سبب شہرت طلبی:

یزید بن عمرہؒ جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے' فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب وعظ کے لئے بیٹھتے یہ کلمہ ضرور فرماتے ''اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنے والا' انصاف کرنے والا ہے' شک میں پڑنے والے ہلاک ہوئے۔'' ایک --- دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے بعد بہت سے فتنے پیدا ہوں گے اس زمانہ میں مال بہت ہوگا' اور قرآن ہر ایک کے لئے) کھلا ہوا ہوگا جس سے مومن بھی دلیل پکڑے گا اور منافق بھی' مرد بھی دلیل پکڑے گا اور عورت بھی' بڑا بھی اور چھوٹا بھی' غلام بھی اور آزاد بھی۔ بعید نہیں کہ کوئی کہنے والا یہ کہے: کیا بات ہے؟ میں نے قرآن پڑھ لیا پھر بھی لوگ میری پیروی نہیں کرتے؟ لوگ میری پیروی نہیں کریں گے جب تک کہ میں ان کے سامنے کوئی نئی بات پیش نہ کروں (حضرت معاذ نے فرمایا) پس (دین میں) جدت طرازی سے بچتے رہنا! کیونکہ ایسی جدت (نئی بات) گمراہی ہے اور میں تمہیں عالم کی لغزش سے ڈراتا ہوں کیونکہ شیطان کبھی گمراہ کی بات عالم کے منہ سے بھی نکلوا دیتا ہے اور کبھی منافق آدمی بھی سچی بات کہہ سکتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے کہا حضرت مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ صاحب علم نے گمراہی کی بات کہی اور منافق کے منہ سے کلمہ حق نکلا (آخر حق و باطل کی شناخت کا معیار کیا ہوگا؟) فرمایا: ہاں (میں بتلاتا ہوں) صاحب علم کی ایسی مشتبہ بات سے پرہیز کرو جس کے بارے میں (عام اہل علم کی جانب سے کہا جائے ''یہ کیا بات ہوئی؟'' (ایسی صورت میں سمجھ لو کہ یہ بات غلط ہے) لیکن صرف اسی غلطی کی بناء پر تمہیں اس سے برگشتہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ شاید وہ اپنی غلطی سے رجوع کر لے۔ (ہاں حق واضح ہو جانے کے بعد بھی وہ اپنی غلطی پر اصرار کرے تو ایسا شخص عالم ہی نہیں بلکہ جاہل ہے) اور حق بات خواہ کسی سے سنو' اسے قبول کر لو' کیونکہ حق پر نور ہوتا ہے۔ (ابوداؤد ص ۶۳۳)

قرآن کے محکمات سے اعراض اور متشابہات کی تلاش:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت:

هو الذی انزل علیك الكتاب --- اولو الالباب۔ تک پڑھی پھر ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کے ''محکمات'' کو چھوڑ کر ''متشابہات'' کی تلاش میں ہیں تو سمجھ لو کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں (اس طرح) کیا ہے (کہ ان کے دل میں کجی ہے) پس ان سے الگ رہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۸)

شکم سیری اور بغاوت کا نتیجہ انکار سنت:

گزشتہ سے پیوستہ۔ فی العلم یقولون امنا به کل من عند ربنا وما یذکر الّآ اولو الالباب (آل عمران: ۷) ''وہ (اللہ تعالیٰ) ایسا ہے جس نے نازل کیا تم پر کتاب کو جس میں ایک حصہ وہ آیتیں ہیں جو کہ اشتباہ مراد سے محفوظ ہیں (یعنی ان کا مطلب ظاہر ہے) اور یہی آیتیں اصلی مدار ہیں (اس) کتاب (یعنی قرآن) کا (یعنی غیر ظاہر المعنی کو بھی ان ہی ظاہر المعنی کے موافق بنایا جاتا ہے) اور دوسری آیتیں ایسی ہیں جو کہ مشتبہ المراد ہیں (یعنی ان کا مطلب خفی ہے خواہ بوجہ مجمل ہونے کے، خواہ کسی نص ظاہر المراد کے ساتھ معارض ہونے سے) سو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کے اسی حصہ کے پیچھے ہو لیتے ہیں جو مشتبہ المراد ہے (دین میں) شورش ڈھونڈنے کی غرض سے اور اس (مشتبہ المراد) کے غلط مطلب ڈھونڈنے کی غرض سے (تاکہ اپنے غلط عقیدہ میں اس سے مدد حاصل کریں) حالانکہ اس کا (صحیح) مطلب بجز حق تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا (یا اگر وہ خود قرآن یا حدیث کے ذریعہ سے صراحتاً اشارتاً بتلا دیں تو بس اسی قدر دوسروں کو بھی خبر ہو سکتی ہے زیادہ معلوم نہیں ہو سکتا) اور (اسی واسطے) جو لوگ علم (دین) میں پختہ کار (اور فہیم) ہیں۔ وہ (ایسی آیتوں کے متعلق) یوں کہتے ہیں کہ ہم اس پر اجمالاً یقین رکھتے ہیں سب آیتیں ظاہر المعانی بھی اور خفی المعانی بھی ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں۔ پس ان کے جو معانی اور مراد واقع میں ہوں وہ حق ہیں۔ اور نصیحت کی بات کو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو کہ اہل حق ہیں۔ یعنی عقل کا مقتضا بھی یہی ہے کہ مفید اور ضروری بات میں مشغول ہو مضر اور فضول قصے میں نہ لگے۔ (بیان القرآن از حضرت حکیم الامت تھانویؒ)

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگاہ رہو! مجھے قرآن بھی دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اسی طرح کی (واجب الاطاعت وحی) اور بھی

Marfat.com

(دی گئی ہے جسے ''سنت'' کہا جاتا ہے) آگاہ رہو! عنقریب کوئی پیٹ بھرا اپنے تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے (جو تکبر کی علامت ہے) متکبرانہ (انداز میں) کہے گا: لوگو! صرف اس قرآن ہی (پر عمل) کو لازمی سمجھو' جو چیز تمہیں اس میں حلال ملے بس اسی کو حلال سمجھو اور جو اس مین حرام ملے اسی کو حرام سمجھو' (قرآن فہمی کے لئے سنت سے مدد نہ لو) حالانکہ (موٹی بات ہے کہ) رسول اللہ ﷺ) حلال وحرام اور جائز و ناجائز کا جو فیصلہ فرماتے ہیں وہ بحکم الٰہی ہوتا ہے اس لئے آپؐ) نے جس چیز کو حرام ٹھہرایا وہ بھی اسی طرح (واجب الاحتراز) ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی حرام ٹھہرائی ہوئی چیز۔ (مگر تکبر اور عبادت کی وجہ سے اتنی موٹی بات کو نہیں سمجھے گا) (رواہ ابوداؤد والدارمی نحوہ وکذا ابن ماجۃ مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۹)

دین کے معاملے میں رشوت:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: ہدیہ اسی وقت تک قبول کر سکتے ہو جب تک کہ وہ ہدیہ رہے' لیکن جب ''وہ دین کے معاملہ میں رشوت'' بن جائے تو اسے قبول نہ کرو مگر (ایسا نظر آتا ہے) کہ تم (امت کے عام لوگ) اسے چھوڑو گے نہیں کیونکہ فقر اور ضرورت تمہیں مجبور کرے گی۔ آگاہ رہو! کہ اسلام کی چکی بہر حال گردش میں رہے گی اس لئے کتاب اللہ جدھر چلے اس کے ساتھ چلو' (اسے اپنی خواہشات کے مطابق نہ ڈھالو) آگاہ رہو کہ عنقریب کتاب اور حاکم جدا جدا ہو جائیں گے پس تم کتاب اللہ کو نہ چھوڑنا آگاہ رہو! کہ عنقریب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے جو اپنے لئے وہ تجویز کریں گے جو دوسروں کے لئے تجویز نہیں کریں گے' تم اگر ان کی نافرمانی کرو گے تو تمہیں قتل کریں گے اور اگر فرمانبرداری کرو گے تو (بے دینی کے سبب) تمہیں گمراہ کریں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ایسی صورت میں) ہمیں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے؟ فرمایا وہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کیا کہ انہیں آروں سے چیرا گیا۔ سولی پر لٹکایا گیا (مگر وہ دین پر قائم رہے) اور اطاعت الٰہی میں جان دے دینا معصیت کی زندگی سے (بدرجہا) بہتر ہے۔ (رواہ الطبرانی)

☆☆☆

Marfat.com

علامہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ
کی پیشگوئیاں

از

مولانا محمد ولی رازی مدظلہ

Marfat.com

اس سال ربیع الاول اور ربیع الثانی ۱۴۲۴ ہجری میں احقر کا ایک مضمون دو قسطوں میں البلاغ میں شائع ہوا تھا جو بائبل کی ایک پیشگوئی آرمیجڈون (یعنی حق و باطل کا آخری معرکہ) کے بارے میں تھا اس کے بعد مجھ سے مختلف لوگوں نے اصرار کیا کہ اس موضوع پر مزید کچھ تحریر میں آجائے پھر ایک مقامی اردو اخبار (امت) کی انتظامیہ کی درخواست پر قیامت کی علامات پر مضامین کا ایک سلسلہ شروع کر دیا گیا جو تا حال جاری ہے۔ اس سلسلہ کو غیر معمولی پذیرائی ملی۔ البلاغ کے قارئین کی طرف سے بھی یہ اصرار کیا گیا کہ ان مضامین کو البلاغ میں شائع کیا جائے۔

اس عرصے میں ایک صاحب نے شیخ اکبر علامہ ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کے ایک رسالے کی فوٹو کاپی ارسال کی ہے۔ یہ علامات حیرت انگیز طور پر موجودہ زمانے کا نقشہ پیش کرتی ہیں۔

(محمد ولی رازی)

☆☆☆

Marfat.com

پہلی پیشگوئی ---حسد کی کثرت ہوگی

''اگر تم مشرقی ہو تو تمہارا مغربی حصہ اچھا ہے۔ اگر تم مغربی ہو تو مشرقی سمت اچھی ہے۔ (یعنی مشرق والے مغرب کو بہتر سمجھیں گے اور مغرب کے لوگ مشرق کو بہتر جانیں گے) تم فاتح ہو تو ذمیوں اور مفتوحوں سے حالت بدتر ہے اور محکوم ہو تو حاکم قابل رشک وحسد بنا ہوا ہے۔ تم اس کا مطلب نہیں سمجھتے۔ قرب قیامت میں ایسے دن آئیں گے کہ مشرق والے مغرب کی تعریف کریں گے اور اس کی خوبیوں پر فریفتہ ہوں گے اور مغرب والے مشرق کے محاسن پر شیفتہ ہوں گے۔ دولت مند مفلسوں کو بہتر سمجھیں گے اور مفلس دولت مندوں کو حسرت سے دیکھیں گے۔ غرض ایک دوسرے کو دیکھ کر حسد کی آگ میں جلتے ہوں گے۔ لوگ اپنے اندر کی خوشیوں اور خوبیوں کو بھول جائیں گے۔''

مغرب کی اندھا دھند تقلید کا وائرس ہماری زندگی کے ہر شعبے میں جس طرح پھیلا ہے اور پھیلتا جا رہا ہے اس پر کسی تبصرے کی ضرورت نہیں ہے۔ اہل مغرب مشرقی عورتوں اور ان کے رسوم ورواج کو اپنانے میں فخر محسوس کر رہے ہیں۔ مفلسوں کا دولت مندوں کی طرف حسرت سے دیکھنا تو ظاہر ہے۔ مگر میں بعض ایسے مالدار حضرات سے بھی واقف ہوں جو اپنی دولت کو بڑھاتے بڑھاتے تھک چکے ہیں اور دولت کی بڑھتی ہوئی ہوس انہیں دولت خرچ کرنے سے بھی روکتی ہے۔ وہ دولت کو بینکوں اور گھروں میں رکھنا نہیں چاہتے۔ سرمایہ کاری کرتے ہیں تو وہ دولت کچھ دنوں میں ڈیڑھ گنی یا دوگنی ہو کر ان سے پوچھتی ہے کہ اب کیا کروں؟ شیخ فرماتے ہیں کہ لوگ اپنے اندر کی خوشیوں اور خوبیوں کو بھول جائیں گے۔ اندر کی خوشی سے مراد روحانی خوشی اور اطمینان قلب ہے اور یہی مسلمان کی سب سے بڑی دولت ہے۔ مغرب کی تقلید نے ہماری اکثریت سے یہ خوشی چھین لی ہے۔

Marfat.com

دوسری پیش گوئی ---شراب نوشی کی کثرت ہوگی

''اس دور میں خوشی شراب کے عوض خریدی جائے گی۔ انسان کو قدرے اطمینان و سکون صرف نیند کی نیم بیہوشی میں میسر آ سکے گی۔''

غم غلط کرنے کے لئے شراب نوشی کا عام ہونا ظاہر ہے جبکہ اس سے غم ''غلط'' نہیں ہوتا صحیح ہوتا ہے اس پیشگوئی میں شیخ اکبرؒ نے فرمایا ہے کچھ اطمینان وسکون ''نیند کی نیم بیہوشی'' میں میسر ہوگا۔ آج کل خواب آور گولیوں کے استعمال سے شاذ و نادر ہی کوئی بچا ہوا ہوگا۔ یہ گولیاں نیند نہیں لاتی ہیں بلکہ ''نیم بیہوشی پیدا کرتی ہیں۔ اس کا تجربہ ان لوگوں کو اچھی طرح ہے جو ان گولیوں کے عادی ہیں۔

تیسری پیشگوئی ---عورتوں کا مردوں پر غلبہ ہوگا

''اس زمانے میں عورتیں مردوں کے مراتب عقل وہنر سے بڑھ جائیں گی اور مردوں کی مردانگی فقط رسمی رہ جائے گی۔''

ہر شعبے میں مردوں کے مقابلے میں آج کل کی عورت موثر کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہے اور اس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے مردوں کے جسم پر بھڑکیلے رنگوں کے لباس' کانوں میں بالیاں' گلے میں سونے کی زنجیر' ہاتھوں میں کڑے اور عورتوں کے سروں پر مردوں جیسے بال اور مردوں کے سروں پر عورتوں جیسے بال' چہرے پر کاسمیٹکس کا استعمال اس دور کے مردوں کی ''رسمی مردانگی'' کا اعلان ہے۔

چوتھی پیشگوئی ---لوہے کی قدر بڑھ جائے گی

''چاندی اور سونے کی قدر گھٹ جائے گی اور لوہے کی قدر بڑھ جائے گی۔ چاندی اور سونے کی ہم شکل دھاتیں نکل آئیں گی اور ان کی اشیاء گھر گھر رواج پائیں گی۔''

اس پیشگوئی کا ہر جز و حیرت انگیز ہے۔ چاندی اور سونے کی قدر و قیمت کا گھٹ جانا تو ایک

Marfat.com

عام مشاہدہ ہے ہی۔ مگر لوہے کی قدر و قیمت بڑھ جانا اور لوہے کی مختلف قسموں کا وجود میں آنا یہ صرف بیسویں صدی کی حقیقت ہے۔ بیسویں صدی کے نصف اول کے اواخر میں ٹرانزسٹر کی ایجاد نے جو انقلاب برپا کیا ہے اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ آج کے کمپیوٹر اور سارے برقی آلات اسی ٹرانزسٹر کے مرہون منت ہیں۔ لوہے کی یہ اقسام اور ان سے بنی ہوئی اشیاٹی وی' وی سی آر' فریج' ایئر کنڈیشن' کیمرے' ٹیپ ریکارڈ' موبائل فون' وغیرہ گھر گھر میں موجود ہیں۔

پانچویں پیشگوئی --- آخرت سے غفلت ہوگی

''آخرت کے راستوں سے بے پروائی ہوگی اور شہروں کے راستے بہت خوبصورت بنائے جائیں گے۔''

اس دور کے موٹرویز' ہائی ویز' فلائی اوورز دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن روحانیت کے شہروں کی سڑکیں کھنڈر بن رہی ہیں۔ ان کی درستگی پر نہ کسی حکومت کے بجٹ میں کوئی رقم شامل ہے اور نہ افراد کی ترجیحات میں ان کا کوئی ذکر یا مد موجود ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور آخرت کی فکر عطا فرمائی اور وہ قیامت تک اپنے کچھ بندوں کو یہ فکر اور سمجھ عطا کرتا رہے گا۔

چھٹی پیشگوئی --- بازاروں میں کھانا فخر ہوگا

''بازاروں میں بیٹھ کر کھانا فخر سمجھا جائے گا۔ تم کھانا کھانے کے لئے بھی لوہے کے ہاتھ بناؤ گے۔ تمہارے دسترخوان سینے کے پاس چنے جائیں گے۔''

اس پیش گوئی میں شیخ اکبرؒ نے ہماری فاسٹ فوڈ کی دوکانوں کا ذکر کیا ہے۔ یہ میکڈونلڈ' کے ایف سی اور دوسرے دیسی ادارے اس پیش گوئی کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں۔ دوسری بات اس پیش گوئی میں لوہے کے ہاتھ بنانے کے بارے میں ہے۔ اس میں چمچے اور چھری کانٹے وغیرہ سب شامل ہیں۔ تیسری پیشگوئی دسترخوانوں کا سینے کے پاس لگنے کے بارے میں ہے۔ یہ ہماری کھانے کی میز کا نقشہ ہے۔ تقریباً آٹھ سو سال پہلے جب شیخ نے یہ فرمایا ہوگا تو لوگوں کو یہ

Marfat.com

سمجھنا مشکل ہوا ہوگا کہ لوہے کے ہاتھ کیسے ہوں گے اور دستر خوان سینے کے پاس کس طرح سے چنے جائیں گے۔

ساتویں پیشگوئی ---عریاں لباس ہوں گے

''لباس دامن بریدہ پہنایا جائے گا اور اس میں اتنی زیادہ قسمیں ہوں گی کہ آج ان کا خیال آنا بھی دشوار ہے۔''

اس پیش گوئی میں ''دامن بریدہ'' پتہ نہیں عربی کے کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ لیکن مراد بالکل واضح ہے عورتوں کے نیم عریاں لباس کی طرف اشارہ ہے۔ آج گارمنٹس کی صنعت تمام صنعتوں میں مقبول ترین صنعتوں میں سے ہے جو لباسوں کی مختلف اقسام تیار کرنے میں ہمہ وقت مصروف ہیں ان اقسام کا شمار کرنا آج بھی دشوار ہے۔

آٹھویں پیشگوئی ---والدین کی عزت میں کمی ہوگی

''ماں باپ کی عزت مثل ایک دوست کے ہوگی۔ بیویوں کو سجدہ کیا جائے گا۔''

آج کل ماں باپ اور اولاد کے درمیان دوستی اور یاری کا رویہ اتنا عام ہے کہ میں نے خود اچھے خاصے دین دار گھرانوں میں دیکھا کہ باپ نے بیٹے سے کسی ضروری کام کے لئے کہا تو بیٹے نے جواب دیا ''یار میں تھک گیا ہوں ابھی نہیں جا سکتا۔'' ماں باپ اور اولاد کے درمیان اتنا فاصلہ تو ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ اولاد اپنے ماں باپ سے اپنے دل کی بات نہ کہہ سکے لیکن اتنی بے تکلفی بھی اچھی نہیں ہے کہ ماں باپ ان کی تربیت نہ کر سکیں۔ ہمارے یہاں ایک طرف تو بعض لوگوں کا رویہ اتنا سخت ہے کہ باپ کا گھر میں داخل ہونا بیوی اور اولاد کے لئے ایسا ہے جیسے شیر گھر میں گھس گیا ہو۔ دوسری طرف بے تکلفی اتنی ہے کہ ماں باپ پر اولاد حاکم بنی ہوئی ہے۔

نویں پیشگوئی ---مذہب کا استحصال ہوگا

''مذہب کا نام لے کر حکومت کی جائے گی۔ لیکن صحیح معنوں میں مذہب کی پابندی

Marfat.com

نہ ہوگی۔"

ماضی میں بھی ہم نے دیکھا کہ مسلمان ممالک کے حکمرانوں نے مذہب کو ایک سیاسی ضرورت اور عوام کو مطمئن کرنے کے لئے ایک آلے کے طور پر استعمال کیا۔ خصوصاً پاکستان جس کے آئین میں اس کا نام ہی اسلامی جمہوریہ پاکستان لکھا ہوا ہے اس ملک میں عوام اور حکومت دونوں نے مل کر جس طرح اسلام کو بدنام کیا ہے اس کی تفصیل میں جانا غیر ضروری ہے۔ مذہب کی پابندی تو دور کی بات ہے یہاں تو مذہب کے نام پر مسلمانوں کے قتل کو جائز بلکہ ثواب کا کام سمجھ لیا گیا ہے۔ فحاشی اور عریانی کے منصوبوں' جوئے اور سٹے پر مبنی پروگراموں کو حکومت کی سرپرستی حاصل ہے۔ اور سر پر دوپٹہ ڈالنے کی روایت کو عورتوں نے قدامت پسندی کی علامت بنا لیا ہے حلال اور حرام کی باتیں کرنے والوں کو انتہا پسند کا نام دے کر ان کا رشتہ عوام سے کاٹ دیا گیا ہے۔ یہ سب علامتیں مذکورہ پیش گوئی کی تفصیل ہیں۔

دسویں پیش گوئی ---استادوں کا احترام نہ رہے گا

استادوں کی حرمت چھن جائے گی۔"

اسلام نے استادوں کی عزت و حرمت ماں باپ سے بھی زیادہ قرار دی ہے۔ استادوں کے ادب کے بغیر علم کے حصول کا کوئی تصور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ آج نہ تو استادوں میں طلباء کی شفقت کا جذبہ باقی رہا ہے اور نہ طلباء میں استادوں کی کوئی عزت باقی رہی۔ الا ماشاء اللہ آج کا طالب علم استادوں کو اپنا ملازم سمجھتا ہے۔ ان کے ادب کو اپنی شان کے منافی گردانتا ہے اور آج کے اسکول کالج یونیورسٹیاں فاضلین کی جو کھیپ ہر سال پیدا کرتی ہیں۔ ان کی اکثریت اخلاق و آداب سے دیوالیہ ہوتی ہے۔ جن مدرسوں میں استاد شفقت کا پیکر اور طالب علم ادب کا مجسمہ ہوتے ہیں ان کو دہشت گردی کے اڈے کا تمغہ دے کر ان کو معاشرے کا معطل جزو بنانے کے لئے نت نئے منصوبے تیار ہوتے رہتے ہیں۔ علم کا نام جہل پڑ گیا اور جہل کا نام علم۔

Marfat.com

گیارہویں پیشگوئی ---مغرور کرنے والی جوتیاں ہوں گی

''تمہاری جوتیاں زمین کی پشت ٹھکرانے والی اور چلنے میں تم کو مغرور بنانے والی ہوں گی۔تم جوتیوں کے آگے سر جھکاؤ گے اور عماموں کو پامال کرو گے۔''

شیخ اکبرؒ کے زمانے میں جوتیاں کس قسم کی ہوں گی یہ تو معلوم نہیں، لیکن یقیناً اس زمانے میں سادہ جوتیاں ہوتی ہوں گی جن سے چلنے میں نہ تو آج کل کے جوتوں جیسی ایڑیاں ہوتی ہوں گی اور نہ ان کو پہن کر آدمی میں غرور تکبر پیدا ہوتا ہوگا۔ مجھے یاد ہے کہ بچپن میں ہم عام استعمال کے لئے لکڑی کی کھڑاویں پہنتے تھے۔آنے جانے کے لئے نری کے چمڑے کے جوتے ہوتے تھے جو آج کل کے سلیم شاہی سے ملتے جلتے تھے۔ یہ نری کا چمڑا غالباً نرنبیل کا چمڑا ہوتا تھا ان میں ایڑیاں نہیں ہوتی تھیں۔ایک مرتبہ عید کے موقع پر راقم الحروف نے اپنے کسی دوست کو ''پمپی'' یعنی مکیسن پہنے دیکھا تو دل میں خواہش ہوئی کہ ہم بھی ایسے جوتے پہنیں۔ چنانچہ ہم نے والدہ صاحبہ کے ذریعے اپنے والد صاحب حضرت مفتی محمد شفیعؒ صاحبؒ سے اس جوتے کی فرمائش کی انہوں نے والدہ صاحبہ سے فرمایا کہ نہیں۔ یہ جوتے انسان میں غرور پیدا کرتے ہیں۔غرض اس پیشگوئی میں آج کل کے جوتوں کی ان تمام اقسام کی پیشگوئی ہے جن کو پہن کر انسان کی چال میں خود بخود ایک خوش پسندی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور جن کی ایڑیاں زمین پر اس طرح پڑتی ہیں جیسے زمین کو حقارت سے ٹھکرایا جارہا ہے۔

اس پیشگوئی میں یہ بھی خبر دی گئی کہ ''تم جوتیوں کے آگے سر جھکاؤ گے۔''

اس کا عملی مشاہدہ ہماری مسجدوں میں آج کل عام ہے۔ جوتیاں سامنے رکھ کر لوگ نماز میں شامل ہوتے ہیں۔اگرچہ لوگوں کے اس عمل کی ذمہ داری خاصی حد تک جوتے چوروں کے سر ہے لیکن ٹھیک اپنے سامنے جوتے رکھ کر سجدے کرنا نماز کے تقدس کے بھی خلاف ہے اور اگر کسی دیکھنے والے کو یہ معلوم نہ ہو کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے اس کو دیکھنے میں ایسا لگے گا کہ نعوذ باللہ وہ جوتوں کو سجدہ کر رہا ہے۔

اس لئے نماز پڑھتے ہوئے جوتوں کو سامنے رکھنا شرعاً بھی مکروہ ہے اور طبعاً بھی۔ تیسری

Marfat.com

خبر یہ دی گئی کہ ''تم عماموں کو پامال کرو گے۔'' مترجم نے عربی کے کس لفظ کا ترجمہ پامال سے کیا ہے۔ یہ تو معلوم نہیں بظاہر مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ لوگ ننگے سر پھرنے کو اپنا فیشن بنالیں گے۔ کسی زمانے میں ننگے سر پھرنا نچلی ذات کے لوگوں کے لئے مخصوص تھا۔ ہمارے بچپن میں چھوٹی ذات کے ہندو ننگے سر پھرتے تھے۔ مسلمانوں کے بارے میں ننگے سر پھرنے کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا اس وقت مسلمانوں کا عام شعار چونکہ عمامے باندھنا تھا۔ اس لئے ٹوپی وغیرہ کا کوئی لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ واللہ اعلم

بارہویں پیشگوئی --- روشنیوں کی کثرت اور بصیرت میں کمی ہوگی

''دمشق کے بازاروں میں بھی تم دیکھو گے کہ رات کے وقت سورج سوا نیزے پر نظر آتا ہے۔ یہ سورج جگہ جگہ ہوں گے۔ اور تم کو سہانی روشنی دیں گے۔ مگر اس وقت تمہاری بصارت اور بصیرت میں خلل پڑ جائے گا۔''

معلوم ہوتا ہے کہ شیخ اکبرؒ کے زمانے میں بھی دمشق ایک ترقی یافتہ روشنیوں کا شہر رہا ہوگا جو رات کو جگمگ کرتا ہوگا۔ آج کل کے شہروں میں بھی رات کو سورج سوا نیزا پر آجاتا ہے اور طرح طرح کی جگمگ کرتی روشنیاں شہر کے بازاروں کو بقعہ نور بنا دیتی ہیں۔ لیکن ان روشنیوں کے درمیان اندھیروں کی کثرت جیسی آج نظر آتی ہے شاید اس سے پہلے کبھی نظر نہ آتی ہو بصارت کا تعلق ظاہری آنکھوں سے ہے اور بصیرت کا دل کی آنکھوں سے۔ روشنیوں کی کثرت یا قلت سے اندھے لوگوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ بصارت کی کمزوری کا تو یہ حال ہے کہ آج کل سات آٹھ سال کے بچوں کی آنکھوں پر موٹے شیشے کی عینک نظر آتی ہے۔ بصیرت کا فائدہ اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کو پہنچتا ہے جن کے دلوں میں ایمان کے قمقمے روشن ہیں دلوں کے جگمگ کرتے ان شہروں کے باشندے وہ ہیں جو بصارت حاصل شدہ معلومات کو بصیرت کی روشنی میں دیکھنے کا فن جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سچے بندوں کی صحبت اور شریعت کی پابندی دلوں کی اندھیری بستیوں میں علم وحکمت اور عقل وفہم کے سورج طلوع کرتی ہے۔

Marfat.com

تیرہویں پیشگوئی ---خیرات کے نئے نئے ڈھنگ ہوں گے

''خیرات لینے اور دینے کے نئے نئے ڈھنگ نکل آئیں گے نفسی نفسی کی پکار ہوگی۔ کوئی کسی کے نیک اور بد سے سروکار نہ رکھے گا۔''

خیرات اور صدقات لینے اور دینے کے نئے نئے طریقے ہمارے معاشرے میں رائج ہیں اگر ان کو کوئی شخص لکھنے بیٹھ جائے تو اچھی خاصی کتاب لکھ ڈالے۔ بہت سے لوگ مختلف اداروں کی صورت میں خیرات لینے کی دکانیں سجائے ہوتے ہیں۔ کہیں سماجی خدمات کے نام پر کہیں یتیم خانوں، مدرسوں اور یہاں تک کہ مسجدوں کے نام پر خیرات بٹورتے ہیں۔ بعض لوگ مختلف تنظیمیں بنا کر یہ کام کر رہے ہیں اور بعض افراد ہاتھوں میں بعض سستی چیزیں لے کر فروخت کرنے کا بہانہ بنا کر سوال کرتے ہیں اور بہت سے شقی لوگوں نے بھکاریوں کی فیکٹریاں لگائی ہوئی ہیں جو سڑکوں اور چوراہوں پر معذوروں کی شکل بنا کر یا حقیقتاً انہیں معذور کر کے ان سے جبریہ بھیک منگواتے ہیں غرض خیرات لینے کے بے شمار طریقے آج رائج ہیں۔ مالدار خیرات دینے والوں میں بھی بعض لوگ اس وقت تک خیرات جیب سے نہیں نکالتے جب تک اخبار کے کیمرہ میں ان کی فوٹو نہ کھینچ لیں۔

''نفسی نفسی کی پکار ہوگی اور کوئی کسی کے نیک اور بد سے سروکار نہ رکھے گا۔''

نفسی نفسی یعنی انسان اس حد تک خودغرض ہو جائے گا کہ اسے اپنی ذات کے علاوہ کوئی رشتہ اور کوئی چیز عزیز نہ ہوگی۔ وہ اپنی ذاتی خواہشات کے حاصل کرنے میں اتنا منہمک ہو جائے گا کہ اسے اس بات سے کوئی سروکار نہ ہوگا کہ اس کے عزیز و اقارب بلکہ بیوی بچوں اور پڑوسیوں پر کیا گزر رہی ہے۔ آج کا انسان بھی اس خودغرضی کا نمونہ بنتا جا رہا ہے۔

چودھویں پیشگوئی ---کتاب سازی میں لوہے کا دخل ہوگا اور پیغام رسانی کا نظام تیز تر ہوگا

''خدا کے نام کے بغیر کتابیں لکھی جائیں گی۔ تمہارا لکھنا بھی لوہے کا محتاج ہوگا۔ اور تمہاری

Marfat.com

کتابیں بھی لوہے کی دستکاری سے تیار ہوں گی۔ اس زمانے میں آدمی اپنے خیالات دوسرے ملکوں اور شہروں کے باشندوں کو آن کی آن میں بھیج دیا کریں گے۔''

دینی کتابوں کو چھوڑ کر فنون کی کتابوں میں ہمارے بعض مصنفین کی کتابیں اٹھا کر دیکھئے ان میں اللہ کا نام نہیں ملے گا۔ بعض لوگ تو ارادۃً اپنی کتابوں میں بسم اللہ وغیرہ لکھنے سے شاید اس لیے گریز کرتے ہیں کہ ان پر ''مذہبی'' ہونے کا لیبل نہ لگا دیا جائے۔ ''تمہارا لکھنا بھی لوہے کا محتاج ہوگا'' غالباً بلکہ شاید یقیناً اس زمانے میں نب کی ایجاد نہیں ہوئی ہوگی۔ میں نے اپنے بچپن میں آپنے بزرگوں کو لکڑی کے قلم سے ہی لکھتے دیکھا ہے۔ دوات کی روشنائی میں کپڑا ڈال دیا جاتا تھا کہ سرکنڈے سے بنے ہوئے قلم کی نوک پر ضرورت سے زیادہ روشنائی نہ آنے پائے یا کپڑا روشنائی پی کر اپنے اندر محفوظ کر لے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تقریباً ایک ہزار تصنیفات لکڑی کے قلم ہی سے تحریر فرمائی ہیں۔ اگرچہ ان کے زمانے میں نب کا استعمال ہوتا تھا۔ ٹائپ رائٹر' کی بورڈ' فوٹو کاپیئر اور اسکینرز وغیرہ عصر جدید کے لکھنے کے تمام آلاتِ لوہے کے محتاج ہیں۔

''اور تمہاری کتابیں بھی لوہے کی دستکاری سے تیار ہوں گی'' جدید پرنٹنگ پریس اس کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں۔ اس زمانے میں آدمی اپنے خیالات دوسرے ملکوں اور شہروں کے باشندوں کو آن کی آن بھیج دیا کریں گے۔''

اس پیشگوئی میں اگر خیالات سے مراد آواز نہیں ہے تو ای میل مراد ہوگا۔ اور اگر آواز بھی شامل ہے تو موبائل اور سیٹلائٹ فون مراد ہوں گے۔ دونوں کا کام یہی ہے کہ وہ آدمی کے خیالات سکینڈوں میں کرۂ ارض کے گوشے گوشے تک پہنچا رہے ہیں۔

پندرہویں پیشگوئی ---امیری کا شوق عام ہوگا' ٹیکسوں کی بھرمار ہوگی

''غریب اور مفلس امیروں کی برابری چاہیں گے۔ تم سے دس قسم کی زکوٰۃ لی جائے گی''

Marfat.com

آج ہر شخص اس دھن میں مبتلا ہے کہ وہ بھی دوسروں کی طرح امیر ہو جائے۔ یہ ہمارے ہی زمانے کی بات ہے کہ عام طور پر قوم کے شرفا امیر ہوا کرتے تھے۔ وہ اپنی امارت کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ غریبوں میں ان کی برابری کرنے کا خیال بھی شاید ہی آتا ہو۔ یہ وبا تو ہمارے یہاں ۱۹۷۰ء کے بعد آئی ہے۔ جب قوم کا چھوٹا طبقہ باہر بھیجا گیا۔ اور انہوں نے وہاں سے مال کما کر اپنے گھروں کو بھیجا۔ اس میں تو اتنی برائی نہیں تھی۔ لیکن جب جھونپڑیوں میں کلر ٹی وی لگے۔ نو دولتیوں نے اپنے مالدار ہونے کا اظہار کر کے دوسری جھونپڑیوں میں رہنے والوں کی زندگی اجیرن کر دی تو یہ دوڑ شروع ہو گئی اور لوگ فوج در فوج بیرون ملک جانے لگے۔

''تم سے دس قسم کی زکوٰۃ لی جائے گی''۔ یہاں شیخ اکبر a نے دس کا لفظ محاورۃً استعمال کیا ہو گا کیونکہ اب تو لوگوں سے سینکڑوں قسم کی زکوٰۃ لی جا رہی ہے۔ ٹیکسوں کی بھرمار ہے۔ جس کے نتیجے میں عوام اور حکومت کے درمیان مخالفانہ جذبات پروان چڑھتے ہیں۔

اس کے بعد شیخ a فرماتے ہیں:

''جب یہ باتیں نمودار ہوں تو سمجھ لو قیامت قریب آ گئی ہے۔ اس وقت تم اپنے گھروں میں زیادہ رہا کرو۔ ورنہ تم کو امن، سکون اور اطمینان میسر نہ آئے گا۔ خداوند تعالیٰ سے پناہ مانگو، حلال اور نیک کمائی کرو اور کفایت شعاری کو اپنا شعار بناؤ۔''

آنحضرت ﷺ نے قیامت سے پہلے پیش آنے والے واقعات اور فتنوں کے بیان میں جگہ جگہ یہ ہدایت فرمائی ہے کہ جب قیامت کی مذکورہ علامتیں ظاہر ہو جائیں تو تم ان فتنوں سے فرار اختیار کرو۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں جو حضرت ابوسعید خدری t سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''وہ وقت قریب ہے جب مسلمان کا (سب سے) عمدہ مال بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے (انہیں ہنکاتا ہوا) وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور برساتی وادیوں میں اپنے دین کو بچانے کے لیے بھاگتا پھرے گا۔'' (صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸)

ابوداؤد کی ایک حدیث میں جو حضرت ابوموسیٰ t سے روایت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ (ان فتنوں کے وقت) بیٹھا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا شخص دوڑنے

Marfat.com

والے سے بہتر ہوگا۔" پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا آپ ہمارے لیے کیا حکم دیتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا "کہ تم اپنے گھروں میں ٹاٹ بن جاؤ" (یعنی گھروں سے باہر نہ نکلو) اور ترمذی کی ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں "تم اپنی کمانوں کو توڑ ڈالو اور ان کے چلے کاٹ دو اور گھروں میں پڑے رہو۔" (مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۱۶۴)

ان فتنوں کے دور میں آنحضرت ﷺ کی احادیث کے مطابق صرف وہی لوگ عافیت میں ہوں گے جو تمام آفات کے باوجود اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رہیں گے۔

سولہویں پیشگوئی ---آگ کی بارش ہوگی

"یہی وہ وقت ہوگا جب تلواریں نیاموں سے تڑپ تڑپ کر نکلیں گی اور آگ کی بارش ہو گی۔ اس بارش میں آگ کے بھاری بھاری اولے ہوں گے جو آدمیوں کو "دم بھر میں تباہ و برباد کر دیں گے"۔

تلواروں کا نیاموں سے تڑپ تڑپ کر نکلنا ایک طرف تو جنگوں کی کثرت کی طرف اشارہ ہے اور دوسری طرف دور حاضر کے ان توپ خانوں کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے جن سے بم اور میزائل چھوڑے جاتے ہیں۔ جو انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ حقیقت میں تڑپ تڑپ کر ہی نکلتے ہیں۔ تلواروں کا تڑپ تڑپ کر نکلنے کا استعارہ عام طور پر تلواروں کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔ تلواروں سے مراد عصر حاضر کے ہتھیار ہیں۔ "آگ کی بارشیں ہوگی اور اس بارش میں آگ کے اولے ہوں گے" آگ کی بارشیں ہم ابھی افغانستان اور عراق میں دیکھ چکے ہیں اور ان بارشوں میں کلسٹر اور بہت سی دوسری قسموں کے بموں کے اولے گرتے ہوئے ساری دنیا نے دیکھے ہیں۔ جو "آن کی آن میں" سینکڑوں لوگوں کو اور پوری پوری بستیوں کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔

سترہویں پیش گوئی ---بچوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کروگے

"غور سے سنو! ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ ملک شام میں اپنے بچوں کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کروگے"۔

Marfat.com

اولاد کے اپنے ماں باپ کو قتل کرنے کے واقعات تو ہم نے اپنے اسی اسلامی ملک میں اور اسلامی ملک کے سب سے بڑے شہر کراچی میں رونما ہونے کی خبریں ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھی ہیں۔ ابھی حال ہی میں کسی اخبار میں یہ خبر دیکھی تھی کہ کسی مشرقی ملک میں ایک ماں نے اپنے بچوں کا قتل کیا ہے۔ اس وقت اس کا حوالہ ذہن میں نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ شام میں کسی وقت یہ واقعات بکثرت رونما ہوں یا ہو چکے ہوں۔ اس لیے خاص شام کا ذکر کیا گیا ہے۔

اٹھارہویں پیش گوئی ---خونریزی عام ہوگی

''تمہاری عورتیں ہتھیار باندھ کر میدان میں جائیں گی اس دن کے ہر باشندے کو جنگ کا بلاوا آئے گا۔ یہ جنگ دین اور ملک کے لیے نہ ہوگی۔ بلکہ خدا کا قہر ہوگا جو بندوں پر نازل ہوگا۔ اس دن کسی خون کے قطرے میں عدل و انصاف کی بوند نہ ہوگی۔ اس دن زمین بھی تمہاری لاشوں کو اپنے اندر نہ آنے دے گی۔ وہ بڑا ہولناک زمانہ ہے۔ تم اگر اس زمانے میں موجود ہو تو ہر وقت اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو۔ خدا کے حضور سجدے میں گر کر پناہ مانگو خداوند تعالیٰ ہی تم کو اس تباہی و بربادی سے نجات دے سکتا ہے خدا کے نیک بندوں کو اس وقت گھبرانا نہیں چاہیے جو اپنے خالق حقیقی کا دامن تھام لیں گے۔ ان کو وہ عافیت دے گا۔''

اس پیشگوئی کا تعلق بظاہر آئندہ آنے والے ان واقعات سے ہے جو قیامت کے بہت قریب واقع ہوں گے۔ صرف وہی لوگ ان فتنوں کے شر سے محفوظ رہیں گے جو اخلاص نیت کے ساتھ اپنے رب اللّٰہ مالك الملك کی طرف رجوع کریں گے اور اس کے حضور سچی توبہ کر کے اپنے دین پر قائم رہیں گے آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو تاکید فرمائی ہے کہ وہ اللہ سے عافیت طلب کیا کریں۔ عافیت' ایک چھوٹا سا لفظ ہے۔ لیکن حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے جس کو عافیت عطا فرما دی اس کو دنیا اور دین کی تمام نعمتیں عطا فرما دیں۔ آنحضرت ﷺ کثرت سے یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اس مختصر سی دعا کو یاد کر کے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ ہر نماز کے بعد یہ دعا اپنا معمول بنا لے علاوہ نماز کے بھی یہ دعا کرتا رہے۔ مسنون دعاؤں کی مشہور کتاب مناجات مقبول میں یہ دعا موجود ہے۔

Marfat.com

اللھم انی اسئلك تمام العافية و اسئلك دوام العافية و اسئلك الشكر على العافية.

''اے !میرے اللہ! میں تجھ سے مکمل عافیت کا سوال کرتا ہوں اور دائمی عافیت کا سوال کرتا ہوں اور (تیری عطا کردہ) عافیت پر شکر کا سوال کرتا ہوں''۔

عافیت دین اور دنیا کی تمام آفات مثلاً جادو ٹے' بیماری' نقصانات اور پریشانیوں سے نجات کی دعا ہے۔ جس کا دن ان تمام آفات سے محفوظ گزرا اس کو چاہیے کہ وہ اس عافیت کا شکر ادا کرے۔

انیسویں پیشگوئی ---جہالت پھیل جائے گی' تیل اور خون پر لڑائیاں ہوں گی

''قیامت سے پہلے ایک وقت ایسا آئے گا کہ عرب قبائل کی طرح جہالت تمام دنیا میں پھیل جائے گی۔ تیل اور خون اور کئی بناء پر لڑائیاں ہوں گی۔ نیک اور عقلمند چاہیں گے کہ یہ بے وقوفی کی ضد ختم ہو جائے۔ وہ ان کے سامنے مساوات اور انسانیت کے خطبے پڑھیں گے۔ مگر ان نیکوکاروں کی کوئی نہیں سنے گا۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں ان قبیلوں اور قوموں کو نسلی آگ اور تعصب کی آگ سے ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔ تم دیکھو گے ہم قبیلہ قومیں غیظ و غضب میں گھروں سے نکلیں گی اور ایک دوسرے کا خون پئیں گی۔ یہ آگ دنیا کے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب چاروں طرف پھیل جائے گی۔''

غور کیجئے کہ عرب قبائل کی جہالت کیا تھی۔ لوٹ مار' قتل و غارت گری' شراب نوشی اور قمار بازی' خاندانی اور نسلی تعصب' قبیلوں کے درمیان نفرت اور عداوت۔ ان تعصّبات ہی کو آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے پاؤں تلے روند ڈالا تھا اور تمام قبائل عرب کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحدانیت پر جمع فرما کر انہیں ایک ایسی قوم میں ڈھال دیا تھا جس کی نظیر آسمانوں نے نہ اس سے پہلے دیکھی تھی اور نہ اس کے بعد نظر آئی۔ لیکن ان ہی عربوں نے ملت اسلامی

Marfat.com

کے تصور کو چھوڑ کر عرب قومیت کا بت کھڑا کر دیا اور اس کو اچھے اور برے کا معیار بنا کر خود کو ٹکڑیوں میں تقسیم کر لیا۔ دولت کی فراوانی نے انہیں عیش پسندی کا عادی بنا دیا۔ کوئی سوچنے والا ہو اور سوچنے کے لیے وقت نکال سکے تو سنجیدگی سے جائزہ لے کہ عربوں کو اس عرب قومیت نے کیا دیا اور کیا کچھ چھین لیا؟ اللہ تعالیٰ نے تو عربوں کے لیے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے تھے۔ ان کے پاس اتنے وسائل تھے اور ہیں کہ اگر وہ چاہتے اور اسلامی اخوت کا مظاہرہ کرتے تو اس وقت سپر پاور بن کر پوری دنیا کو سینہ تان کر اسلام کی دعوت دیتے اور کسی کو یہ جرأت نہ ہوتی کہ وہ بغداد اور کابل کے چوراہوں پر کھڑے ہو کر عربوں کے چہروں پر ذلت کی کیچڑ ملے۔ اسلام کا مذاق اڑائے اور اسلامی اقدار کو اپنی حقارت کا نشانہ بنائے شیخ اکبرؒ کے فرمانے کے مطابق عصبیت اور قومیت کی یہ آگ آج بھی دنیا کے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں پھیلی نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بصارت اور بصیرت عطا فرمائے اور اس آگ کے شعلوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

بیسویں پیش گوئی ---گھر گھر کی علیحدہ حکومت ہوگی

''بادشاہوں کے محل سرنگوں ہو جائیں گے۔ دولت مندوں کے گھروں میں فاقہ کشی ہونے لگے گی۔ عورتوں اور بچوں کی لاشیں جنگلوں میں پڑی سڑتی ہوں گی مگر اس جنگ کے بعد تو کوئی شخص بادشاہوں کی بات کو نہ مانے گا اور گھر گھر کی علیحدہ حکومت ہوگی۔''

یہ شیخ اکبرؒ کی اس مضمون کی آخری پیش گوئی ہے۔ اس پیش گوئی میں جو خبریں دی گئی ہیں۔ ان میں سے بعض تو رونما ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ بادشاہوں کے محل سرنگوں ہوئے۔ عورتوں، مردوں کی لاشیں سڑکوں پر پڑی سڑتی رہیں۔ چیچنیا، افغانستان، فلسطین، کشمیر اور عراق میں جو کچھ ہوا وہ دنیا کے سامنے ہے۔

یہاں شیخ اکبرؒ کی مذکورہ بالا پیشگوئیوں کی مناسبت سے ایک حدیث ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں:

Marfat.com

''ایک روز میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور برائیوں میں مبتلا تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ خیر (اسلام) عطا فرمائی۔ کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر آئے گا (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: ہاں! اس (برائی) میں دھویں کی کدورت ہوگی۔ میں نے پوچھا وہ کدورت کیا ہوگی؟ فرمایا: (کدورت سے مراد) وہ قوم ہے جو میری سنت کے خلاف طریقہ اختیار کرے گی اور میری ہدایت کے خلاف راہ بتائے گی۔ تو ان میں دین کو بھی دیکھے گا اور دین کے خلاف امور بھی۔ میں نے عرض کیا: کیا اس بھلائی کے بعد بھی برائی ہوگی؟ فرمایا: ہاں! ایسے لوگ ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو بلائیں گے۔ جو شخص ان کی دعوت کو قبول کرے گا وہ اس کو دوزخ میں دھکیل دیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم سے ان کی صفت بیان فرمایئے۔ فرمایا وہ ہماری جنس (یا قوم) سے ہوں گے اور ہماری زبان میں گفتگو کریں گے۔ میں نے عرض کیا میں اگر وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑ اور ان کے امام کی اطاعت کر۔ میں نے عرض کیا اگر اس وقت مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور کوئی امام بھی نہ ہو؟ فرمایا: تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جا اگرچہ تجھ کو درخت کی جڑ میں پناہ لینی پڑے۔ یہاں تک کہ موت تجھ کو اپنی آغوش میں لے لے۔'' (مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۱۴۷ بحوالہ بخاری و مسلم)

یہ فتنوں کا دور ہے۔ مسلمانوں میں عالمی سطح پر فرقہ بندی اور اختلاف اپنی انتہا کو چھو رہے ہیں۔ لوگ کسی مخلص، صالح اور دیانتدار امام اور رہنما کی تلاش میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت رہی ہے کہ وہ ایسے حالات میں اپنے بندوں میں سے کسی کو مجدد بنا کر مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ اس دور میں ہماری آخرت اور سب سے محفوظ پناہ گاہ ایمان ہے۔ ساری دنیا اور شیطانی قوتیں اسی کی دشمن ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اس دولت کی قدر و قیمت پہچاننے اور اس کو فتنوں سے بچا بچا کر اپنی قبروں تک لے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

Marfat.com

مولانا نعمت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

کی پیش گوئیاں

فارسی اشعارِ قصیدہ کا اردو ترجمہ

قدیم قصہ کو نظر انداز کر کے ہندوستان کی آنے والی
ان افتادوں کو بیان کرتا ہوں۔ جو آئندہ زمانہ
میں پیش آئیں گی۔

Marfat.com

(۱) صاحب قرن دوم اور تمام بادشاہان نسل گورگانی بادشاہی کریں گے جو ظالمانہ ہوگی۔ عیش ونشاط ان کے دلوں میں گھر بنالے گا۔ اور یک لخت اپنی ترکانہ طرز کو ترک کردیں گے۔

(۲) ان سے حکومت چھوٹ کر غیر (انگریزوں) کی مہمان ہو جائے گی اور اغیار (انگریز) اپنی حکمرانی کا سکہ چلائیں گے۔

اس کے بعد روس اور جاپان میں لڑائی ہوگی جس میں جاپان کو روس پر فتح حاصل ہوگی۔ لڑائی ختم کر کے اپنی اپنی سرحدیں قائم کرلیں گے صلح ہوگی مگر یہ صلح منافقانہ ہوگی۔

کوریا پر تسلط قائم کرنے کے لئے جاپان نے ۱۹۰۴ء میں روس کے خلاف اعلان جنگ کر کے دریائے زرد روسی پورٹ اور ویلا ڈی واسٹک کے روسی بحری بیڑے کو گرفتار کر کے روسیوں کو مکران کے علاقے سے مار بھگایا تھا۔ اور ۱۹۰۵ء میں روس کے باقی ماندہ بحری بیڑے بھی گرفتار کر لئے گئے۔ اس لئے روس کو مجبوراً جاپان سے صلح کر کے سرحدیں جدا کرنی پڑیں۔

(۳) دو ایسے شخص ہوں گے جن کے نام میں احمد شریک رہے گا۔ یہ اپنے دل سے قرآن کی تفسیریں بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کریں گے۔

(۴) ہندوستان میں امراض طاعون وقحط ساتھ ساتھ نمودار ہوں گے اور مسلمانوں کی موت کا یہ بہانہ بن جائے گا۔

(۵) ایک زلزلہ قیامت کی طرح آئے گا جس سے جاپان کا ۱/۴ حصہ یا بطریق ثانیہ ۱/۱۶ حصہ تباہ ہو جائے گا۔

جاپان کے دو شہروں یعنی ٹوکیو اور کوہامہ میں جو قیامت خیز زلزلہ ۱۹۲۳ء میں برپا ہوا وہ ظاہر ہے۔

(۶) اس کے بعد یورپ میں چار سال سخت لڑائی ہوگی جس میں الف منسوب بہ انگلستان جیم منسوب بہ جرمن پر مکاری و دغابازی سے فتح پا جائے گا۔

یورپ کی پہلی جنگ عظیم جو ۱۴ اگست ۱۹۱۴ء سے آغاز ہو کر ۱۱ نومبر ۱۹۱۸ کو گیارہ بجے ختم

Marfat.com

ہوئی برطانیہ کی تحقیقاتی کمیٹی اور کمیشن نے سولہ سال کی تحقیقات کے بعد رپورٹ کی کہ جنگ مذکورہ میں ایک کروڑ تیس لاکھ سے زائد اور اکتیس لاکھ کے قریب جانی نقصان ہوا ہے۔

(۷) یہ جنگ عظیم ہوگی جس میں قتل عظیم ہوگا اور ایک کروڑ اکتیس لاکھ جانیں تلف ہوں گی۔

بطور صلح پیش بندی ہو جائے گی مگر یہ صلح آپس میں مستقل نہ رہے گی۔

دونوں بظاہر خاموش رہیں گے مگر در پردہ لڑائی کی تیاریاں کریں گے اور مکرر جرمن اور انگریزوں کے درمیان لڑائی ہوگی۔

جبکہ چین جاپان سے لڑ رہا ہوگا۔ اسی دوران نصرانی بھی آپس میں برسر پیکار ہو جائیں گے۔

(۸) (جنگ اول) کے اکیس سال کے بعد یہ دوسری جنگ شروع ہوگی جو اپنی جارحانہ نوعیت میں جنگ اول سے زیادہ تر مہلک ہوگی۔

یہ یورپ کی دوسری جنگ عظیم تھی۔ جو تین ستمبر ۱۹۳۹ء کو آغاز ہو کر ۹ مئی ۱۹۴۵ء کو ختم ہوئی۔

ہندوستانی اس جنگ میں مدد دیں گے مگر اس سے بالکل بے خبر رہیں گے کہ آگے چل کر ان کی یہ مدد بالکل رائیگاں جائے گی۔

(۹) بجلیوں کو ٹاپ دینے والے آلات اور حشر برپا کرنے والے ہتھیار اس زمانے کے اہل سائنس تیار کریں گے۔

(۱۰) اگر تم مشرق میں ہوگے تو مغرب کی بات چیت سن سکو گے۔ نغمے اور ترنم عرشیانہ طریق سے غیب سے سنائی دیں گے۔

مندرجہ بالا دونوں اشعار میں یورپی ایجادات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ مثلاً ریڈیو، ٹیلیفون وغیرہ۔

(۱۱) ایک الف منسوب بہ امریکہ اور دیگر بہ انگلستان نیز روس و چین باہم شہد کی طرح میٹھے ہو کر (اتفاق کر کے) الف منسوبہ بہ اٹلی جیم منسوب بہ جرمنی و جیم منسوب ثانی بہ جاپان پر بجلی کی طرح تلوار چلائیں گے اور غضب کے پہاڑ لڑھکائیں گے اور حتیٰ کہ ان پر کینہ پن اور بہانہ سے فتح

Marfat.com

پائیں گے۔

یہ جنگ پورے روئے زمین پر چھے سال تک لڑی جائے گی اور ہر جگہ انسانوں کی موت کا ایک بہانہ بن جائے گا۔

(۱۲) موجودہ انگریز ہندوستان کی حکمرانی چھوڑ دیں گے مگر اپنی کمینہ برائیوں کا تخم ہمیشہ کے لئے بو جائیں گے جیسا کہ ۴۷-۴۸ میں ہوا ہے۔

(۱۳) ہندوستان کی تقسیم دو حصوں میں ہو جائے گی مگر مکر و بہانہ سے باہم رنج و آشوب پیدا ہو جائیں گے۔

جیسے ۲ جون کو اعلان ہوا اور ہندوستان دو حکومتیں قرار ہو کر پاکستان اور ہندوستان میں تقسیم ہوا۔

(۱۴) عورتیں بے پردگی اور مرد پردہ دری کے عادی ہو جائیں گے عورتیں بظاہر معصوم بنی رہیں گی مگر در پردہ خوب عفت فروشی ہوگی۔

(۱۵) کمینے مرد جن کی ظاہری وضع قطع بالکل زاہدانہ ہوگی در پردہ --- وہ دختر فروشی کا ارذل پیشہ انجام دیں گے۔

نماز روزہ حج زکوٰۃ اور فطرانہ کا شوق مسلمانوں میں بالکل کم اور بار خاطر بن جائے گا۔

اپنے خون جگر پیئے ہوئے اور تجھ سے بے حد رنج کھاتے ہوئے کہتا ہوں کہ خدا کے لئے اس عیسائی طرز کو ترک کر دے۔

(۱۶) ایک ایسا قہر آئے گا کہ جو اس قسم کی سزاؤں کا سزاوار ہوگا کہ یعنی خداوند عالم خود ایک حکم قاتلانہ صادر فرمائے گا۔

(۱۷) سکھوں کے ہاتھوں سے مسلمان مارے جائیں گے اور تباہ پریشان ہوں گے ان نیزہ بندوں کے ہاتھوں سے جو ہندوؤں کی ایک قوم ہوگی۔ حضرت سرور کریم ﷺ کی احادیث آثار قریب قیامت میں ہی ایک جگہ ارشاد ہے جس کی تشریح یوں کی ہے کہ عورتیں اپنے سروں کے بال کٹوائیں گی گھوڑوں کی سواری کریں گی جن کی زین اونچی ہوگی قہر الٰہی آئے گا۔ لانبے بالوں والی ایک قوم کے لوگ مسلمانوں کے قتال و جدال پر اتر آئیں گے بعد میں خدا کی قدرت

Marfat.com

سے فنا کر دیئے جائیں گے۔

(۱۸) مسلمانوں کی جائیداد و جان و مال دونوں برابر کی سستی ہو جائیں گی اور ان کا خون سمندر کی طرح جاری ہو جائے گا۔

(۱۹) پنجاب کے قلب سے دو آبی خارج ہو جائیں گے اور ان کی جائیدادوں پر مسلمان قبضہ کر لیں گے۔

(۲۰) اس کے برعکس مسلمانوں کے شہر میں یہ واقعہ رونما ہوگا کہ ہندو شہر پر زبردستی قبضہ کر لیں گے۔

(۲۱) مسلمانوں کا سب سے بڑا اسلامی شہر سب سے بڑی قتل گاہ بنے گا۔ اور ہر کربلا کے برابر کربلا مچ جائے گا۔

(۲۲) ایسے مسلم رہبر بھی ہوں گے جو در پردہ مسلمانوں کے دشمنوں کے دوست ہوں گے اور اپنے فاجرانہ عہد و پیمان کے مطابق ان کی امداد کریں گے۔

(۲۳) ایک کینہ پرور بنیا جس کا چھ حرفی نام گ سے شروع ہوگا یعنی گاندھی خدا کے فضل سے اس کا دل مسلمان ہو جائے گا۔ اسی لئے مسٹر گاندھی نے ہندوستان کے ارباب اقتدار کو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے اسوہ پر چلنے کی تاکید کی تھی۔

یہ قصہ دونوں عیدوں کے درمیان جب کہ چاند شرطیں منزل (اول منزل) سے اور افتاج بروج دوازدہم کے پچاسویں قطر محوری سے گزر جائے گا تو رونما ہوگا اور تمام دنیا ہندوؤں پر اظہار ملامت کرے گی۔

(۲۴) پھر ماہ محرم میں مسلمانوں کے ہاتھ میں تلوار آ جائے گی۔ اس وقت مسلمان جارحانہ اقدام شروع کر دیں گے۔

اس کے بعد پورے ملک ہندوستان میں شورش برپا ہو جائے گی۔ اس وقت مسلمان جہاد کا مصمم ارادہ کرے گا۔

(۲۵) ساتھ ہی ساتھ اللہ کا ایک حبیب جو اللہ کی طرف سے صاحب قرآن کا درجہ رکھے گا۔ اللہ کی مدد سے اپنی تلوار نیام سے نکال کر اقدام کرے گا۔

Marfat.com

(۲۶) سرحد کے بہادر غازیوں سے زمین مرقد کی طرح ہلنے لگے گی جو اپنے مقصد میں کامیابی کے لئے پروانہ وار آئیں گے۔

یہ چیونٹیوں مکوڑوں کی طرح راتوں رات غلبہ کریں گے اور حق بات یہ ہے کہ قوم افغان برابر فتح یاب ہو جائے گی۔

(۲۷) افغانی و دکنی اور ایرانی مل کر ہندوستان مردانہ وار فتح کر لیں گے۔

دین اسلام کے تمام بدخواہ مارے جائیں گے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا لطف نازل فرمائے گا۔

(۲۸) خدا کے فضل وکرم سے قوم مسلمان خوش ہو جائے گی اور پورا ہندوستان ہندوانہ رسوم سے پاک ہو جائے گا۔

(۲۹) ہندوستان کی طرح یورپ کی قسمت خراب ہو جائے گی اور تیسری جنگ عظیم پھر چھڑ جائے گی۔

(۳۰) جن الفوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں سے ایک الف (امریکہ) بدلگام گھوڑے کی طرح الف یعنی سیدھا ہو کر شریک جنگ ہوگا اور روس الف مغربانہ یعنی انگلستان پر حملہ کر دے گا۔

(۳۱) شکست خوردہ جیم یعنی جرمنی روس کے ساتھ شریک ہو کر اور جہنمی اسلحہ آتش فشاں تیار کر کے ہمراہ لائے گا۔

(۳۲) الف یعنی انگلستان ایسے مٹیں گے کہ ان کا ایک لفظ بھی صفحہ ہستی پر بجز تاریخوں میں ان کی یاد کے اور نام کے کچھ باقی نہ رہے گا۔

(۳۳) غیب سے سزا ملے گی گناہ گار نام پائے گا اور پھر کبھی عیسائی طرز سر نہ اٹھائے گا۔

(۳۴) بے ایمان ساری دنیا کو خراب کر دیں گے۔ آخر کار ہمیشہ کے لئے جہنمی آگ کا نذرانہ ہو جائیں گے۔

وہ راز بستہ ہیں جو میں نے کہا ہے اور موتیوں کی طرح پرو دیا ہے۔ تیری نصرت و کامیابی کے لئے ایک اسناد غیبی کا کام دے گا۔

Marfat.com

اگر تو جلدی چاہتا ہے اور فتح چاہتا ہے تو خدا کے لئے احکام الٰہی کی پیروی کر۔

جب آئندہ کان زھوقا کا سال شروع ہوگا تو امام مہدیؑ اپنی مہدیانہ عہدہ پر جلوہ افروز ہوں گے۔

نعمت خاموش ہو جاؤ! اور خدا کے رازوں کو آشکارا مت کر۔ کنت کنزاً (۷۴۵ ہجری) میں میں نے یہ اشعار لکھے ہیں۔ (دینی دسترخوان جلد۲)

تمت بالخیر

Marfat.com

قیامت سے پہلے کیا ہوگا؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیلات

المیزان

Marfat.com